صبح صادق 04:42
طلوع آفتاب 06:06
زوال آفتاب 12:43
غروب آفتاب 07:19

آج کی حدیث

حضرت عبدالرحمان ابن ابی قرادؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس کی یہ خوشی اور چاہت ہو کہ اس کو اللہ و رسول ﷺ کی محبت نصیب ہو یا یہ کہ اس سے اللہ و رسول ﷺ کو محبت ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ان تین باتوں کا اہتمام کرے (۱) بات کرے تو سچ بولے (۲) جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو امانت داری کے ساتھ اس کو ادا کرے (۳) اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا رویہ رکھے''۔ (بیہقی)

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 193, Monday- 13 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۹۳ ۞ پیر، ۱۳ر جولائی، ۲۰۲۶، ۲۷رمحرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴روپے، صفحات:۸

غیر قانونی اور غیر منظور شدہ مدارس کا جائزہ لینے کیلئے ۱۸ررکنی کمیٹی تشکیل

سرکاری حکام کے مطابق ضلع مجسٹریٹوں سے موصول ہونے والی ابتدائی رپورٹ کی بنیاد پر ۱۲ر اضلاع کی نشاندہی کی گئی ہے، جہاں بڑی تعداد میں غیر منظور شدہ مدارس کے چلائے جانے کا امکان ہے

کولکاتہ: مغربی بنگال کے محکمہ برائے اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم نے ریاست کے 12 اضلاع میں چلنے والے غیر قانونی اور غیر منظور شدہ مدارس کا جائزہ لینے کے لیے 18 رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ کمیٹی 15 جولائی سے متعلقہ اضلاع کا دورہ شروع کرے گی اور 21 جولائی تک اپنی تفصیلی رپورٹ محکمہ برائے اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم کو پیش کرے گی۔ کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر محکمہ آئندہ انتظامی کارروائی کرے گا۔ جن 12 اضلاع میں جائزہ لیا جائے گا، ان میں کوچ بہار، اتر دیناج پور، مالدہ، مرشد آباد، بیربھوم، مغربی مدنی پور، مشرقی مدنی پور، نادیہ، ہگلی، ہاوڑہ، شمالی 24 پرگنہ اور جنوبی 24 پرگنہ شامل ہیں۔ جون کے پہلے ہفتے میں ریاستی حکومت نے ضلع مجسٹریٹوں (ڈی ایم) کو ہدایت جاری کی تھی کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں چلنے والے مدارس کی تفصیلی رپورٹ 5 جولائی تک ریاستی سکریٹریٹ نبانا کو ارسال کریں۔ سرکاری حکام کے مطابق ضلع مجسٹریٹوں سے موصول ہونے والی ابتدائی رپورٹوں کی بنیاد پر ان 12 اضلاع کی نشاندہی کی گئی ہے، جہاں بڑی تعداد میں غیر منظور شدہ مدارس کے چلائے جانے کا امکان ہے۔ اسی وجہ سے حتمی انتظامی فیصلہ لینے سے قبل ان اضلاع میں دوسری مرتبہ تفصیلی جائزہ کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پہلے جاری کیے گئے ہدایت نامے میں ضلع مجسٹریٹوں سے ہر مدرسے کے قیام کی تاریخ، محکمہ برائے اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم میں اس کی رجسٹریشن، رجسٹریشن کی تفصیلات، طلبہ و طالبات کی تعداد، اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کی معلومات، یہ کہ مدرسہ رہائشی ہے یا نہیں، اور وہاں پڑھائے جانے والے نصاب سے متعلق معلومات طلب کی گئی تھیں۔ اس سے قبل اسی سال مئی میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی مغربی بنگال کی نئی حکومت میں اقلیتی امور اور مدرسہ تعلیم کے وزیر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد کھدی رام ٹوڈو نے اعلان کیا تھا کہ ریاستی انتظامیہ غیر قانونی طور پر چلائے جا رہے مدارس کے خلاف کارروائی کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک بار ایسے غیر قانونی طور پر چلائے جانے والے مدارس کی نشاندہی ہو جانے کے بعد انہیں بند کر دیا جائے گا، اور مدارس کے نام پر اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف بھی کارروائی کرتے ہوئے انہیں سزا دی جائے گی۔ مغربی بنگال میں غیر قانونی اور غیر منظور شدہ مدارس (خارجی مدارس) کی نشاندہی اور جاری سروے کا جائزہ لینے کے لیے ۱۸ر رکنی اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ ریاستی محکمہ برائے اقلیتی امور اور مدرسہ تعلیم کی جانب سے کیا گیا ہے۔ ۱۸ر رکنی جائزہ کمیٹی کے ارکان ۱۵ر جولائی سے نشانزدہ اضلاع کا تفصیلی دورہ شروع کریں گے۔ یہ کمیٹی اپنی جامع رپورٹ ۲۱ر جولائی تک محکمہ اقلیتی امور اور مدرسہ تعلیم کو سونپے گی۔ موصول ہونے والی حتمی رپورٹ اور سفارشات کی بنیاد پر ہی ریاستی حکومت ان مدارس کے خلاف انتظامی یا قانونی کارروائی کا فیصلہ کرے گی۔ ابتدائی سروے کے بعد ریاست کے ان ۱۲ اضلاع کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں بڑی تعداد میں غیر منظور شدہ مدارس چلنے کی اطلاعات ہیں۔ ریاستی وزیر برائے اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم، کھدی رام ٹوڈو نے اس سے قبل واضح کیا تھا کہ غیر قانونی مدارس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اس سلسلے میں ضلعی مجسٹریٹوں (DMs) سے ہر مدرسے کے حوالے سے درج ذیل معلومات پہلے ہی طلب کی جا چکی ہیں:

مغربی ایشیا بحران: یکطرفہ معاہدوں کا دور ختم

ایرانی اسپیکر قالیباف کا سخت ردعمل

قالیباف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ''ہم پہلے ہی کہہ چکے تھے، وعدہ پورا کرو، ورنہ قیمت ادا کرو۔ اب حقیقت سب کے سامنے ہے۔'' ایران اور امریکہ کے درمیان فضائی حملوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ دونوں ممالک کے بیچ کشیدگی میں تیزی پوری دنیا کے لیے تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اس دوران ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے واضح کیا کہ اب یکطرفہ معاہدوں کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اپنے سخت اور جارحانہ مؤقف کے لیے معروف قالیباف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ''ہم پہلے ہی کہہ چکے تھے، وعدہ پورا کرو، ورنہ قیمت ادا کرو۔ اب حقیقت سب کے سامنے ہے۔'' انہوں نے اپنی پوسٹ کے ساتھ امریکہ۔ ایران معاہدے کے مسودے کے آرٹیکل-5 کی تصویر بھی شیئر کی۔ یہ آرٹیکل آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے سے متعلق ہے۔ اسی معاملے پر تنازعہ بڑھا اور اس نے ایک بار پھر فوجی تصادم کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اس دوران ایرانی فوج نے امریکہ سے جون میں ہونے والے معاہدے (ایم او یو) پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بریگیڈیئر جنرل محمد اکرمینیا کے مطابق آبنائے ہرمز میں امریکہ کی مداخلت اور متبادل سمندری راستہ بنانے کی کوشش سے خطے میں عدم تحفظ بڑھا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایرانی فوج آبنائے ہرمز میں ملک کے حقوق کا پوری مضبوطی کے ساتھ دفاع کرے گی۔ ایران نے یہ بھی کہا ہے کہ آبنائے ہرمز میں جہازوں کی آمد و رفت سے متعلق مستقبل کے فیصلے صرف ایران اور عمان کی باہمی مشاورت سے ہونے چاہییں۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بتایا کہ ہفتے کے روز مسقط میں دونوں ممالک کے قانونی اور تکنیکی وفود کے درمیان اس معاملے پر بات چیت ہوئی۔ اجلاس میں ''آبنائے ہرمز کی سلامتی، جہازوں کی محفوظ آمد و رفت اور دونوں ممالک کے خودمختار حقوق'' پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ امریکی حملوں کے جواب میں ایران نے بھی خلیجی خطے میں واقع امریکی فوجی اڈوں پر حملے تیز کر دیے ہیں۔ اتوار کے روز بحرین میں امریکی فوجی اڈے سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھا گیا۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں فوجی اڈے کے اوپر دھویں کے بادل دکھائی دے رہے ہیں۔ اس سے قبل ایران نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے بحرین میں واقع امریکی فوجی اڈوں کو ڈرونز اور میزائلوں سے نشانہ بنایا ہے۔ بحرین میں بھی میزائل الرٹ جاری کیا گیا تھا اور لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت دی گئی تھی۔

قطر کے سابق امیر شیخ حمد بن خلیفہ الثانی کے انتقال پر وزیر اعظم مودی کا اظہار تعزیت

پی ایم مودی نے 'ایکس' پر لکھا کہ 'ہم قطر کے سابق امیر شیخ حمد کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں

پی ایم مودی نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''ہم قطر کے سابق امیر شیخ حمد کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ ایک دور اندیش رہنما تھے جنہوں نے قطر کو ترقی اور خوشحالی کی نئی بلندیوں تک پہنچایا۔'' وزیر اعظم نریندر مودی نے قطر کے سابق امیر شیخ حمد بن خلیفہ الثانی کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''ہم ریاست قطر کے سابق امیر شیخ حمد بن خلیفہ الثانی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ ایک دور اندیش رہنما تھے جنہوں نے قطر کو ترقی اور خوشحالی کی نئی بلندیوں تک پہنچایا۔ میں انہیں ایک سچے دوست کے طور پر بھی یاد کرتا ہوں، جن سے مجھے فروری 2024 میں قطر کے اپنے آخری دورے کے دوران ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''میں قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد الثانی، شاہی خاندان اور قطر کے عوام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ مرحوم کی روح کو ابدی سکون حاصل ہو۔'' واضح رہے کہ شیخ حمد بن خلیفہ الثانی کے انتقال کا اعلان قطر کے اعلیٰ ترین سرکاری ادارے (امیری دیوان) نے اتوار کے روز کیا۔ امیری دیوان نے کہا کہ ''اللہ کے فیصلے اور تقدیر پر کامل یقین کے ساتھ، امیری دیوان قوم کے اس عظیم نقصان پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ باری تعالیٰ مرحوم امیر شیخ حمد بن خلیفہ الثانی پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، جن کا آج صبح انتقال ہو گیا۔'' شیخ حمد بن خلیفہ الثانی نے 1995 سے 2013 تک قطر پر حکومت کی۔ انہیں ملک کی جدید ترقی کا معمار مانا جاتا ہے۔ ان کے دور حکومت میں قطر نے اقتصادی، سماجی اور ثقافتی شعبوں میں غیر معمولی ترقی کی، جس سے بین الاقوامی سطح پر ملک کی پہچان اور اثر و رسوخ میں بلاشبہ اضافہ ہوا۔ ان کی قیادت میں خلیج کا یہ ملک دنیا کے امیر ترین اور بااثر ترین ممالک میں سے ایک بن گیا۔ اپنے 18 سالہ دور حکومت ((1995–2013)) کے دوران انہوں نے قطر کی قدرتی گیس کی وسیع پیداوار میں ریکارڈ اضافہ کیا۔ اس کے نتیجے میں قطر 'فی کس آمدنی' کے لحاظ سے دنیا کے امیر ترین ممالک میں شامل ہو گیا۔ ساتھ ہی انہوں نے قطر کی خارجہ پالیسی کو بھی مزید فعال اور بااثر بنایا، جس سے عالمی سطح پر ملک کی سیاسی اور سفارتی پہچان مضبوط ہوئی۔

اتراکھنڈ: چِٹ فنڈ گھوٹالہ میں سی بی آئی کی کارروائی، ۱۸ر ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل

سی بی آئی کا الزام ہے کہ سوسائٹی نے اتراکھنڈ میں باضابطہ اجازت ملنے سے پہلے ہی اپنا کام شروع کر دیا تھا

سی بی آئی کا الزام ہے کہ سوسائٹی نے اتراکھنڈ میں باضابطہ اجازت ملنے سے پہلے ہی اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ تفتیش میں یہ بھی پتہ چلا کہ ادارے کے پاس کوئی حقیقی کاروبار یا آمدنی کا ذریعہ نہیں تھا۔ سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) نے اتراکھنڈ کے مشہور ایل یو سی سی (لونی اربن ملٹی اسٹیٹ کریڈٹ اینڈ تھرفٹ کوآپریٹو سوسائٹی) چِٹ فنڈ گھوٹالے میں بڑی کارروائی کی ہے۔ سی بی آئی نے یہاں 18 ملزمان اور ایک ادارے کے خلاف خصوصی عدالت (بڈز ایکٹ)، دہرادون میں چارج شیٹ داخل کر دی ہے۔ سی بی آئی نے کلیدی ملزم سمیر اگروال سمیت شاداب حسین، اتم کمار سنگھ راجپوت، سونیا اگروال، مایا سنگھ راجپوت اور دیگر ملزمان کے خلاف انڈین پینل کوڈ (آئی پی سی)، بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس)، اتراکھنڈ پروٹیکشن آف انویسٹرز انٹرسٹس ایکٹ بیننگ آف ان ریگولیٹڈ ڈپازٹ اسکیمز ایکٹ (بی یو ڈی ایس) کی مختلف دفعات کے تحت الزامات عائد کیے ہیں۔ سی بی آئی کے مطابق 2025 میں اتراکھنڈ ہائی کورٹ کے حکم پر ایل یو سی سی گھوٹالے سے متعلق تمام مقدمات کی تحقیقات ایجنسی کے سپرد کی گئی تھیں۔ اس کے بعد سی بی آئی نے 26 نومبر 2025 کو معاملہ درج کر کے ریاست کے الگ الگ تھانوں میں درج 18 ایف آئی آر کی تفتیش اپنے ہاتھ میں لے لی۔ تفتیش میں یہ بات سامنے آئی کہ ایل یو سی سی سوسائٹی کی رجسٹریشن 2012 میں ہوئی تھی۔ 2016 میں سمیر اگروال نے سوسائٹی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر نیا بورڈ آف ڈائریکٹر تشکیل دیا۔ اس کے بعد اتراکھنڈ میں 50 سے زیادہ شاخوں کے ذریعے لوگوں سے مختلف سرمایہ کاری اسکیموں کے نام پر پیسہ جمع کروایا گیا۔ سی بی آئی کا الزام ہے کہ سوسائٹی نے اتراکھنڈ میں باضابطہ اجازت ملنے سے پہلے ہی اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ تفتیش میں یہ بھی پتہ چلا کہ ادارے کے پاس کوئی حقیقی کاروبار یا آمدنی کا ذریعہ نہیں تھا۔ پرانے سرمایہ کاروں کو رقم کی ادائیگی نئے سرمایہ کاروں سے جمع کروائے گئے پیسوں سے کی جاتی تھی۔ اس طرح ایل یو سی سی مبینہ طور پر 'پونزی اسکیم' چلا کر لوگوں سے دھوکہ دہی کر رہی تھی۔ سی بی آئی کا کہنا ہے کہ تفتیش کے دوران اکٹھے کیے گئے شواہد کی بنیاد پر چارج شیٹ داخل کی گئی ہے۔ اب اس معاملے کی سماعت خصوصی عدالت میں ہوگی۔ سی بی آئی نے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی ہے جو مشتبہ افراد کی شناخت کرنے اور انہیں پکڑنے کے لیے روزانہ کی بنیاد پر کام کر رہی ہے۔

ٹورنٹو میں فیسٹیول کے موقع پر فائرنگ، ۲ر افراد ہلاک، ۴ر زخمی

ٹورنٹو میں ہفتے کے روز 'سالسا آن سینٹ کلیئر' فیسٹیول کے مقام کے قریب فائرنگ ہوئی، جس میں 2 افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ 4 دیگر زخمی ہو گئے ہیں۔ کناڈا کے سب سے بڑے شہر ٹورنٹو میں منعقد ہونے والے ایک مقبول فیسٹیول کے دوران فائرنگ کے واقعے نے سنسنی پھیلا دی ہے۔ ہفتے کے روز 'سالسا آن سینٹ کلیئر' فیسٹیول کے مقام کے قریب فائرنگ ہوئی، جس میں دو افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ چار دیگر زخمی ہو گئے ہیں۔ پولیس نے پورے علاقے کو محفوظ کر لیا ہے، تاہم واقعے میں ملوث ملزم کو اب تک گرفتار نہیں کیا جا سکا ہے۔ ٹورنٹو پولیس کے مطابق 'سینٹ کلیئر ایونیو ویسٹ' اور 'آرلنگٹن ایونیو' کے قریب فائرنگ کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس موقع پر پہنچی۔ جہاں 6 افراد گولی لگنے کی وجہ سے زخمی حالت میں ملے۔ سبھی زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں 2 افراد کو مردہ قرار دے دیا گیا، جبکہ 4 زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ واردات کے فوراً بعد پولیس نے لوگوں سے متاثرہ علاقے سے دور رہنے کی اپیل کی تھی۔ بعد ازاں حکام نے بتایا کہ جائے وقوعہ کو مکمل طور پر محفوظ بنا لیا گیا ہے۔ حالانکہ فائرنگ میں ملوث ملزم یا ملزمان کو اب تک گرفتار نہیں کیا جا سکا ہے اور ان کی تلاش جاری ہے۔ اونٹاریو کے 'پریمیئر ڈگ فورڈ' نے سوشل میڈیا پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا کہ 'سالسا آن سینٹ کلیئر' فیسٹیول میں پیش آنے والا بلا وجہ کا تشدد انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے 2 افراد کی ہلاکت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور زخمیوں، متاثرہ کنبوں اور اس واقعے سے متاثر ہونے والے تمام افراد کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ ٹورنٹو کو کناڈا کا سب سے بڑا شہر ہونے کے ساتھ ساتھ شمالی امریکہ کے محفوظ ترین بڑے شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ایسے میں پبلک پلیس پر متعدد افراد کو نشانہ بنایا جانا غیر معمولی واقعہ ہے۔ اس فائرنگ کی وجہ سے لوگوں میں خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔

۴۰ر دن میں ۷۰ر بار ہوئی چوری، رام مندر عطیات چوری معاملے میں اہم انکشاف

تفتیش میں سامنے آیا کہ ۴۰ر دنوں کے دوران ۵ر ایسے دن بھی تھے

ایودھیا کے رام مندر میں عطیات چوری کے معاملے میں تفتیش کے دوران حیران کن انکشافات سامنے آئے ہیں۔ پولیس پوچھ گچھ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ 40 دنوں کے اندر مبینہ طور پر 70 بار عطیات سے رقم نکالی گئی۔ تفتیش کے بعد اب مندر انتظامیہ نے عطیات کی گنتی کا نظام بھی تبدیل کر دیا ہے۔ پہلے 2 شفٹوں میں ہونے والی گنتی اب صرف ایک ہی شفٹ میں کی جائے گی۔ پولیس کی پوچھ گچھ سے ملی معلومات کی بنیاد پر پتہ چلا ہے کہ مبینہ چوری کے واقعات صرف شام کی شفٹ کے دوران ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے اب مندر انتظامیہ نے چڑھاوے کی گنتی کا پورا طریقہ کار تبدیل کر دیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر پولیس ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران ملزمان اویناش شکلا، انوکلپ مشرا، لوکش مشرا اور کرونیش پانڈے سے کئی اہم معلومات ملی ہیں۔ تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ تقریباً 40 دنوں کے اندر 70 بار عطیات سے مبینہ طور پر رقم نکالی گئی۔ پولیس کے مطابق اس پورے معاملے میں سب سے اہم کردار اویناش شکلا کا سامنے آیا ہے۔ پوچھ گچھ میں ملنے والی معلومات کے مطابق اس نے اکیلے 50 سے زیادہ بار عطیات سے چوری کی۔ اتنا ہی نہیں کئی دنوں میں ملزمان نے ایک ہی دن میں 2-2 بار چڑھاوے سے رقم نکالنے کی کوشش کی۔ تفتیش میں یہ بھی سامنے آیا کہ 40 دنوں کے دوران 5 ایسے دن بھی تھے، جب مبینہ طور پر ایک ہی دن میں 3-3 بار چوری کی گئی۔ تفتیش کے دوران یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلی شفٹ میں گنتی کے دوران ایسا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا۔ تفتیشی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ پوچھ گچھ میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اویناش شکلا اور انوکلپ مشرا ہر بار ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔ دونوں کے کردار اور باقی ملزمان کے ساتھ ان کے تال میل کی جانچ اب بھی جاری ہے۔ اب تک کی تفتیش میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ چوری کے یہ تمام مبینہ واقعات اس وقت ہوئے، جب چڑھاوے کی گنتی دوپہر 2 بجے سے رات 9 بجے تک چلنے والی دوسری شفٹ میں ہوتی تھی۔ اسی کے بعد مندر انتظامیہ نے احتیاط کے طور پر چڑھاوے کی گنتی کے نظام میں بڑی تبدیلی کی ہے۔ اب چڑھاوے کی گنتی صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک صرف ایک ہی شفٹ میں کی جا رہی ہے۔ فی الحال پولیس پورے معاملے کی تفتیش کر رہی ہے اور پوچھ گچھ میں سامنے آنے والے حقائق کا دیگر شواہد سے موازنہ کیا جا رہا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

آبنائے ہرمز بند ہونے کے بعد امریکہ کا ایران پر حملہ، تیل اور گیس کی سپلائی دوبارہ خطرے میں

ایران نے اتوار کے روز 'آبنائے ہرمز' کو اگلے حکم تک بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے صرف چند گھنٹے بعد امریکہ نے ایران کے کئی فوجی اڈوں اور اسٹریٹجک علاقوں پر فضائی حملے کر دیے ہیں۔ مغربی ایشیا میں ایک بار پھر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ امریکہ اور ایران کے درمیان گزشتہ چند دنوں سے بڑھ رہی کشیدگی اب فوجی جھڑپ میں تبدیل ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ ایران نے اتوار کے روز دنیا کی سب سے اہم سمندری تجارتی گزرگاہوں میں سے ایک 'آبنائے ہرمز' کو اگلے حکم تک بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے صرف چند گھنٹے بعد امریکہ نے ایران کے کئی فوجی اڈوں اور اسٹریٹجک علاقوں پر تازہ فضائی حملے کر دیے۔ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی یہ کشیدگی عالمی سطح پر تیل اور گیس کی سپلائی کے لیے ایک بار پھر بڑا خطرہ بن گئی ہے۔ ایران کی اسلامک ریولوشنری گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی بحریہ نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ ایک جہاز نے مقررہ سمندری راستے کی پابندی نہیں کی تھی اور اپنے نیویگیشن سسٹم بھی بند کر دیے تھے۔ بیان کے مطابق وارننگ دینے کے باوجود جہاز نے اپنا راستہ تبدیل نہیں کیا، جس کے بعد اسے نشانہ بنایا گیا۔ آئی آر جی سی کا دعویٰ ہے کہ کئی دیگر جہازوں نے بھی بغیر اجازت گزرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد ایران نے آبنائے ہرمز کو اگلے حکم تک مکمل طور پر بند کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ایران نے واضح وارننگ جاری کر دی ہے کہ جب تک علاقے میں امریکہ کا عمل دخل ختم نہیں ہوتا، تب تک آبنائے ہرمز نہیں کھولا جائے گا۔ ایران نے مزید کہا ہے کہ اگر ایران کے خلاف کسی بھی طرح کی فوجی کارروائی ہوتی ہے تو بخشا نہیں جائے گا۔ پورے خطے میں امریکی اڈوں اور اس کے اتحادیوں کے فوجی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا جائے گا۔ ایران کے آبنائے ہرمز بند کرنے کے فیصلے کے بعد امریکہ نے جوابی کارروائی تیز کر دی ہے۔ امریکی فوج نے اتوار کے روز ایران کے کئی فوجی ٹھکانوں، آئی آر جی سی سے وابستہ ٹھکانوں اور جنوبی خطے میں واقع اسٹریٹجک اہداف پر فضائی حملے کیے ہیں۔ اس سے قبل بھی امریکہ نے ایران کے فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا تھا۔ امریکہ کا الزام ہے کہ ایران نے اس ہفتے قطر اور سعودی عرب کے تین کاروباری ٹینکروں پر حملے کرائے ہیں۔ جس کے نتیجے میں جوابی کارروائی کی گئی ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے بتایا کہ اس ہفتے ایران کے خلاف فوجی کارروائی کے تیسرے مرحلے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ امریکہ کا دعویٰ ہے کہ یہ حملہ ایران کی اسلامک ریولوشنری گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی جانب سے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے قبرص کے پرچم بردار کنٹینر جہاز 'ایم/ وی جی ایف ایس گلیکسی' پر کیے گئے حملے کے جواب میں کیا گیا۔ سینٹکام کے مطابق حملے کی وجہ سے جہاز میں شدید آگ لگ گئی، انجن روم کو کافی نقصان پہنچا اور عملے کا ایک رکن لاپتہ ہو گیا ہے۔ نقصان کی وجہ سے جہاز سفر مکمل کرنے کے لائق نہیں ہے۔ اس دوران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنا موقف مزید سخت کر دیا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ اور ایران مذاکرات جاری رکھنے پر متفق ہوئے ہیں، لیکن جون میں ہونے والی جنگ بندی اب ختم ہو چکی ہے۔ انہوں نے ایران کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر امریکی مفادات یا اس کی سلامتی پر حملہ کیا گیا تو امریکہ سخت فوجی کارروائی کرے گا۔ حال ہی میں ٹرمپ نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ امریکہ کی ''1000 میزائلیں لاکڈ اینڈ لوڈڈ'' ہیں اور ضرورت پڑنے پر انہیں ایران کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دوسری جانب سفارتی کوششیں بھی جاری ہیں۔ عمان، قطر اور پاکستان دونوں ممالک کے مابین کشیدگی کم کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی عمان پہنچے، جہاں آبنائے ہرمز میں جہازوں کی محفوظ آمد و رفت کے حوالے سے عمانی حکام کے ساتھ بات چیت ہوئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ عمان نے ایک ایسی تجویز پیش کی ہے، جس کے تحت جنوبی سمندری راہداری سے جہازوں کو آزادانہ طور پر گزرنے کی اجازت دی جائے، جبکہ ایران کے سمندری حدود میں واقع شمالی راستے سے گزرنے کے لیے پیشگی اجازت لینا لازمی ہوگی۔

جموں و کشمیر میں بادل پھٹنے سے بھاری تباہی

پہلگام۔ بیج بہاڑہ سڑک کے کئی حصے بہہ گئے، کئی علاقوں کا رابطہ منقطع

انتظامیہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ متاثرہ علاقوں میں غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور صورتحال معمول پر آنے تک انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کریں۔ جموں و کشمیر کے ضلع اننت ناگ میں ہفتے کی دیر شام بادل پھٹنے کے واقعے کی وجہ سے پہلگام- بیج بہاڑہ راستے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ افسران کے مطابق اس واقعے میں کسی بھی شخص کے ہلاک یا زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ تمام مقامی باشندوں اور سیاحوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔ افسران نے بتایا کہ بادل پھٹنے سے پہلگام- اوورا- بیج بہاڑہ سڑک کا ایک بڑا حصہ تباہ ہو گیا، جس سے گاڑیوں کی آمد و رفت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ سڑک کے کئی حصے بہہ جانے کی وجہ سے یہ راستہ فی الحال ٹریفک کے لیے غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ اس قدرتی آفت کی وجہ سے متاثرہ علاقوں میں بجلی اور پینے کے پانی کی سپلائی بھی معطل ہو گئی ہے۔ انتظامیہ نے احتیاط کے طور پر سیاحوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ راحت کی بات یہ رہی کہ واقعے میں کسی قسم کے جانی نقصان یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ انتظامیہ نے نقصان کا تخمینہ لگانا شروع کر دیا ہے۔ موسم معمول پر آنے کے بعد سڑک، بجلی اور پانی کی سپلائی بحال کرنے کا کام شروع کیا جائے گا۔ سڑک تباہ ہونے سے کئی دیہاتوں اور سیاحتی مقامات کا رابطہ منقطع ہو گیا ہے جس سے مقامی لوگوں، مسافروں اور سیاحت کے کاروبار پر اثر پڑا ہے۔ مقامی باشندوں نے ضلعی انتظامیہ سے سڑک، بجلی اور پانی کا نظام جلد بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ لوگوں کو درپیش پریشانیوں سے راحت مل سکے۔ یہ واقعہ ایک بار پھر پہاڑی علاقوں میں مانسون کے دوران آنے والی قدرتی آفات کے خطرے کو نمایاں کرتا ہے۔ مقامی لوگوں نے مستقبل میں ایسے حادثات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے سڑک کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے نظام کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انتظامیہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ متاثرہ علاقوں میں غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور صورتحال معمول پر آنے تک انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کریں۔ ماحولیاتی ماہرین کا ماننا ہے کہ جموں و کشمیر کے پہاڑی علاقوں میں بادل پھٹنے سے ہونے والے نقصان کی ایک بڑی وجہ بڑے پیمانے پر جنگلات کی کٹائی، جنگلاتی اراضی پر ناجائز قبضے، قدرتی نکاسیٔ آب کے راستوں میں رکاوٹیں اور سیاحت کے دوران اونچائی والے علاقوں میں کچرے کو غیر منظم طریقے سے ٹھکانے لگانا ہے۔ سری نگر کی ماحولیاتی سائنسدان ڈاکٹر منشا نثار نے کہا کہ ''جدید دور میں انسان کی لاپرواہی اور خود غرضی کی وجہ سے ماحول اور ماحولیاتی نظام کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ اب قدرت اسی کا جواب دے رہی ہے۔ یہ قدرت کی طرف سے اسی قسم کا ردعمل ہے۔''

موشی کچراڈمپ حادثہ: ۸۳ رگھنٹوں کا طویل ریسکیو آپریشن ختم، ہلاکتوں کی تعداد ۹ رہوگئی

ملبے سے آخری لاش برآمد، ملبے تلے مجموعی طور پر ۲۳ رافراد دب گئے تھے، جن میں سے فائر بریگیڈ اور این ڈی آر ایف کی ٹیموں نے سخت محنت ومشقت کے بعد ۱۴ رافراد کو زندہ باہر نکال لیا، جبکہ ۹ رافراد کو بچایا نہیں جاسکا۔

پونے: مہاراشٹر کے پونے سے متصل پمپری چنچواڑ علاقے کے موشی کچرا ڈپو میں گزشتہ 4 دنوں سے جاری ریسکیو آپریشن اتوار علی الصبح ختم ہوگیا۔ تقریباً 83 گھنٹوں تک یہ ریسکیو آپریشن چلتا رہا۔ اس انتہائی مشکل اور خطرناک ریسکیو آپریشن کے آخری مرحلے میں اتوار کی رات تقریباً ایک بجے آخری لاپتہ ملازم کی لاش برآمد کر لی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس دردناک حادثے میں جان گنوانے والوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 9 ہوگئی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق اتوار علی الصبح ملبے سے آخری لاش نکالی گئی۔ متوفی ملازم کی شناخت وامن قصبے کے باشندے کے طور پر ہوئی ہے۔ ملبے سے لاش نکالنے کے بعد فوری طور پر پوسٹ مارٹم کے لیے پمپری کے یشونت راؤ چوہان میموریل اسپتال (وائی سی ایم ایچ) بھیج دیا گیا۔ پی سی ایم سی کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ آخری لاپتہ ملازم کی لاش ملنے کے ساتھ ہی ریسکیو آپریشن مکمل ہوگیا ہے۔ ملبے تلے دبے یا پھنسے ہوئے تمام 23 افراد کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ یہ دل دہلا دینے والا حادثہ بدھ کی دوپہر تقریباً ڈیڑھ بجے پیش آیا تھا، جب موشی کچرا ڈپو احاطے میں واقع 'ویسٹ ٹو انرجی' (ڈبلیو ٹی ای) پلانٹ کے انتظامی دفتر کی 3 منزلہ عمارت (گراؤنڈ پلس ٹو) پر اچانک کچرے کا ایک بہت بڑا ڈھیر پھسل گیا۔ جس وقت یہ حادثہ پیش آیا، اس وقت زیادہ تر ملازمین عمارت کی پہلی منزل پر واقع کینٹین میں دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔ جیسے ہی کچرے کے دباؤ سے عمارت گرنے لگی، پانچ ملازمین کسی نہ کسی طرح وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ ملبے تلے مجموعی طور پر 23 افراد دب گئے تھے، جن میں سے فائر بریگیڈ اور این ڈی آر ایف کی ٹیموں نے سخت محنت ومشقت کے بعد 14 افراد کو زندہ باہر نکال لیا، جبکہ 9 افراد کو بچایا نہیں جا سکا۔ اس بڑے پیمانے پر چلائے گئے ریسکیو آپریشن میں ہندوستانی فوج، نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، پی ایم آر ڈی اے فائر بریگیڈ، مقامی پولیس اور پی سی ایم سی کی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیموں نے مل کر کام کیا۔ ملبے کو ہٹانے کے لیے جے سی بی، کھدائی کرنے والی جدید مشینوں کو کام پر لگا دیا گیا۔ جزوی طور پر منہدم عمارت کے غیر مستحکم ڈھانچے اور بڑے ملبے کی وجہ سے ریسکیو آپریشن انتہائی سست اور خطرناک تھا۔ ٹیم کو کچرے سے نکلنے والی میتھین جیسی زہریلی گیسوں اور ملبے کے دوبارہ دھنسنے کے خطرے کے درمیان کام کرنا پڑا۔ انتظامی افسران کے مطابق مسلسل 3 دنوں کے دوران ہونے والی 650 ملی میٹر (ایم ایم) سے زیادہ موسلا دھار بارش تباہی کی بنیادی وجہ بنی۔ شدید بارش کی وجہ سے پانی کچرے کے پہاڑ کے اندر سرایت کر گیا، جس سے ملبے کے اندر میتھین اور دیگر گیسوں کا دباؤ بڑھا اور کچرے کا ایک بہت بڑا حصہ پھسل کر سیدھا انتظامی عمارت پر آ گرا۔ اس حادثے نے 81 ایکڑ پر پھیلے موشی کچرا ڈپو میں کچرے کے انتظام، کچرے کے ڈھیروں کے استحکام اور اس خطرناک مقام کے اتنے قریب انتظامی عمارت کی تعمیر کی اجازت دینے میں مبینہ بے ضابطگیوں پر سنگین قانونی اور انتظامی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ اگرچہ شہری انتظامیہ نے اسے ایک قدرتی آفت قرار دیا ہے، لیکن ذمہ داری کا تعین کرنے اور اعلیٰ سطحی جانچ کے لیے حکم دے دیا گیا ہے۔

مہاراشٹر ٹیچر ایسوسی ایشن کا وزیر تعلیم داداجی بھسے سے دوٹوک مطالبہ

شوبھانگی تائی پاٹل اور لیاقت شیداء سر کی مؤثر نمائندگی، ایس آئی ٹی کی آڑ میں رکے ہوئے تمام تعلیمی کام فوری بحال کرنے کی اپیل

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مہاراشٹر بھر کے ہزاروں طلبہ، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کو درپیش سنگین مسائل کے حل کے لیے مہاراشٹر ٹیچر ایسوسی ایشن کے ایک نمائندہ وفد نے ریاستی وزیر تعلیم داداجی بھسے سے اہم ملاقات کرتے ہوئے ایس آئی ٹی کی کارروائیوں کی آڑ میں اسکولوں کے روزمرہ انتظامی اور تعلیمی کام متاثر ہونے پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ حال ہی میں اپنی پوری ٹیم کے ساتھ شندے شیوسینا میں شامل ہونے والی مہاراشٹر ٹیچر ایسوسی ایشن کی ریاستی صدر شوبھانگی تائی پاٹل کی قیادت میں وفد نے وزیر تعلیم کے سامنے ریاست بھر کے اسکولوں کو درپیش مشکلات تفصیل سے پیش کیں اور واضح کیا کہ اگر بروقت مداخلت نہ کی گئی تو اس کے براہ راست اثرات طلبہ کے مستقبل، اساتذہ کی ملازمتوں اور تعلیمی نظام پر مرتب ہوں گے۔ اس موقع پر مالیگاؤں کے معروف تعلیمی رہنما اور تنظیم کے ضلعی صدر لیاقت شیداء سر نے نہایت مضبوط انداز میں وزیر تعلیم کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ ایس آئی ٹی کی تحقیقات اپنی جگہ اہم ہوسکتی ہیں، لیکن اس کی وجہ سے عام اسکولوں کے قانونی اور معمول کے کاموں کو روک دینا ہرگز مناسب نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سالارستھ آئی ڈی جاری نہیں کی جارہی، اسکولوں کے اپروول زیر التوا ہیں، متعدد فائلیں متعلقہ دفاتر میں رکی ہوئی ہیں اور انتظامی کارروائیاں تقریباً جمود کا شکار ہوچکی ہیں، جس کے باعث اسکول انتظامیہ اور اساتذہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ لیاقت شیداء سر نے وزیر تعلیم کو یاد دلایا کہ حکومت نے خود یقین دہانی کرائی تھی کہ ایس آئی ٹی کی کارروائی صرف مخصوص معاملات تک محدود رہے گی اور اس کے سبب دیگر اسکولوں کے معمول کے کام ہرگز متاثر نہیں ہوں گے، مگر زمینی حقیقت اس کے برعکس دکھائی دے رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر واضح ہدایات جاری کی جائیں تاکہ بے قصور اور قانون کے مطابق چلنے والے تعلیمی اداروں کو مزید پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ریاستی صدر شوبھانگی تائی پاٹل نے بھی انتہائی مؤثر انداز میں مہاراشٹر کے مختلف اضلاع سے موصول ہونے والی شکایات وزیر تعلیم کے سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ تعلیمی اداروں کے رکے ہوئے کاموں کی فوری تکمیل وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ طلبہ کی تعلیم، اساتذہ کے حقوق اور اسکولوں کی انتظامی سرگرمیوں کو کسی بھی صورت متاثر نہیں ہونا چاہیے اور حکومت کو فوری، شفاف اور مثبت اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ تعلیمی نظام معمول پر واپس آسکے۔ وزیر تعلیم داداجی بھسے نے وفد کی تمام شکایات کو سنجیدگی سے سنا اور یقین دہانی کرائی کہ متعلقہ حکام سے بات کر کے مسائل کے جلد از جلد حل کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے تاکہ تعلیمی اداروں کے جائز اور قانونی کام بلا رکاوٹ انجام پا سکیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس اہم وفد میں مالیگاؤں کے علاوہ دھولیہ، جلگاؤں اور دیگر اضلاع سے تعلق رکھنے والی نمایاں تعلیمی شخصیات اور تنظیمی نمائندگان بھی شریک تھے، جنہوں نے ایک آواز میں ریاست کے تعلیمی اداروں کو درپیش مشکلات کے فوری خاتمے کا مطالبہ کیا۔ تعلیمی حلقوں کی نظریں اب حکومت کے آئندہ اقدامات پر مرکوز ہیں اور امید کی جارہی ہے کہ وزیر تعلیم کی یقین دہانی جلد عملی شکل اختیار کرے گی تاکہ ریاست بھر کے اسکولوں میں رکے ہوئے تمام تعلیمی وانتظامی امور دوبارہ روانی کے ساتھ شروع ہوسکیں۔

ممبئی: درندہ صفت سیکورٹی گارڈ کی دس سالہ بچی کے ساتھ مبینہ درندگی

علاقہ میں غم وغصہ پولس اسٹیشن کا محاصرہ اور احتجاج، سیکورٹی گارڈ گرفتار علاقہ میں کشیدگی لیکن امن برقرار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں ایک دس سالہ بچی کے ساتھ درندگی کرنے والا درندہ صفت محافظ کو پولس نے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے اس سے قبل اس واقعہ نے یہاں سراسیمگی پھیلا دی اس سے علاقہ میں کشیدگی ضرور ہے لیکن امن قائم ہے اس درندگی کے خلاف عوام نے پولس اسٹیشن کے باہر احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے خاطی اور زانی کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ جنوبی ممبئی کے دانا بندر علاقے سے ایک دلخراش واقعہ سامنے آیا ہے۔ پولیس کے مطابق، ایک سیکیورٹی گارڈ، جس کی عمر تقریباً 40 سال ہے، اس پر 10 سالہ بچی کے ساتھ مبینہ جنسی زیادتی کا الزام ہے۔ اس واقعہ سے علاقہ میں شدید غم وغصہ ہے ملزم کو پائیدھونی پولیس نے گرفتار کرلیا ہے اور فی الحال پولیس کی حراست میں ہے۔ متاثرہ کا جے جے اسپتال میں علاج جاری ہے۔ پولیس تمام قانونی پہلوؤں کا جائزہ لے کر معاملے کی مکمل تفتیش کر رہی ہے۔ واقعے کے بعد مقامی عوام نے ملزم کے خلاف سخت ترین کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ رہائشیوں نے متفقہ طور پر اصرار کیا کہ ملزم کو قانون کے تحت سخت ترین سزا ملنی چاہیے۔ عوامی نمائندے بشمول ممبادیوی کے ایم ایل اے امین پٹیل، مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر ایڈوکیٹ راہول نارویکر، وارڈ صدر یوسف رنگ والا، وارڈ کارپوریٹر رخسانہ پاریکھ، بلاک صدر امین پاریکھ اور عدنان پاریکھ، راجو بھائی، جھپت لال سنگھ، اور ونود دیوبچا کے ساتھ سیاسی وسماجی لیڈران بھی یہاں موجود تھے۔ انہوں نے متاثرہ خاندان اور مقامی شہریوں کو یقین دلایا کہ قانونی کارروائی کو بھرپور طریقے سے آگے بڑھایا جائے گا اور خاطی کے خلاف سخت ترین کارروائی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اس واقعہ کے بعد علاقہ میں کشیدگی برقرار ہے لیکن امن بھی قائم ہے پولس نے عوام سے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے خاطی کے خلاف سخت کارروائی کا یقین دلایا ہے۔

مہاراشٹر اے ٹی ایس آپریشن شہزاد بھٹی، نوجوان کو جھوٹے پروپیگنڈوں میں گمراہ کرنے کا الزام

اے ٹی ایس کی مشتبہ نوجوانوں کی نگرانی، گینگسٹر نوجوانوں کو لالچ دے کر اپنی جانب مائل کرتے ہیں؛ اے ٹی ایس کا تفتیش میں خلاصہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مہاراشٹر انسداد دہشت گردی دستہ اے ٹی ایس کی تفتیش میں یہ خلاصہ ہوا ہے کہ انڈر ورلڈ گینگ اور پاکستانی گینگسٹر شہزاد بھٹی، لارنس بشنوئی گینگ نوجوانوں کو سوشل میڈیا پر گمراہ کر کے انہیں تخریبی کارروائی اور تشدد کی جانب مائل کررہی ہے اس لئے اے ٹی ایس نے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس قسم کی گینگ اور ان کی غیر قانونی سرگرمیوں سے دور رہیں کیونکہ اگر وہ اس میں ملوث پائے گئے تو ان کے خلاف بھی کارروائی ہوگی اور ان کا مستقبل تاریک ہوجائے گا اے ٹی ایس نے بتایا کہ زیادہ تر نوجوانوں کو لالچ دے کر یہ گینگ اپنے گروپ میں شامل کرتی ہے اس کے ساتھ ہی شہزاد بھٹی گینگ مسلم نوجوانوں کو گمرہ کر کے مذہبی منافرت پھیلانے کی سازش کر رہا ہے اس کے علاوہ جن نوجوانوں کو اے ٹی ایس نے تفتیش کے لئے طلب کیا تھا اس میں زیادہ تر نوجوان شہزاد بھٹی کے سوشل میڈیا ہینڈل پر رابطہ میں تھے یا پھر اسے فالو یا اس کے پیروکار تھے ایسی صورتحال میں اے ٹی ایس نے ان نوجوانوں کے موبائل فون، بینک اکاؤنٹس سمیت دیگر دستاویزات کو ضبط کر کے انہیں رہا کردیا ہے۔ مہاراشٹر کے اورنگ آباد چھترپتی سنبھاجی نگر میں اے ٹی ایس نے ۱۰ جولائی کو آپریشن شہزاد بھٹی انجام دیا تھا۔ 10 جولائی 2026 کو انسداد دہشت گردی اسکواڈ (سمبھاجی نگر یونٹ) نے شہزاد بھٹی کے انسٹاگرام اکاؤنٹ کے پیروکار شیخ افضل شیخ بسمل (مقام: نزد فیضان مسجد، عارف کالونی، چھترپتی سمبھاجی نگر)، محسن احمد شیخ (راس: کیلاس نگر، چھترپتی سمبھاجی نگر)، انیس چند پٹیل (ریز: مصرواڑی، چھترپتی سمبھاجی نگر)، محمد توفیق محمد اقبال (راس: باری کالونی، چھترپتی سمبھاجی نگر)، شیخ دانش عبدالباری (راس: جٹواڑا، چھترپتی سمبھاجی نگر) نامی نوجوان شامل ہے ان نوجوانوں کی عمر تقریباً 19 سے 25 سال ہے، ایسے بے روزگار افراد ہیں جو چھوٹے موٹے جرائم میں ملوث ہے اور منشیات کا استعمال کرتے ہیں ایسے ہی نوجوانوں کو وہ اپنا ہدف بناتا ہے جب کہ ان سب نے پاکستان میں مقیم گینگسٹر شہزاد بھٹی کے انسٹاگرام اکاؤنٹ کو فالو کیا، وہ ایک دوسرے کو ذاتی طور پر نہیں جانتے۔ اے ٹی ایس چھترپتی سمبھاجی نگر یونٹ نے 10 جولائی 2026 کی اولین ساعتوں میں چھاپہ مار کارروائی کے بعد انہیں حراست میں لے لیا۔ آپریشن کے دوران ان کے موبائل فون، بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات اور دیگر ذاتی دستاویزات ضبط کر لی گئیں۔ ان سے دن بھر تفصیلی پوچھ گچھ کی گئی اور آخر کار انہیں باضابطہ نوٹس دینے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ اے ٹی ایس نے ان کے موبائل فون کو اپنے قبضے میں لے لیا تکنیکی تجزیہ، سوشل میڈیا اسکروٹنی، بینک ٹرانزیکشنز کی جانچ، اور CDR (کال ڈیٹیل ریکارڈ) کے تجزیہ کے ساتھ ساتھ ان افراد پر مسلسل نگرانی رکھی جائے گی۔ اے ٹی ایس نے ان نوجوانوں سے باز پرس کے دوران پایا کہ شہزاد بھٹی گینگ اور دیگر گینگ نوجوانوں کو جھوٹے پروپیگنڈے میں گمراہ کر کے انہیں جرائم میں ملوث کر رہی ہے۔

دھاراوی میں ۵۹۰ رمذہبی عمارتیں، ان کا فیصلہ ریاستی پینل کرے گا

ممبئی کے دھاراوی میں ۵۹۰ رمذہبی عمارتیں ہیں، ایک ریاستی پینل نے فیصلہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ ان میں سے کون رہیں گے، کون منتقل ہوں گے اور کون ہٹائے جائیں گے۔ ممبئی کے دھاراوی میں ۵۹۰ رمذہبی عمارتیں ہیں۔ ایک ریاستی پینل نے فیصلہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ ان میں سے کون رہیں گے، کون منتقل ہوں گے اور کون ہٹائے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کو پیش کی گئی اپنی پہلی عبوری رپورٹ میں، کمیٹی نے آٹھ ڈھانچوں کو ہٹانے کی سفارش کی ہے، جو ۲۹ ستمبر ۲۰۰۹ء کے بعد تعمیر ہوئے تھے واضح رہے کہ یہ وہ تاریخ ہے جو سپریم کورٹ نے عوامی زمین پر غیر مجاز مذہبی ڈھانچوں کے لیے مقرر کی تھی جبکہ تین پرانے ڈھانچوں کو منتقل یا ضم کرنے کی تجویز دی ہے۔ کمیٹی نے اب تک ۱۴۹ رسماعتیں کر لی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق انضمام کے فریم ورک کے تحت، وہ ڈھانچے جو انفرادی طور پر قائم نہیں رہ سکتے، کیونکہ وہ ماسٹر پلان یا ڈیولپمنٹ کنٹرول ریگولیشنز کی خلاف ورزی کرتے ہیں، انہیں ایک مشترکہ، بڑی مذہبی سہولت میں ضم کیا جاسکتا ہے۔ اس عمل سے واقف اہلکاروں نے بتایا کہ جن ڈھانچوں کو انفرادی منتقلی کا اہل نہیں سمجھا جاتا، انہیں اس مشترکہ کمپلیکس میں جگہ دی جاسکتی ہے بشرطیکہ ان کے ذمہ داران تعاون کریں۔ جن ڈھانچوں کو ہٹایا جانا ہے ان میں، متھاروی اماٹرسٹ کا ڈھانچہ، دو ہنومان مندر، دو شیو مندر، اور تین سائی بابا مندر شامل ہیں۔ جبکہ تین ڈھانچوں شری ہنومان مندر، ماریامن مندر اور شری کارتک سوامی مندر کو بھی منتقلی یا انضمام کے لیے تجویز کیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ ڈھانچے ۲۹ ستمبر ۲۰۰۹ء سے پہلے موجود تھے، اس لیے انہیں ان زمروں میں رکھا گیا جو ہٹانے کی بجائے منتقلی یا انضمام کی اجازت دیتے ہیں۔ اس میں یہ بھی درج ہے کہ شری ہنومان مندر کے نمائندے نے اسی نوعیت کے دیگر مذہبی ڈھانچوں کے ساتھ انضمام پر اتفاق کیا۔ رپورٹ کہتی ہے کہ ان تین ڈھانچوں کو ہٹانے کی بجائے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہے یا اسی نوعیت کے مذہبی ڈھانچوں کے ساتھ شامل کیا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ کمیٹی کے زیر عمل فریم ورک کے تحت، وہ ڈھانچے جو اپنی موجودہ جگہوں پر نہیں رہ سکتے لیکن ریاستی پالیسی کے تحت تحفظ کے اہل ہیں، انہیں ہٹانے کی بجائے منتقل یا ضم کیا جاسکتا ہے۔ بارہواں ڈھانچہ، شری سدھی ونائک مندر، جس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق، اس ڈھانچے کے نمائندوں نے ۲۸ رنومبر ۲۰۲۵ء کو ذاتی سماعت میں شرکت کی اور عملے کے ساتھ تعاون کرنے کا عہد کیا۔ بعد میں کمیٹی کو مطلع کیا گیا کہ پروجیکٹ کی حد میں نظر ثانی کے بعد، یہ ڈھانچہ اب متعلقہ علاقے میں نہیں آتا، اس لیے اسے غور سے خارج کر دیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ری ڈیولپمنٹ ایریا کے اندر مذہبی ڈھانچوں کا مسئلہ ۲۰ راگست ۲۰۲۴ء کو پروجیکٹ کی نگرانی کرنے والی سیکرٹریز کمیٹی میں زیر بحث آیا، کیونکہ پروجیکٹ ایریا میں اس طرح کے ڈھانچوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

پمپری چنچوڑ: راحت کے کام میں مصروف

این ڈی آر ایف کے جوانوں کو سانس لینے میں دقت

پمپری چنچوڑ کے موشی کچرا ڈپو میں پیش آنے والے خوفناک حادثے کے بعد ریسکیو آپریشن جنگی بنیادوں پر جاری ہے لیکن تکنیکی اور قدرتی رکاوٹیں ریسکیو ٹیموں کیلئے مشکلات کھڑی کر رہی ہیں۔ پمپری چنچوڑ کے موشی کچرا ڈپو میں پیش آنے والے خوفناک حادثے کے بعد ریسکیو آپریشن جنگی بنیادوں پر جاری ہے لیکن تکنیکی اور قدرتی رکاوٹیں ریسکیو ٹیموں کیلئے مشکلات کھڑی کر رہی ہیں۔ عمارت پر گرنے والے کچرے کے ڈھیر کی وجہ سے بلڈنگ میں پھنسے لوگ تو مشکل میں ہیں ہی اب ریسکیو کے کام میں مصروف نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس کے جوانوں کی صحت پر بھی اس کا برا اثر پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے راحتی کام سست پڑ گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق کچرے سے پیدا ہونے والی میتھین گیس اور آکسیجن کی کمی نے ریسکیو ٹیم کے اہلکاروں کا سانس لینا مشکل کر دیا ہے۔ عمارت ایک طرف جھکی ہوئی ہے اور مکمل طور پر غیر مستحکم ہے، اس لئے اس کے کسی بھی وقت گرنے کا خطرہ ہے۔ مکمل طور پر بند سیڑھیاں، تنگ داخلی راستہ، اندھیرے اور بدبو کی وجہ سے این ڈی آر ایف کے اہلکاروں کو محدود جگہ میں کام کرنا پڑ رہا ہے۔ اندر پھنسے ہوئے لوگ کنکریٹ کے بیم کے نیچے ہیں جہاں سے ان کا ہلنا مشکل ہے۔ ملبہ ہٹانے کیلئے جے سی بی کے زیادہ استعمال سے پوری عمارت کے گرنے کا خدشہ ہے۔ لوگ شکایت کر رہے ہیں کہ راحت کا کام بڑی سست رفتاری سے ہو رہا ہے۔ اس تعلق سے وضاحت کرتے ہوئے کمشنر ڈاکٹر وجے سوریہ ونشی نے کہا کہ این ڈی آر ایف ملک کی بہترین تربیت یافتہ تنظیم ہے۔ انہیں جو خالی جگہ چاہئے وہ اب دستیاب ہے، اور وہ ستونوں کو ہٹا کر پھنسے ہوئے لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بنیادی مقصد لوگوں کی جان بچانا ہے۔" چونکہ رات ہونے پر اندھیرے کے پیش نظر کام روک دیا جاتا ہے اس لئے بھی متاثرین کے اہل خانہ ناراض ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اندھیرا ہونے پر کام روکنے کے بجائے متبادل انتظام کیا جائے۔ اہلکاروں کو شفٹوں کے مطابق مامور کیا جائے۔ ریسکیو آپریشن میں بڑی پوکلین مشینوں کا استعمال خطرناک ہوسکتا تھا اس لئے چھوٹی مشینوں کی ضرورت محسوس کی گئی لیکن یہ مشینیں وہاں نہیں تھیں۔ لہٰذا جمعہ کی دوپہر میونسپل انتظامیہ کو عین وقت پر ان مشینوں کی تلاش کیلئے دوڑ بھاگ کرنی پڑی۔ معلوم ہوا کہ ہنگامی صورتحال کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی مشینری پہلے سے تیار نہیں رکھی گئی تھی جو ایک کوتاہی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ حادثہ کچرے کے پہاڑ کے گرنے کے سبب پیش آیا۔ پہاڑ کی چوٹی پر پانی جمع ہوگیا تھا جس سے کچرا پوری طرح نم ہوگیا اور کھسک کر نیچے گر پڑا۔ یہ پہاڑ ۵۰ رمیٹر لمبا تھا، اس پہاڑ اور بلڈنگ کے درمیان ۱۸ رمیٹر کی سڑک اور درمیان میں ۷ رمیٹر کی جگہ تھی اس کے باوجود وہ بلڈنگ پر گر پڑا۔

شیواجی نگر میونسپل اردو اسکول نمبر ار کے صدرِ مدرس جناب انصاری اسماعیل ابراہیم صاحب کو پروقار الوداعیہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) شیواجی نگر میونسپل اردو اسکول نمبر 1 (ایم ایسٹ وارڈ، بی ایم سی) کے ہر دل عزیز صدرِ مدرس جناب انصاری اسماعیل ابراہیم صاحب کی 36 سالہ شاندار، بے مثال اور طویل تدریسی وتعلیمی خدمات کے مکمل ہونے پر اسکول انتظامیہ کی جانب سے ایک پروقار اور پرثمر تقریبِ الوداع واعترافِ خدمات کا انعقاد کیا گیا۔ واضح رہے کہ جناب اسماعیل ابراہیم صاحب 1 جون کو محکمہ تعلیم سے سبکدوش ہوئے، جس کے اعتراف میں اس شاندار محفل کو سجایا گیا۔ اس باوقار محفل کی صدارت معروف سماجی وتعلیمی شخصیت جناب عبدالعظیم رحمانی ملکاپوری صاحب نے فرمائی۔ انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں اسماعیل ابراہیم سر کی تعلیمی وتربیتی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک مثالی استاد اور بہترین ناظم کے طور پر سر کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے تعلیمی میدان میں سر کے گراں قدر تعاون اور سماج سازی میں ان کے کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تقریب میں بطورِ خاص شریک ایم ایسٹ وارڈ کے بیٹ آفیسر جناب اقبال شیخ صاحب نے بھی اسماعیل ابراہیم سر کے متعلق اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ سر نے اپنے دورِ ملازمت میں بالخصوص شیواجی نگر میونسپل اردو اسکول نمبر 1 میں اپنے قیام کے دوران اسکول کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں انتہائی کلیدی اور نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے اسکول کے تعلیمی معیار کو بلند کیا اور ان کی سبکدوشی محکمہ تعلیم کے لیے ایک بڑا خلا ہے۔ اس موقع پر اسکول انتظامیہ، اساتذہ کرام اور معزز مہمانانِ گرامی کی جانب سے معزز سبکدوش صدرِ مدرس کو شال، گلدستے اور مختلف نفیس تحائف وانعامات پیش کر کے ان کا شکریہ ادا کیا گیا اور ان کی خدمات کو سراہا گیا۔ الوداع کے اس جذباتی موڑ پر تمام ساتھی اساتذہ نے سر کی مستقبل کی زندگی کے لیے نیک خواہشات اور صحت وتندرستی کی دعائیں پیش کیں۔ اس تقریب میں علاقے کی کئی نامی گرامی اور ممتاز شخصیات نے شرکت کیں، جن میں جناب عبدالرحمن نظام صاحب، نذیر شیخ سر، جناب عبدالحمید صاحب، محترمہ رفعت ممتاز صاحبہ، جناب ریاض یونس، جناب مرسلین صاحب اور سر کے چھوٹے بھائی جناب نعیم صاحب خصوصی طور پر شامل رہے۔ ان تمام مقررین نے بھی اسماعیل ابراہیم صاحب کے ساتھ گزارے ہوئے وقت، ان کی خوش اخلاقی اور طالبِ علموں کے تئیں ان کی ہمدردی کی جم کر ستائش کی۔ محفل کے اختتام پر خود صدرِ مدرس جناب انصاری اسماعیل ابراہیم صاحب نے دلی جذبات کے ساتھ تمام مہمانوں، اساتذہ اور بی ایم سی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسکول میں گزرا ہوا وقت ان کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے اور وہ ساتھی اساتذہ کے تعاون کو کبھی فراموش نہیں کر پائیں گے۔ اس موقع پر اسماعیل سر کی جانب سے تمام حاضرین کے لیے ایک بہترین اور لذیذ ظہرانے (کھانے) کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ تقریب کا پورا نظم ونسق انتہائی منظم، پرسکون اور ضابطے کے تحت رہا۔ آخر میں شکریہ کے کلمات اور ملک وملت کی ترقی کی دعاؤں کے ساتھ یہ یادگار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

سیوریج پروجیکٹ کے کام کو تیزی سے اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کرنا ترجیحات

ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر کی پروجیکٹ کو تیز کرنے کیلئے اضافی افرادی قوت کی تعیناتی کی ہدایات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) سمندر میں چھوڑے جانے والے پانی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے، ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) فی الحال گھاٹ کوپر (مشرق) میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (STP) کے ڈیزائن، تعمیر، آپریشن اور دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ گھاٹ کوپر پمپنگ اسٹیشن کی اپ گریڈیشن کے منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر نے کل (11 جولائی 2026) دونوں پروجیکٹ سائٹس کا معائنہ کیا۔ گھاٹ کوپر ایس ٹی پی کے ڈیزائن، تعمیر، آپریشن اور دیکھ بھال پر کام جس کی گنجائش 337 ملین لیٹر یومیہ (MLD) ہے سیوریج پروجیکٹس ڈیپارٹمنٹ کے تحت جاری ہے۔ بنگر نے ہدایت دی کہ منصوبہ بندی کو یقینی بنایا جائے تاکہ اس منصوبے کو 31 مارچ 2027 تک مکمل کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ سیوریج پروجیکٹ کا کام تیزی سے آگے بڑھنے اور مقررہ وقت پر مکمل ہونے کو یقینی بنانے کے لیے اضافی افرادی قوت کو تعینات کیا جائے انہوں نے اس منصوبے کو منظم طریقے سے انجام دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے پروجیکٹ کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے بی ایم سی کے پورے علاقے میں بارش کے موجودہ وقفے کو استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ منصوبے کے مختلف مراحل کو ایک ساتھ مکمل کیا جائے اور اس کی بروقت تکمیل کو یقینی بنانے کے لیے تفصیلی منصوبہ بندی کی جائے۔ بنگر نے نوٹ کیا کہ منصوبہ بندی سے پہلے منصوبہ بندی کے ذریعے مکمل کرنا ممکن ہے ابھیجیت بنگر نے جاری سول اور برقی کاموں کا جائزہ لینے کے لیے گھاٹ کوپر پمپنگ اسٹیشن سائٹ کا بھی دورہ کیا۔ پمپنگ اسٹیشن کی عمارت کی مرمت، مشینری کو تبدیل کرنے، بڑھتے ہوئے مینز بچھانے اور زیادہ صلاحیت والے پمپ لگانے جیسے کام فی الحال اس سائٹ پر جاری ہیں۔ اب تک، پمپنگ اسٹیشن پراجیکٹ نے 85 فیصد جسمانی پیش رفت حاصل کر لی ہے۔ مسٹر بنگر نے ہدایت دی ہے کہ اس پمپنگ اسٹیشن پر کام جو کہ سیوریج ٹریٹمنٹ کے لیے انتہائی اہم ہے دسمبر 2026 تک مکمل کر لیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر (انجینئرنگ) ششانک بھورے، چیف انجینئر (ممبئی سیوریج ڈسپوزل پروجیکٹ) (انچارج) مسٹر اشوک مینگاڈے اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ نئے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کے آپریشنل ہونے کے بعد سمندری پانی اور سمندری زندگی کے معیار میں بہتری آئے گی۔ مزید برآں، گھاٹ کوپر، مانخورد، گوونڈی، اور چیمبور کے علاقوں میں مقیم آبادی کو اس پروجیکٹ سے فائدہ ہوگا۔ نئے پروجیکٹ کی تعمیر کے لیے سیوریج کی موجودہ سہولت کے مسلسل آپریشن اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ نئے منصوبے کی تعمیر سے پہلے، موجودہ جھیل کو صاف کرنا، ہٹائی گندگی کچرا کو ٹریٹ کرنا اور اسے مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانا ضروری ہے۔ پروجیکٹ سائٹ فی الحال ایک کریک، جنگلاتی علاقوں اور ایکو سینسیٹو زون (تھانے کریک فلیمنگو سینکوری) سے گھری ہوئی ہے۔ اضافی پروجیکٹ کی معلومات: ممبئی کے سیوریج ڈسپوزل پروجیکٹ ڈپارٹمنٹ نے 337 MLD (ملین لیٹر فی دن) صلاحیت کے گھاٹکوپر سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ڈیزائن، تعمیر اور آپریشن اور دیکھ بھال کا ٹھیکہ M/s GVPR انجینئرز لمیٹڈ کو 31 مئی 2022 کو دیا۔

ٹرمپ کے نئے صدارتی طیارے کی خفیہ معلومات لیک

نیویارک ٹائمز کے ۴ صحافی عدالت طلب

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے نئے ائیرفورس ون طیارے سے متعلق سکیورٹی خدشات کی خبریں سامنے آنے کے بعد ٹرمپ انتظامیہ نے خفیہ معلومات کے افشا کی تحقیقات تیز کر دی ہیں۔ اس سلسلے میں نیویارک ٹائمز کے ۴ صحافیوں کو عدالتی سمن جاری کئے گئے ہیں، جس سے قومی سلامتی اور صحافتی آزادی پر نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے نئے ائیرفورس ون طیارے سے متعلق سکیورٹی خدشات کی خبریں شائع ہونے کے بعد ٹرمپ انتظامیہ نے ان رپورٹس سے متعلق تحقیقات کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز کے متعدد صحافیوں کے خلاف عدالتی کارروائی شروع کر دی ہے۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق نیویارک ٹائمز کے چار صحافیوں کو عدالتی سمن جاری کیے گئے ہیں اور انہیں گرینڈ جیوری کے سامنے پیش ہو کر گواہی دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق وہائٹ ہاؤس نے اس معاملے کی تحقیقات کی ذمہ داری ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کاش پٹیل کو سونپ دی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ کاش پٹیل نے اس معاملے پر وائٹ ہاؤس میں کئی گھنٹے گزارے اور مختلف حکام سے ملاقاتیں بھی کیں۔ یہ کارروائی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے حالیہ نیٹو سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ترکیہ کا سفر نئے ائیرفورس ون طیارے میں کیا تھا، تاہم واپسی پر انہوں نے اچانک پرانے ائیرفورس ون میں سفر کیا۔ امریکی اخبار کی رپورٹ کے مطابق صدر ٹرمپ نے آخری لمحوں میں خفیہ سروس کی سفارش پر طیارہ تبدیل کیا کیونکہ نئے طیارے میں بعض اہم سکیورٹی اور انسداد دہشت گردی ٹیکنالوجی مکمل طور پر نصب نہیں تھی۔ محکمہ انصاف نے اس معاملے پر مؤقف اختیار کیا ہے کہ تحقیقات کا مقصد صحافیوں کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ ان افراد کا تعین کرنا ہے جنہوں نے حساس اور خفیہ معلومات میڈیا تک پہنچائیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق یہ معاملہ امریکہ میں قومی سلامتی، سرکاری معلومات کے افشا اور صحافتی آزادی کے درمیان توازن سے متعلق نئی بحث کو جنم دے سکتا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے نئے صدارتی طیارے (ایئرفورس ون) سے متعلق حساس سکیورٹی معلومات افشا کرنے پر امریکی محکمہ انصاف نے نیویارک ٹائمز کے چار صحافیوں کو گرینڈ جیوری کے سامنے پیش ہو کر گواہی دینے کے لیے عدالتی سمن جاری کر دیے ہیں۔ طیارے کی تبدیلی: قطر کے تحفے میں دیے گئے نئے طیارے کے بجائے، ایئرفورس ون کے ممکنہ سکیورٹی خطرات کے باعث صدر ٹرمپ نے واپسی کے لیے پرانا طیارہ استعمال کیا۔ خفیہ سروس کی سفارش: ایکسپریس نیوز کے مطابق، نئے طیارے میں اہم سکیورٹی ٹیکنالوجیز کی عدم دستیابی پر خفیہ سروس نے طیارہ بدلنے کی سفارش کی تھی۔ وائٹ ہاؤس نے اس لیک کی تحقیقات ایف بی آئی (FBI) کے ڈائریکٹر کاش پٹیل کے سپرد کی ہیں۔

چین میں ملازمت کے متلاشی افراد بے

روزگاری چھپانے کیلئے کمیونسٹ پارٹی کے مراکز میں پناہ لینے پر مجبور

بیجنگ: چین کی کمزور ہوتی جاب مارکیٹ بے روزگار پیشہ ور افراد کی بڑھتی ہوئی تعداد کو آزاد عوامی مقامات پر پناہ لینے پر مجبور کر رہی ہے، جہاں وہ ملازمتوں کی تلاش کے دوران کام کرنے والی زندگی کی ظاہری شکل کو برقرار رکھ سکتے ہیں اور بہت سے معاملات میں، اپنی بے روزگاری کو خاندان کے افراد سے چھپا سکتے ہیں۔ چین کے کئی شہروں میں، کمیونسٹ پارٹی کے کمیونٹی سروس سینٹرز، جو کبھی مقامی انتظامی سرگرمیوں کے لیے بڑے پیمانے پر استعمال ہوتے تھے، ملازمت کے متلاشیوں کے لیے عارضی کام کی جگہوں کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ مفت انٹرنیٹ تک رسائی، ایئر کنڈیشنگ، پاور آؤٹ لیٹس اور پرسکون کام کے علاقوں کی پیشکش کرتے ہوئے، یہ سہولیات کیفے اور بامعاوضہ شریک کام کرنے کی جگہوں کا متبادل بن گئی ہیں جو اپنی ملازمتیں کھونے کے بعد روزمرہ کے اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ رجحان چین کی وائٹ کالر لیبر مارکیٹ میں بڑھتے ہوئے تناؤ کی عکاسی کرتا ہے، جہاں سست معاشی ترقی، کارپوریٹ لاگت میں کمی اور مارکیٹنگ، انتظامیہ اور دیگر دفتری کاموں جیسے شعبوں میں مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال کے درمیان طویل ملازمت کی تلاش تیزی سے عام ہو گئی ہے۔ بہت سے بے روزگار پیشہ ور افراد کے لیے، یہ عوامی مراکز ریزوم بھیجنے کے لیے صرف ایک جگہ فراہم کرتے ہیں۔ وہ روزمرہ کے معمولات کو برقرار رکھنے، پیشہ ورانہ نظم و ضبط کو برقرار رکھنے اور بے روزگاری سے منسلک سماجی بدنامی سے بچنے میں مدد کرتے ہیں۔ کچھ لوگ باقاعدہ دفتری کام کی ظاہری شکل کو برقرار رکھنے کے لیے خالی جگہوں کا استعمال کرتے ہیں، جس سے وہ اپنی ملازمت کی تلاش جاری رکھتے ہوئے خاندان کے اراکین کے ساتھ مشکل گفتگو سے بچ سکتے ہیں۔ ان مراکز پر بڑھتا ہوا انحصار شہری کارکنوں کو درپیش مالی دباؤ کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ بغیر کسی مستحکم آمدنی کے، یہاں تک کہ تجارتی اداروں میں پورا دن گزارنے کے اخراجات کا جواز پیش کرنا مشکل ہو گیا ہے، جس سے مفت عوامی سہولیات ایک تیزی سے عملی آپشن بن رہی ہیں۔ چینی حکام نے پڑوس کی عوامی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے ایک وسیع مہم کے حصے کے طور پر حالیہ برسوں میں کمیونٹی سروس سینٹرز کو وسعت دی ہے۔ جب کہ اصل میں شہری اور پارٹی سے متعلق سرگرمیوں کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا، اب بہت سے لوگ مشترکہ کمیونٹی کی جگہوں کے طور پر کام کرتے ہیں جن میں پڑھنے کے کمرے، مطالعہ کے علاقے، اور کام کی جگہ کی بنیادی سہولیات رہائشیوں کے لیے کھلی ہیں۔ اس رجحان نے چینی سوشل میڈیا پر توجہ حاصل کی ہے، جہاں صارفین بہترین آلات سے لیس مقامات پر معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ یہ "کام سے کام کرنے والے" دفاتر کے پہلے ظہور کی پیروی کرتا ہے، جہاں بے روزگار کارکنان کام سے باہر ہونے کے باوجود دفتری زندگی کی شکل کو برقرار رکھنے کے لیے میز کی جگہ کے لیے ادائیگی کرتے تھے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مئی میں چین کی شہری بے روزگاری کی شرح 5.1 فیصد ہے۔ تاہم، مفت عوامی کام کی جگہوں پر بڑھتا ہوا انحصار ان چیلنجوں کی نشاندہی کرتا ہے جو بہت سے ملازمت کے متلاشیوں کو درپیش ہیں، خاص طور پر وائٹ کالر پیشہ ور افراد جن کو ملازمت کے بغیر طویل مدت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور ملک کی لیبر مارکیٹ کے کمزور ہونے کے باوجود معمول پر لانے کے لیے دباؤ بڑھ رہا ہے۔ چین میں معاشی سست روی اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری کے باعث ملازمت کے متلاشی نوجوانوں کا کمیونسٹ پارٹی کے مقامی کمیونٹی سروس مراکز کو عارضی ورک اسپیس کے طور پر استعمال کرنے کا رجحان شدت اختیار کر گیا ہے۔ ان مراکز کا رخ کرنے کی سب سے بڑی وجہ اہل خانہ اور معاشرے سے اپنی بے روزگاری کو چھپانا اور گھر سے باہر ایک باقاعدہ دفتری معمول کا بھرم برقرار رکھنا ہے۔

ایران چین کا ناگزیر شراکت دار، مگر بیجنگ تہران کی جنگ نہیں لڑے گا

بیجنگ/تہران: چین اور ایران کے درمیان قریبی اسٹریٹجک تعلقات کے باوجود ماہرین کا کہنا ہے کہ بیجنگ کبھی بھی ایران کی جانب سے کسی فوجی جنگ میں براہِ راست شریک نہیں ہوگا، کیونکہ اس کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد اپنے معاشی اور جغرافیائی مفادات کا تحفظ ہے، نہ کہ فوجی اتحادوں میں الجھنا۔ تجزیے کے مطابق ایران چین کے لیے مشرق وسطیٰ میں ایک اہم شراکت دار ہے۔ چین اپنی توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایرانی تیل پر انحصار کرتا ہے اور دونوں ممالک کے درمیان طویل المدتی اقتصادی و اسٹریٹجک تعاون کے معاہدے بھی موجود ہیں۔ تاہم بیجنگ کی اولین ترجیح علاقائی استحکام، تجارتی راستوں کا تحفظ اور عالمی منڈیوں میں تسلسل برقرار رکھنا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ چین نے بین الاقوامی سطح پر ایران کی خودمختاری کی حمایت کی ہے اور سفارتی محاذ پر تہران کا ساتھ دیا ہے، لیکن اس نے کسی بھی مرحلے پر براہِ راست فوجی مداخلت یا جنگی کارروائی کا عندیہ نہیں دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین اپنے اقتصادی مفادات کو کسی علاقائی جنگ کی نذر نہیں کرنا چاہتا۔ ماہرین کے مطابق چین کی حکمت عملی ہمیشہ عملی مفادات پر مبنی رہی ہے۔ وہ ایسے تنازعات میں ثالثی، سفارت کاری اور اقتصادی تعاون کو ترجیح دیتا ہے، جبکہ فوجی تصادم سے حتی الامکان گریز کرتا ہے۔ اسی لیے اگر ایران کسی بڑے علاقائی یا بین الاقوامی تنازع میں الجھتا ہے تو چین ممکنہ طور پر سیاسی حمایت، سفارتی سرگرمیوں اور اقتصادی تعاون تک ہی محدود رہے گا۔ تجزیے میں مزید کہا گیا ہے کہ ایران بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ چین کے ساتھ اس کی شراکت داری بنیادی طور پر اقتصادی اور تزویراتی مفادات پر مبنی ہے، نہ کہ باہمی دفاعی اتحاد پر۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے تعلقات مضبوط ہونے کے باوجود بیجنگ کسی ایسی جنگ میں شامل ہونے سے گریز کرے گا جس سے اس کے عالمی تجارتی اور اقتصادی مفادات کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو۔

ایران چین کا ناگزیر شراکت دار، مگر بیجنگ تہران کی جنگ نہیں لڑے گا

بیجنگ/تہران: چین اور ایران کے درمیان قریبی اسٹریٹجک تعلقات کے باوجود ماہرین کا کہنا ہے کہ بیجنگ کبھی بھی ایران کی جانب سے کسی فوجی جنگ میں براہِ راست شریک نہیں ہوگا، کیونکہ اس کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد اپنے معاشی اور جغرافیائی مفادات کا تحفظ ہے، نہ کہ فوجی اتحادوں میں الجھنا۔ تجزیے کے مطابق ایران چین کے لیے مشرق وسطیٰ میں ایک اہم شراکت دار ہے۔ چین اپنی توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایرانی تیل پر انحصار کرتا ہے اور دونوں ممالک کے درمیان طویل المدتی اقتصادی و اسٹریٹجک تعاون کے معاہدے بھی موجود ہیں۔ تاہم بیجنگ کی اولین ترجیح علاقائی استحکام، تجارتی راستوں کا تحفظ اور عالمی منڈیوں میں تسلسل برقرار رکھنا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ چین نے بین الاقوامی سطح پر ایران کی خودمختاری کی حمایت کی ہے اور سفارتی محاذ پر تہران کا ساتھ دیا ہے، لیکن اس نے کسی بھی مرحلے پر براہِ راست فوجی مداخلت یا جنگی کارروائی کا عندیہ نہیں دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین اپنے اقتصادی مفادات کو کسی علاقائی جنگ کی نذر نہیں کرنا چاہتا۔ ماہرین کے مطابق چین کی حکمت عملی ہمیشہ عملی مفادات پر مبنی رہی ہے۔ وہ ایسے تنازعات میں ثالثی، سفارت کاری اور اقتصادی تعاون کو ترجیح دیتا ہے، جبکہ فوجی تصادم سے حتی الامکان گریز کرتا ہے۔ اسی لیے اگر ایران کسی بڑے علاقائی یا بین الاقوامی تنازع میں الجھتا ہے تو چین ممکنہ طور پر سیاسی حمایت، سفارتی سرگرمیوں اور اقتصادی تعاون تک ہی محدود رہے گا۔ تجزیے میں مزید کہا گیا ہے کہ ایران بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ چین کے ساتھ اس کی شراکت داری بنیادی طور پر اقتصادی اور تزویراتی مفادات پر مبنی ہے، نہ کہ باہمی دفاعی اتحاد پر۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے تعلقات مضبوط ہونے کے باوجود بیجنگ کسی ایسی جنگ میں شامل ہونے سے گریز کرے گا جس سے اس کے عالمی تجارتی اور اقتصادی مفادات کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو۔

نیتن یاہو کی عالمی سطح پر رسوائی، دوسرے بیٹے نے بھی باپ کا نام ہٹا دیا

اسرائیلی اخبار کے مطابق اسرائیل میں قانونی طور پر نام کی تبدیلی کے بعد اسے کم از کم سات سال تک دوبارہ تبدیل نہیں کیا جاسکتا

اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی عالمی سطح پر شدید تنقید اور غزہ میں جاری جنگ کے باعث ان کے خاندان کے افراد بھی اپنی شناخت چھپانے کی کوششوں میں مصروف دکھائی دینے لگے ہیں۔ اسرائیلی اخبار ہارٹز اور ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق وزیراعظم نیتن یاہو کے بڑے بیٹے یائر نیتن یاہو نے قانونی طور پر اپنا نام تبدیل کر کے یوناتان ہون رکھ لیا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی عالمی سطح پر شدید تنقید اور غزہ میں جاری جنگ کے باعث ان کے خاندان کے افراد بھی اپنی شناخت چھپانے کی کوششوں میں مصروف دکھائی دینے لگے ہیں۔ اسرائیلی اخبار ہارٹز اور ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق وزیراعظم نیتن یاہو کے بڑے بیٹے یائر نیتن یاہو نے قانونی طور پر اپنا نام تبدیل کر کے یوناتان ہون رکھ لیا ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ نام کی یہ تبدیلی عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے عوامی ردِعمل اور نیتن یاہو خاندان سے وابستگی کے باعث پیدا ہونے والی مشکلات سے بچنے کے لیے کی گئی ہے۔ بعد ازاں اخبار کے مطابق یائر نیتن یاہو نے یہ تبدیلی تقریباً ڈھائی سال قبل کی تھی، تاہم یہ معاملہ اس وقت منظر عام پر آیا جب اسرائیلی ٹیکس اتھارٹی کے سرکاری دستاویزات سامنے آئے، جن میں ان کا نیا قانونی نام درج تھا۔ مزید برآں رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نیتن یاہو کے دوسرے بیٹے اویز نیتن یاہو بھی چند سال قبل اپنا نام تبدیل کر چکے ہیں، تاہم اس حوالے سے مزید تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ اسرائیلی اخبار کے مطابق اسرائیل میں قانونی طور پر نام کی تبدیلی کے بعد اسے کم از کم سات سال تک دوبارہ تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم یہ واضح نہیں ہے کہ یائر نیتن یاہو مستقبل میں عوامی طور پر نئے نام کے ساتھ پہچانے جانا چاہتے ہیں یا انہوں نے یہ تبدیلی کسی اور مقصد کے لیے کی ہے، کیونکہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر وہ اب بھی اپنا پرانا نام استعمال کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ رپورٹ کے مطابق یوناتان نام یائر کے چچا یوناتان (یونی) نیتن یاہو سے منسوب ہے، جو ۱۹۷۶ء میں یوگنڈا کے شہر اینٹبے میں ایک فوجی آپریشن کے دوران مارے گئے تھے۔ جبکہ ہون یائر کے نانا شموئیل بین آرٹزی کا خاندانی نام تھا۔ شموئیل بین آرٹزی پہلے سموئیل ہون کے نام سے جانے جاتے تھے، بعد میں انہوں نے اپنا نام عبرانی انداز میں تبدیل کیا۔ ہارٹز کے مطابق یائر نیتن یاہو گزشتہ کئی برسوں سے مختلف سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر ہون نام استعمال کرتے رہے ہیں، تاہم یہ واضح نہیں ہو سکا کہ انہوں نے اب اسے سرکاری طور پر اپنانے کا فیصلہ کیوں کیا۔ دریں اثناء ۳۴ سالہ یائر نیتن یاہو دائیں بازو کے سیاسی کارکن اور پوڈکاسٹر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ گزشتہ کئی برسوں سے امریکی ریاست فلوریڈا میں مقیم ہیں۔ انہیں سوشل میڈیا پر اپنے سخت سیاسی مؤقف، متنازع بیانات اور یورپ و امریکا کی دائیں بازو کی شخصیات سے روابط کے باعث بھی جانا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے باعث نیتن یاہو کو عالمی سطح پر شدید تنقید کا سامنا ہے۔

اقوام متحدہ سے ۱۹۷۱ء کے بنگلہ دیش نسل کشی کو باضابطہ تسلیم کرنے کا مطالبہ زور پکڑ گیا

نیویارک/ڈھاکا: اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ 1971 میں بنگلہ دیش میں ہونے والے مبینہ مظالم کو باضابطہ طور پر نسل کشی (جینوسائیڈ) قرار دیا جائے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے نہ صرف تاریخی حقائق کو عالمی سطح پر تسلیم کیا جائے گا بلکہ متاثرین اور ان کے اہل خانہ کو انصاف کی علامتی توثیق بھی حاصل ہوگی۔ تجزیے کے مطابق مارچ سے دسمبر 1971 کے دوران اُس وقت کے مشرقی پاکستان میں بڑے پیمانے پر قتل عام، جبری نقل مکانی، جنسی تشدد اور دیگر سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے واقعات پیش آئے۔ متعدد محققین اور انسانی حقوق کی تنظیمیں ان واقعات کو نسل کشی قرار دیتی ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اس کی بین الاقوامی سطح پر باضابطہ شناخت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے باضابطہ اعتراف صرف ماضی کے واقعات کو تسلیم کرنے کا معاملہ نہیں بلکہ یہ عالمی انصاف، احتساب اور مستقبل میں ایسے جرائم کی روک تھام کے لیے بھی اہم قدم ہوگا۔ ماہرین کے مطابق تاریخی حقائق کو نظر انداز کرنے سے متاثرہ برادریوں کی تکالیف مزید گہری ہوتی ہیں۔

امداد میں تخفیف سے دس لاکھ ضرورتمند خواتین و لڑکیاں متاثر

چین پر تیزی سے اسلحہ بڑھانے کا الزام

صنفی مساوات کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے (یو این ویمن) نے خبردار کیا ہے کہ امدادی وسائل میں خطرناک حد تک کمی کے باعث بحران زدہ علاقوں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والی تنظیمیں سخت مشکلات کا شکار ہیں اور ڈیڑھ سال میں ۱۰ لاکھ خواتین اور لڑکیاں ضروری انسانی امداد سے محروم ہو گئی ہیں۔ صنفی مساوات کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے (یو این ویمن) نے خبردار کیا ہے کہ امدادی وسائل میں خطرناک حد تک کمی کے باعث بحران زدہ علاقوں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والی تنظیمیں سخت مشکلات کا شکار ہیں اور ڈیڑھ سال میں ۱۰ لاکھ خواتین اور لڑکیاں ضروری انسانی امداد سے محروم ہو گئی ہیں۔ اس مسئلے پر ادارے کی تازہ ترین رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ خواتین اور لڑکیوں کو بنیادی خدمات فراہم کرنے والی تنظیمیں شدید مالی بحران کے باعث اپنے پروگرام محدود یا مکمل طور پر بند کرنے پر مجبور ہیں جبکہ دنیا بھر میں انسانی امداد کی ضرورت اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ واضح رہے کہ دنیا بھر میں ۱۲ کروڑ خواتین اور لڑکیوں کو انسانی امداد اور تحفظ کی ضرورت ہے لیکن مقامی سطح پر انہیں مدد پہنچانے والی خواتین کی تنظیمیں وسائل کی شدید قلت کا شکار ہیں جبکہ وہ اکثر ایسے علاقوں میں بھی خدمات انجام دیتی ہیں جہاں بین الاقوامی اداروں کی رسائی ممکن نہیں ہوتی۔ خواتین کی تنظیمیں افغانستان، جمہوریہ کانگو اور ہیٹی سمیت دنیا کے بدترین انسانی بحرانوں میں لوگوں کی مدد کے لیے اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ یو این ویمن میں امدادی کارروائیوں کے شعبے کی سربراہ صوفیہ کالٹورپ نے کہا ہے کہ ان تنظیموں سے واپس لیا جانے والا ہر ڈالر دراصل جنگی حالات میں جنسی تشدد کا شکار خواتین اور لڑکیوں، بے گھر ماؤں، تعلیم سے محروم لڑکیوں اور بقا کی جنگ لڑنے والی پوری برادریوں سے چھین لیا جاتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ امدادی ادارے اور ان کے شراکت دار ایسے وقت اپنے پروگرام محدود کرنے پر مجبور ہیں جب ان خدمات کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے۔ امدادی تنظیموں کی قیادت کرنے والی بہت سی خواتین خود بھی جنگ، بدامنی یا نقل مکانی جیسے حالات سے گزر رہی ہیں۔ تقریباً دو تہائی تنظیموں نے بتایا کہ ان کا عملہ ضروری خدمات برقرار رکھنے کے لیے اجرتوں کے بغیر کام کر رہا ہے۔ تقریباً نصف تنظیموں نے اپنے عملے میں ذہنی اور جسمانی تھکن میں اضافے کی نشاندہی کی جبکہ ۸۸ فیصد نے بتایا کہ وہ جن خواتین اور لڑکیوں کی مدد کر رہی ہیں ان کی ذہنی صحت بھی مسلسل خراب ہو رہی ہے۔ امدادی وسائل کی کمی کے اثرات اب براہ راست بحران زدہ علاقوں میں محسوس کیے جا رہے ہیں۔

چین کی نایاب معدنیات کی دوڑ سے دریائے میکانگ آلودہ، جنوب مشرقی ایشیا کیلئے سنگین خطرات

بیجنگ/بینکاک: چین میں نایاب معدنیات (ریئر ارتھ) کی تیز رفتار کان کنی اور ریفائننگ کی سرگرمیوں نے دریائے میکانگ کے ماحولیاتی نظام کے لیے شدید خطرات پیدا کر دیے ہیں، جس کے اثرات جنوب مشرقی ایشیا کے لاکھوں افراد کی خوراک، روزگار اور پانی کے وسائل پر مرتب ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق دریائے میکانگ تقریباً سات کروڑ افراد کی زندگی کا بنیادی سہارا ہے۔ اس دریا پر ماہی گیری، زراعت اور مقامی معیشت کا انحصار ہے، تاہم چین میں ریئر ارتھ معدنیات کے بڑھتے ہوئے استخراج کے باعث زہریلے کیمیائی مادے اور صنعتی آلودگی دریا کے نظام کو متاثر کر رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ریئر ارتھ معدنیات جدید ٹیکنالوجی، برقی گاڑیوں، ونڈ ٹربائنز، اسمارٹ فونز اور دفاعی صنعت میں استعمال ہوتی ہیں، جس کے باعث ان کی عالمی طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طلب کو پورا کرنے کے لیے چین نے پیداوار میں نمایاں اضافہ کیا ہے، لیکن اس عمل کے ماحولیاتی نتائج پر بڑھتی ہوئی تشویش سامنے آ رہی ہے۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ کان کنی اور ریفائننگ کے دوران استعمال ہونے والے کیمیائی مادے زیر زمین پانی، دریاؤں اور زرعی اراضی کو آلودہ کر سکتے ہیں، جس سے مچھلیوں کی افزائش، زرعی پیداوار اور مقامی آبادی کی صحت متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر ماحولیاتی تحفظ کے مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو اس کے اثرات صرف چین تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ میکانگ دریا سے وابستہ جنوب مشرقی ایشیا کے متعدد ممالک بھی اس آلودگی کی زد میں آ سکتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ صاف توانائی اور جدید ٹیکنالوجی کی عالمی دوڑ کے درمیان ریئر ارتھ معدنیات کی اہمیت میں اضافہ ضرور ہوا ہے، تاہم پائیدار ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ان معدنیات کی پیداوار ماحولیاتی تحفظ اور مقامی آبادی کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جائے۔ چین کی جانب سے نایاب معدنیات کی تیز رفتار کان کنی اور اس کے زہریلے فضلے نے دریائے میکانگ اور اس کے معاون دریاؤں کو شدید آلودہ کر دیا ہے، جس سے جنوب مشرقی ایشیا کے 7 کروڑ سے زائد افراد کی زندگی، خوراک اور معیشت کو سنگین خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

پاکستان کو بڑھتے قرضوں، کمزور معیشت اور ساختی مسائل کا سامنا

اسلام آباد: پاکستان کی معیشت کو بڑھتے ہوئے قرضوں، کمزور ٹیکس نظام، محدود برآمدات اور مسلسل مالیاتی دباؤ جیسے گہرے ساختی مسائل کا سامنا ہے، جس کے باعث ملک کی پائیدار اقتصادی بحالی ایک بڑا چیلنج بنی ہوئی ہے۔ تجزیے کے مطابق حالیہ برسوں میں مہنگائی میں نسبتاً کمی اور بعض معاشی اشاریوں میں بہتری کے باوجود بنیادی مسائل جوں کے توں موجود ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بیرونی قرضوں پر انحصار، کمزور مالیاتی نظم و نسق، محدود صنعتی پیداوار اور برآمدات میں سست روی معیشت کی طویل مدتی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے مجموعی سرکاری قرضوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ قرضوں کی ادائیگی پر آنے والے اخراجات حکومتی وسائل کا بڑا حصہ استعمال کر رہے ہیں۔ اس صورتحال نے ترقیاتی منصوبوں اور عوامی خدمات پر سرمایہ کاری کی گنجائش کو محدود کر دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق ملک کو بار بار بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے امداد حاصل کرنے کی ضرورت پیش آتی رہی ہے، تاہم دیرپا استحکام کے لیے ٹیکس اصلاحات، برآمدات میں اضافہ، توانائی کے شعبے کی بہتری، پیداواری صلاحیت میں اضافے اور نجی سرمایہ کاری کے فروغ جیسے بنیادی اقدامات ناگزیر ہیں۔ تجزیے میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر ساختی اصلاحات پر مؤثر عملدرآمد نہ کیا گیا تو معاشی بحالی عارضی ثابت ہو سکتی ہے اور پاکستان کو مستقبل میں دوبارہ مالیاتی بحرانوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

امریکہ نے ۲ طیارہ بردار بحری جہاز ایران کے قریب تعینات کئے

یو ایس ایس ابراہم لنکن اور یو ایس ایس جارج ایچ ڈبلیو بش خلیج عمان میں داخل ہوئے، سینٹرل کمان کا تبصرہ سے انکار۔ خطے میں ایک بار پھر کشیدگی بڑھنے کے ساتھ ہی امریکی بحریہ نے ایران کے قریب اپنے ۲ طیارہ بردار بحری جہاز یو ایس ایس ابراہم لنکن اور یو ایس ایس جارج ایچ ڈبلیو بش تعینات کر دیے۔ بحری نقل و حرکت پر نظر رکھنے والے اداروں کے مطابق دونوں بحری جہاز گزشتہ روز خلیج عمان میں داخل ہوئے۔ نیویارک پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق اس اقدام کا مقصد آبنائے ہرمز کے اطراف سکیورٹی کو مزید مضبوط کرنا اور ضرورت پڑنے پر تہران پر دباؤ بڑھانا ہو سکتا ہے۔ یہ تعیناتی ایسے وقت میں کی گئی ہے جب آبنائے ہرمز میں تجارتی جہاز رانی پر حملوں کے خدشات بڑھ رہے ہیں، عالمی سطح پر تیل کی تقریباً ۲۰ فیصد ترسیل اسی اہم آبی گزرگاہ کے ذریعے ہوتی ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی اس وقت دوبارہ شدت اختیار کر گئی جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان عارضی جنگ بندی ختم ہو چکی ہے، اگرچہ مذاکرات کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ اس کے بعد امریکہ نے ایران پر خطے میں ۳ آئل ٹینکروں پر حملوں کا الزام عائد کیا اور ایرانی فوجی تنصیبات پر حملے کیے۔ جواباً ایران نے ۲ روز قبل خلیجی ممالک میں موجود امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق بدھ اور جمعرات کو ایران کے ۹ شہروں میں کیے گئے امریکی حملوں میں تقریباً ۱۷ افراد ہلاک ہوئے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے مشرق وسطیٰ میں امریکی بحریہ کے ۲۰ سے زائد جنگی جہاز تعینات کر رکھے ہیں۔ سینٹ کام کے مطابق بحری قوت میں اس اضافے کا مقصد خطے کی سلامتی کو فروغ دینا اور استحکام برقرار رکھنا ہے۔ سینٹ کام نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکی بحریہ کے ۲۰ سے زائد جنگی جہاز مشرق وسطیٰ کے مختلف سمندری علاقوں میں گشت کر رہے ہیں، جبکہ سینٹ کام کی افواج خطے کی سلامتی اور استحکام کو فروغ دینے کے مشن پر عمل پیرا ہیں۔ جب سینٹ کام سے پوچھا گیا کہ آیا یہ تعیناتی ایران کی معیشت کو ماضی میں نقصان پہنچانے والی بحری ناکہ بندی دوبارہ شروع کرنے سے متعلق ہے؟ تو اس نے آپریشنل معاملات پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا، تاہم دونوں طیارہ بردار بحری جہاز ایران کے میزائلوں کی ممکنہ مار کی حدود میں دیکھے گئے، جس کے باعث ان کیلئے خطرات میں اضافہ ہوا ہے۔ فاؤنڈیشن فار ڈیفنس آف ڈیموکریسیز کے سینئر فیلو اور ریٹائرڈ ریئر ایڈمرل مارک مونٹگمری نے نیویارک پوسٹ سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ افواج کی نقل و حرکت معمول کا حصہ ہوتی ہے، لیکن جب بحری جہازوں کو ناکہ بندی یا آبنائے ہرمز سے گزرنے والے بحری راستوں کی معاونت کے لیے تیار کیا جاتا ہے تو وہ عموماً طور پر ایرانی خطے کے زیادہ قریب آ جاتے ہیں۔ امریکی بحریہ کی موجودگی میں اضافہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ امریکہ کی توجہ آبنائے ہرمز کے کنٹرول پر ہے تاکہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں کو قابو میں رکھا جاسکے۔

چین کے پیسفک میزائل لانچ نے علاقائی خطرے کی گھنٹی بجادی!

بحرالکاہل میں ایٹمی طاقت سے چلنے والی آبدوز سے ڈمی وارہیڈ کے ساتھ طویل فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل کے تجربے نے علاقائی پریشانیوں کو پھر سے بڑھا دیا ہے

چین کی جانب سے پیر کے روز بحرالکاہل میں ایٹمی طاقت سے چلنے والی آبدوز سے ڈمی وارہیڈ کے ساتھ طویل فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل کے تجربے نے علاقائی پریشانیوں کو پھر سے بڑھا دیا ہے۔ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جاپان اور دیگر نے اس اقدام کو عدم استحکام اور اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ بیجنگ کا اصرار ہے کہ لانچ معمول کی تربیت تھی، لیکن اس کا وقت اور مقام [جنوبی بحرالکاہل کے نیوکلیئر فری زون کے اندر] غیر متزلزل جیو پولیٹیکل سگنلز رکھتے ہیں۔ چین نے ٹیسٹ کیوں کیا؟ چین کی پیپلز لبریشن آرمی نیوی نے لانچ کو اپنے سالانہ فوجی تربیتی سائیکل کا حصہ قرار دیتے ہوئے بین الاقوامی قانون کی تعمیل پر زور دیا اور اس بات سے انکار کیا کہ اس نے کسی مخصوص ملک کو نشانہ بنایا ہے۔ تزویراتی پیغام رسانی: یہ تجربہ چینگ ڈاؤ کے قریب چین اور روس کے درمیان مشترکہ بحری مشقوں کے ساتھ ہوا، جس نے ماسکو کے ساتھ فوجی طاقت اور ہم آہنگی کو ظاہر کرنے کے بیجنگ کے ارادے کی نشاندہی کی۔ تکنیکی مظاہر: تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ یہ میزائل JL-3 ہو سکتا ہے، جو براعظم امریکہ تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس سے چین کی پیش قدمی آبدوز سے شروع کی گئی نیوکلیئر ڈیٹرنٹ کو نمایاں کیا گیا ہے۔ جیو پولیٹیکل ٹائمنگ: لانچ اسی دن ہوا جب آسٹریلیا اور فجی نے ایک دفاعی معاہدے پر دستخط کیے جس کا مقصد بحرالکاہل میں چینی اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنا تھا، یہ تجویز کرتا ہے کہ بیجنگ پڑوسیوں کو اپنی فوجی رسائی کی یاد دلانا چاہتا ہے۔ دنیا کیوں پریشان ہے۔ سب سے پہلے یہ اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ میزائل جنوبی بحرالکاہل کے نیوکلیئر فری زون میں گرا، جو 1986 میں راروٹونگا کے معاہدے کے ذریعے قائم کیا گیا تھا۔ چین نے 1987 میں پروٹوکول کی توثیق کی کہ وہاں جوہری ہتھیاروں کا تجربہ نہیں کیا جائے گا، اس لانچ کو علامتی طور پر پریشان کن بنا دیا گیا یہاں تک کہ اگر وارہیڈ ڈمی ہی کیوں نہ ہو۔ دوم یہ ایک غیر مستحکم سگنل ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ پینی وونگ نے اس ٹیسٹ کو "غیر مستحکم" قرار دیتے ہوئے متنبہ کیا کہ اس طرح کی کارروائیوں سے خطے میں "امن کا سمندر" رہنے کی کوشش میں غلط حساب کتاب کا خطرہ ہے۔ نیوزی لینڈ نے لانچ کو "ناپسندیدہ اور تشویشناک" قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی اور نوٹیفکیشن کے چند گھنٹوں کے اندر اندر کیا گیا۔ جاپان نے "سنگین تشویش" کا اظہار کرتے ہوئے چین پر نظر ثانی کرنے پر زور دیا۔ بڑا تناظر شاید چین کی جوہری توسیع ہے۔ پینٹاگون کا تخمینہ ہے کہ 2023 میں چین کے پاس 500 سے زیادہ آپریشنل نیوکلیئر وار ہیڈز تھے، جن کی تعداد 2030 تک 1,000 سے تجاوز کر جائے گی۔ پیسفک پاور سٹرگل: یہ لانچ بحرالکاہل میں چین اور مغربی ممالک سے منسلک ممالک کے درمیان اثر و رسوخ کے لیے بڑھتے ہوئے مقابلے کو نمایاں کرتا ہے، جہاں چھوٹے جزیرے کی ریاستیں سیکیورٹی کے وعدوں اور عسکریت پسندی کے خدشات کے درمیان پھنس جاتی ہیں۔ نیز یہ لانچ 2024 کی سنگین بازگشت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ چین نے آخری بار ستمبر 2024 میں اسی طرح کا تجربہ کیا تھا، جو کئی دہائیوں میں بین الاقوامی پانیوں کے اوپر یہ پہلا تجربہ تھا، جو اپنی سرحدوں سے باہر جوہری صلاحیت کے پٹھوں کو موڑنے کے لیے نئی آمادگی کا اشارہ دیتا ہے۔ خطرات اور مضمرات۔ اس قسم کے واقعہ میں اصولی خطرہ بڑھنے کا خطرہ ہے۔ یہاں تک کہ ایک ڈمی وارہیڈ کے ساتھ، اس طرح کے ٹیسٹ اعتماد کو ختم کرتے ہیں اور غلط تشریح کا خطرہ بڑھاتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ویڈیو: جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی

قومی آواز کے پروگرام 'میری بات' میں سید خرم رضا نے امریکہ، ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی کے عالمی معیشت، توانائی، سفارت کاری اور عام شہریوں پر پڑنے والے اثرات کا تجزیہ پیش کیا۔ چار ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے جب مشرقِ وسطیٰ ایک بار پھر ایسی جنگ کی لپیٹ میں آیا جس نے نہ صرف خطے بلکہ پوری دنیا کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی نے عالمی سیاست، عالمی معیشت اور بین الاقوامی سلامتی کے پورے ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا۔ اگرچہ جنگ بندی کی متعدد کوششیں ہوئیں، مذاکرات کے کئی دور چلے، لیکن آج بھی یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ کیا یہ تنازع واقعی ختم ہونے جا رہا ہے یا دنیا ایک اور بڑی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے؟ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس بحران سے قبل عمان میں سفارتی رابطے جاری تھے۔

سید خرم رضا

قومی آواز کے پروگرام 'میری بات' میں سید خرم رضا نے امریکہ، ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی کے عالمی معیشت، توانائی، سفارت کاری اور عام شہریوں پر پڑنے والے اثرات کا تجزیہ پیش کیا۔ چار ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے جب مشرقِ وسطیٰ ایک بار پھر ایسی جنگ کی لپیٹ میں آیا جس نے نہ صرف خطے بلکہ پوری دنیا کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی نے عالمی سیاست، عالمی معیشت اور بین الاقوامی سلامتی کے پورے ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا۔ اگرچہ جنگ بندی کی متعدد کوششیں ہوئیں، مذاکرات کے کئی دور چلے، لیکن آج بھی یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ کیا یہ تنازع واقعی ختم ہونے جا رہا ہے یا دنیا ایک اور بڑی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے؟ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس بحران سے قبل عمان میں سفارتی رابطے جاری تھے۔ مختلف ذرائع کے مطابق کشیدگی کم کرنے، ممکنہ تصادم کو روکنے اور مذاکرات کے ذریعے مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ لیکن سفارت کاری کی میز پر ہونے والی بات چیت زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی اور حالات اچانک فوجی تصادم کی طرف بڑھ گئے۔ یہی وہ لمحہ تھا جب دنیا کو احساس ہوا کہ مشرقِ وسطیٰ میں امن کا راستہ کتنا نازک اور غیر یقینی ہے۔ ابتدائی دنوں میں عالمی مبصرین کی ایک بڑی تعداد کا خیال تھا کہ امریکہ اور اسرائیل اپنی عسکری برتری، جدید ٹیکنالوجی اور فضائی قوت کے باعث جلد ہی ایران کو دفاعی پوزیشن اختیار کرنے پر مجبور کر دیں گے۔ لیکن واقعات نے یہ تاثر مکمل طور پر درست ثابت نہیں ہونے دیا۔ ایران نے مختلف طریقوں سے جواب دیا اور یہ واضح کیا کہ وہ صرف دفاع تک محدود رہنے کے بجائے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے جوابی کارروائی کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس کے بعد جنگ ایک ایسے مرحلے میں داخل ہوئی جہاں ہر حملے کے جواب میں ایک نیا حملہ سامنے آنے لگا اور کشیدگی مسلسل بڑھتی گئی۔

اس تنازع کا ایک اہم پہلو خلیج فارس میں موجود امریکی فوجی تنصیبات اور اڈے بھی رہے۔ ایران نے متعدد مواقع پر یہ پیغام دینے کی کوشش کی کہ اگر اس کی سرزمین یا مفادات کو نشانہ بنایا گیا تو وہ خطے میں موجود امریکی مفادات کو بھی محفوظ نہیں رہنے دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ خلیجی ممالک بھی شدید دباؤ کا شکار ہوئے۔ ان ممالک نے برسوں سے اپنی سلامتی کے لیے امریکہ کے ساتھ دفاعی تعاون کو بنیادی ستون سمجھا تھا، لیکن جنگ کے دوران انہیں پہلی مرتبہ یہ احساس ہوا کہ کسی بھی بڑے تصادم کی صورت میں وہ خود بھی براہِ راست خطرات سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس جنگ نے صرف حکومتوں کو نہیں بلکہ عوامی رائے کو بھی متاثر کیا۔ عرب اور مسلم دنیا کے مختلف حصوں میں ایران کے بارے میں رائے میں تبدیلی دیکھی گئی۔ اس تبدیلی کی بنیادی وجہ صرف ایران کی عسکری حکمت عملی نہیں تھی بلکہ اس سے کہیں زیادہ اہم عنصر فلسطین، خصوصاً غزہ میں جاری انسانی بحران تھا۔ گزشتہ برسوں میں غزہ میں ہونے والی تباہی، عام شہریوں کی ہلاکتیں، بے گھر ہونے والے لاکھوں افراد اور انسانی حقوق سے متعلق سوالات نے مسلم دنیا کے عوام میں اسرائیل اور اس کے اہم اتحادی امریکہ کے خلاف شدید غصہ پیدا کیا۔ اسی تناظر میں ایران کو ایک ایسے ملک کے طور پر دیکھا جانے لگا جو اسرائیل کے مقابلے میں کھڑا ہے، چاہے اس کی

علاقائی پالیسیاں بحث کا موضوع کیوں نہ ہوں۔ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ جنگیں صرف محاذ پر نہیں لڑی جاتیں بلکہ اطلاعات، بیانیے اور میڈیا کے میدان میں بھی جاری رہتی ہیں۔ ہر فریق اپنی کامیابیوں کو نمایاں طور پر پیش کرتا ہے، مخالف کے نقصانات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور اپنی ناکامیوں کو کم سے کم دکھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لیے کسی بھی جنگ کے دوران سامنے آنے والی ہر خبر کو احتیاط سے دیکھنے اور متعدد مستند ذرائع سے جانچنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جدید دور میں اطلاعات کی جنگ بعض اوقات گولیوں کی جنگ سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اس تنازع کا ایک اور اہم پہلو عالمی معیشت ہے۔ ایران دنیا کے اہم توانائی پیدا کرنے والے ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ اگر خطے میں جنگ طویل ہو جائے یا تیل اور گیس کی ترسیل متاثر ہو تو اس کے اثرات صرف مشرقِ وسطیٰ تک محدود نہیں رہتے بلکہ ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ سمیت پوری دنیا میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ، مہنگائی، شپنگ انشورنس کی لاگت میں اضافہ اور سپلائی چین میں رکاوٹیں ایسے عوامل ہیں جو دنیا کی ہر معیشت کو متاثر کر سکتے ہیں۔

اسی تناظر میں آبنائے ہرمز کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ دنیا کے سمندری راستے سے منتقل ہونے والے تیل کا ایک بڑا حصہ اسی تنگ آبی گزرگاہ سے گزرتا ہے۔ اگر یہاں کشیدگی بڑھ جائے یا جہاز رانی متاثر ہو تو عالمی منڈیوں میں فوری بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آبنائے ہرمز کو محض ایک جغرافیائی راستہ نہیں بلکہ عالمی معیشت کی شہ رگ کہا جاتا ہے۔ اس راستے کی سلامتی صرف ایران، امریکہ یا خلیجی ممالک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری دنیا کے معاشی استحکام سے جڑی ہوئی ہے۔ جنگ کے دوران مختلف قسم کی قیاس آرائیاں بھی سامنے آتی رہیں۔ بعض حلقوں نے اس تنازع کو داخلی سیاسی مسائل سے جوڑا، بعض نے عالمی طاقتوں کے مفادات کو اس کا سبب قرار دیا، جبکہ کچھ لوگوں نے مختلف سازشی نظریات بھی پیش کیے۔ مثال کے طور پر بعض تبصروں میں اپسٹین فائلز جیسے موضوعات کو بھی اس جنگ سے جوڑنے کی کوشش کی گئی۔ اصل سوال یہ ہے کہ آگے کیا ہوگا؟ کیا امریکہ اور ایران کسی ایسے معاہدے تک پہنچ سکیں گے جو مستقل امن کی بنیاد بنے؟ کیا اسرائیل اور ایران کے درمیان تصادم کم ہوگا؟ یا پھر یہ کشیدگی ایک طویل پراکسی جنگ کی شکل اختیار کر لے گی؟ ان سوالات کا جواب فی الحال کسی کے پاس نہیں۔ لیکن ایک بات یقینی ہے کہ جنگ جتنی لمبی ہوگی، نقصان اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ سب سے زیادہ قیمت عام لوگ ادا کرتے ہیں۔ فوجی، بچے، خواتین، بزرگ، بے گھر ہونے والے خاندان، تباہ ہونے والے اسپتال، بند ہوتے اسکول اور برباد ہوتی معیشتیں کسی بھی جنگ کا اصل چہرہ ہوتی ہیں۔ سیاسی قیادتیں بدل جاتی ہیں، حکومتیں آتی جاتی ہیں، لیکن جنگ کے زخم نسلوں تک باقی رہتے ہیں۔

دنیا کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ طاقت کے ذریعے وقتی برتری حاصل کی جا سکتی ہے، لیکن پائیدار امن صرف مذاکرات، سفارت کاری اور باہمی اعتماد سے ہی قائم ہوتا ہے۔ اگر عالمی طاقتیں اپنے اختلافات کو مذاکرات کی میز پر حل کرنے میں ناکام رہیں تو اس کے نتائج صرف ایک خطے تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پوری دنیا کو اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔ جس بڑی تعداد میں ایرانی عوام نے اپنے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے جنازے کی تقریب میں شرکت کی اس نے ایران میں ان کی مقبولیت پر مہر ثبت کر دی ہے اور ایک مرتبہ پھر ایران میں امریکہ اور اسرائیل مخالف نفرتوں کو اجاگر کر دیا ہے۔ آخر میں ساحر لدھیانوی کے وہ اشعار یاد آتے ہیں جو جنگ کی ہولناکی کو چند لفظوں میں بیان کر دیتے ہیں، جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے، جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی۔ آگ اور خون آج بخشے گی، بھوک اور احتیاج کل دے گی۔ شاید آج بھی دنیا کو اسی پیغام کی ضرورت ہے کہ جنگ میں کوئی حقیقی فاتح نہیں ہوتا۔ اگر کوئی چیز جیتتی ہے تو وہ صرف تباہی، نفرت اور انسانی المیہ ہوتا ہے، اور اگر کچھ ہارتا ہے تو وہ انسان، انسانیت اور امن ہوتا ہے۔

جنگ کی یادگاریں جنگ کو یاد رکھنے کا ذریعہ ہوتی ہیں یا جنگ میں دی گئی قربانیوں کو؟ دونوں کو یاد رکھنا کیوں ضروری ہے؟ کیا جنگ مسئلے کا حل ہوتی ہے؟ کیا جنگ مسئلہ حل کر سکتی ہے؟ امیت رائے بھارت کے شہر جمشید پور سے بیٹی کے داخلے کے لئے امریکہ آئے ہیں۔ واشنگٹن میں ان کا قیام تفریحی ہے۔ تفریحی ٹرپ میں جنگی یادگار پر آنے کی کیوں سوجھی؟ بولے۔ ''ٹورسٹ کے ساتھ آیا ہوں'۔ ان کے بقول، 'پاکستان اور بھارت میں کوئی جنگ نہیں چاہتا۔ آپ کسی سے بھی پوچھ لیجئے۔ اسی لئے 'بجرنگی بھائی جان' اتنی مقبول ہوئی۔ بیوٹی فل مووی'۔ ان کا خیال ہے کہ جنگ کی یادگاریں تاریخ سے سبق سیکھنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ لیکن، ان کے بقول، سیاستدان ان سے اپنا ہی الو سیدھا کرتے ہیں۔ مگر جس سپاہی نے جنگ کے میدان میں اپنی جان داؤ پر لگائی ہو، کیا اسے بھی ایسا ہی محسوس ہوتا ہے؟ ویت نام جنگ میں امریکی فوج کا حصہ رہنے والے جیمز گیفرڈ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے اس دور میں ویت نام کی نیشنل لبریشن فرنٹ کے مظالم دیکھے ہوتے تو وہ کبھی ویتنام جنگ کو غیر ضروری نہ کہتا۔ گیفرڈ کو فخر ہے کہ انہوں نے اپنے ملک کی خدمت کی؛ اور یہ کہ اگر وقت پڑا، تو دوبارہ بھی ایسا کریں گے۔ لیکن، جنگ کے ضروری اور غیر ضروری ہونے کا جواز کچھ بھی ہو۔۔ ویت نام جنگ کا حصہ رہنے والے ایک اور سابق امریکی فوجی، رابرٹ پولنز کہتے ہیں کہ 'اگر میرا اسینیئر مجھے حکم دے یا میں ایسی صورتحال میں پھنس جاؤں جہاں مجھے خود اپنی جان بچانی ہو تو میں کیا کروں گا؟ کسی کو خود پر گولی چلانے دوں گا؟۔ جوابی گولی نہیں چلاؤں گا؟' ان کے بقول، 'آپ کو جن حالات میں دھکیلا جاتا ہے، ان میں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑتا ہے'۔ گویا، جنگ کے مشن پر سپاہی کے لئے قربانی اور حب الوطنی کے الفاظ کے کوئی معنی نہیں ہوتے؟ رابرٹ پولنز کو میرا سوال کچھ پسند نہیں آیا۔ فوراً بولے۔ 'دیکھئے، میرا مسئلہ یہ ہے کہ جنگ کے میدان میں کچھ لوگ قربانی دیتے ہیں اور کچھ نہیں۔ لیکن، پھل انہیں ملتا ہے، جنھوں نے کوئی قربانی نہیں دی ہوتی۔۔ آپ نے سابق فوجیوں کے اسپتال کے حالات تو سُنے ہونگے۔ کتنی شرمناک بات ہے'۔ رابرٹ پولنز ورجینیا میں سابق فوجیوں کے اسپتال میں مبینہ غفلت اور بے قاعدگیوں کا ذکر کر رہے تھے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۳/جولائی ۲۰۲۶

چھ افراد کا قتل، پھانسی کی سزا ضروری

رنگاریڈی ضلع کے شاہ آباد میں دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا جہاں ایک ہی قاتل نے دو گھنٹوں کے وقفہ میں چھ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تلنگانہ کی تاریخ میں شائد یہ پہلا واقعہ کہا جا سکتا ہے جس میں ایک ہی شخص نے دو گھنٹوں کے وقت میں چھ افراد کو قتل کر دیا۔ کہا جا رہا ہے کہ قاتل نے ایک نابالغ لڑکی کے ساتھ جنسی دست درازی کی تھی۔ اس کو پوکسو کے مقدمہ میں جیل جانا پڑا تھا اور جیل سے رہائی کے بعد اس نے یہ بہیمانہ اور دل دہلا دینے والی واردات انجام دی ہے۔ اس نے نہ صرف متاثرہ لڑکی کے ساتھ دوبارہ جنسی دست درازی کی بلکہ اسے، اس کی ماں اور اس کی نانی کو قتل کر دیا۔ گھر واپس آیا اپنی بیوی اور دونوں بیٹوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس نے اپنے والدین کو فون کر کے قتل کا اعتراف کیا یہ انتہائی سنگین واردات ہے جو پولیس کی لاپرواہی پر بھی سوال پیدا کر رہی ہے۔ متاثرہ خاندان کے رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ اس خاندان نے پولیس میں شکایت درج کروائی تھی کہ ملزم سے انہیں جان کا خطرہ لاحق ہے۔ اس کے باوجود اس کی ضمانت کو روکنے کی موثر پیروی نہیں کی گئی اور نہ ہی متاثرہ خاندان کی سکیوریٹی اور سلامتی کیلئے کوئی اقدامات کئے گئے۔ افراد خاندان نے شاہ آباد پولیس اسٹیشن کے روبرو احتجاج کرتے ہوئے تغافل برتنے والے پولیس عملہ کے خلاف بھی تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس واقعہ نے ساری ریاست کے عوام کو دہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس سے عوامی سلامتی پر سوال پیدا ہونے لگے ہیں اور یہ احساس ظاہر کیا جا رہا ہے کہ عدالت میں موثر پیروی کرتے ہوئے قاتل کو سزائے موت دلائی جانی چاہئے۔ ایک انسان کا قتل بھی بہیمانہ واردات ہوتی ہے اور یہاں تو چھ افراد کو قتل کر دیا گیا اور یہ شاذ و نادر پیش آنے والی واردات ہی کہی جا سکتی ہے۔ عدالت اس کا فیصلہ کرے گی اور عدالت میں اس تعلق سے پولیس کو موثر پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح عام عام مقدمات میں پیروی کی جاتی ہے اس طرح کی پیروی اس کیس میں کافی نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ پوکسو، قتل، عصمت ریزی اور دیگر سنگین نوعیت کے جو جرائم پیش آ رہے ہیں ان کی تعداد میں حالیہ دنوں میں اضافہ ہونے لگا ہے اور کئی مقدمات میں ملزمین کو ضمانت بھی مل رہی ہے۔ پولیس کی جانب سے موثر پیروی میں تغافل کی شکایات عام ہیں اور اس کے نتیجہ میں مجرمین کے حوصلے بلند ہو رہے ہیں۔ وہ ضمانتوں پر باہر نکل کر اپنے جرائم کے دائرہ کو مزید وسعت دے رہے ہیں۔ سنگین معاملات میں پولیس کو مستعدی اور سرگرمی دکھانے کی ضرورت ہے۔ مقررہ وقت میں تحقیقات مکمل کرتے ہوئے عدالتوں میں فرد جرم پیش کرنی چاہئے تاکہ ایسے سنگین جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو ضمانت بھی نہ مل پائے اور جیل میں رہتے ہوئے ہی ان کے مقدمات کی سماعت مکمل کر کے عدالتوں سے فیصلے سنائے جا سکیں۔ جرائم کی روک تھام کے معاملے میں جب تک پولیس مستعدی نہیں دکھائے گی اور عدالتی کارروائیوں کو موثر ڈھنگ میں آگے بڑھانے کا کوئی میکانزم تیار نہیں کیا جائے گا اس وقت تک اسطرح کے جرائم پر قابو پانا آسان نہیں ہوگا۔ جرائم کی شرح پر بھی قابو پانے میں مشکلات پیش آئیں گی۔ پولیس پر سے عوام کا اعتماد اور بھروسہ متاثر ہو کر رہ جائیں گے جو پولیس کی شبیہ کیلئے اچھی بات نہیں ہو سکتی۔ پولیس کو خود اپنی شبیہہ کو بہتر بنانے کیلئے موثر اقدامات کرنے ہونگے۔ آج جو واقعہ پیش آیا ہے وہ انتہائی سنگین نوعیت کا ہے اور اس معاملے میں پولیس کو پوری پیشہ ورانہ دیانت کے ساتھ کام کرتے ہوئے خاطی کو عدالت سے سزائے موت دلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک ساتھ چھ افراد کا قتل کوئی معمولی واردات نہیں ہے۔ عدالت کو مطمئن کرتے ہوئے وہاں سے سزائے موت کا فیصلہ حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مقررہ وقت میں تحقیقات کو مکمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک معاملہ میں اگر پولیس ایسا کرنے میں کامیاب ہوتی ہے تو دوسرے افراد میں بھی خوف پیدا کیا جا سکتا ہے اور جرائم پر قابو پانے میں بھی اس کے ذریعہ مدد مل سکتی ہے۔ ملک بھر میں ان دنوں E20 پٹرول کا مسئلہ موضوع بنا ہوا ہے۔ کئی گوشوں سے پٹرول میں ایتھینال کی ملاوٹ کے مسئلہ پر تنقیدیں کی جا رہی ہیں۔ یہ دعوی کیا جا رہا ہے کہ اس کے استعمال سے گاڑیوں کے انجن متاثر ہو رہے ہیں۔ گاڑیوں کے مائیلیج پر فرق پڑ رہا ہے۔ عوام کو مشکلات پیش آنے لگی۔ ان سب کے باوجود مرکزی حکومت اور خاص طور پر وزیر ٹرانسپورٹ مسٹر نتن گڈکری اس کے استعمال پر بضد اور مصر نظر آ رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ نتن گڈکری کے ایک فرزند اس E20 کی تیاری کا کاروبار کرتے ہیں اور محض اپنے فرزند کی تجارت کو چار چاند لگانے گڈکری ملک بھر کے عوام کو نقصانات سے دوچار کرنے سے پیچھے ہٹنے تیار نہیں ہیں۔ اس معاملے میں حکومت کے دیگر ذمہ دار کچھ بھی کہنے سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ ملک کے تقریباً ہر شہری سے تعلق رکھتا ہے اور ایسے میں وزیر اعظم نریندر مودی کو اس کا نوٹ لینے کی ضرورت ہے۔ سارے مسئلہ کا جائزہ لیتے ہوئے اس پر عوامی شکوک پر غور کرنا چاہئے اور عوام کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنا چاہئے۔ بی جے پی کے ایک دو قائدین یہ بیان دے رہے ہیں کہ ان کی گاڑی کا انجن متاثر نہیں ہوا ہے۔ اس بنیاد پر عوام پر بھی E20 کا لزوم نہیں کیا جانا چاہئے۔ ملک کے ہر شہری کی تشویش کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی پریشانیوں کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک وزیر اگر اپنی من مانی کر رہے ہیں تو ساری مرکزی حکومت بے بسی سے تماشہ نہیں دیکھ سکتی۔ اس کو ذمہ دارانہ فیصلہ کرنا چاہئے۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مسلمان اور بہتا خون کی کہانی

مسلمان اور بہتا خون کی کہانی انسانی تاریخ کے سب سے زیادہ کربناک اور سبق آموز ابواب میں سے ہے، ایک ایسا باب جو صرف ماضی کی پرانی داستان نہیں بلکہ حال کی کڑوی حقیقت اور مستقبل کا آئینہ ہے۔ اس کی سرخیوں میں ایمان کی روشنی ہے، قربانی کی عظمت ہے، صبر کی تابناکی ہے اور ظلم کے مقابل ڈٹ جانے کی وہ جرات ہے جو ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ یہ کہانی اس وقت شروع ہوئی جب اسلام نے دنیا کو حرمت خون کا پیغام دیا۔ قرآن مجید نے اعلان کیا کہ 'جس نے ایک جان کو ناحق قتل کیا اس نے گویا پوری انسانیت کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو بچایا اس نے گویا پوری انسانیت کو بچایا'۔ رسول اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر حرام ہے۔ یوں خون کی حرمت کو اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا مگر انسانوں کی تاریخ میں سب سے زیادہ خون خود مسلمانوں کا بہا اور سب سے زیادہ قربانیاں اسی امت نے پیش کیں۔ اسلام کے ابتدائی دنوں میں جب دعوت مکہ کی گلیوں میں پھیلی تو سب سے پہلے حضرت یاسرؓ اور سمیہؓ نے ایمان کے بدلے اپنی جان قربان کی۔ ان کی چیخیں مکہ کے آسمان پر گونجتی رہیں اور رسول اکرمؐ ان کے صبر پر فرمایا کرتے صبر کرو اے آل یاسر! تمہارے لیے جنت ہے۔ حضرت بلال حبشیؓ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا، ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھا گیا مگر وہ صرف احد، احد کی صدا بلند کرتے رہے۔

مراسلات واعلانات

شعب ابی طالب میں مسلمانوں پر تین برس کا محاصرہ کیا گیا، بھوک سے بچوں کی رگیں سکڑ گئیں، درختوں کے پتے اور جلے ہوئے چمڑے کھائے گئے، مگر خون کی حرمت اور ایمان پر ثابت قدمی قائم رہی۔ پھر ہجرت مدینہ کا سفر آیا، رات کی تاریکی میں جانیں ہتھیلی پر رکھ کر صحابہؓ نکلے، راستے میں کفار کی تلواریں اور کانٹے بچھے تھے مگر وہ خون کی قیمت پہچانتے تھے۔ مدینہ پہنچنے کے بعد بدر کا معرکہ پیش آیا، تین سو تیرہ جانثار ایک ہزار کے لشکر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ میدان میں لہو کے چھینٹے گرے، ستر صحابہؓ نے جام شہادت نوش کیا، مگر یہی خون اسلام کی جڑوں کو مضبوط کر گیا۔ احد میں ستر جانثاروں کی لاشیں بکھریں، حضرت حمزہؓ سید الشہداء کا بدن چاک کر دیا گیا مگر قرآن نے تسلی دی' اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں۔ خندق کے دن مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی، بھوک سے نبی کریمؐ کے پیٹ پر پتھر بندھے تھے، لیکن صحابہؓ نے جانیں دے کر اسلام کو بچایا۔ موتہ کی جنگ میں حضرت جعفر طیارؓ کے دونوں بازو کٹ گئے مگر انہوں نے پرچم گرنے نہ دیا اور رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ نے جعفر کو جنت میں پر دیے ہیں۔ خلفائے راشدین کا دور آیا تو یہ خون کی قربانیاں اور بڑھ گئیں۔ حضرت عمر فاروقؓ وہ عظیم خلیفہ تھے جن کے عدل کی گواہی آج بھی دی جاتی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمر سے پوچھا جائے گا مگر انہی کو نماز کے دوران خنجر مار کر شہید کر دیا گیا۔ ان کا خون اس بات کا اعلان تھا کہ عدل کی راہ بھی قربانی مانگتی ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ جنہوں نے قرآن کو جمع کر کے امت میں تقسیم کیا، فتنوں کے طوفان میں محصور کر دیے گئے، کئی دن پانی نہ دیا گیا مگر تلوار نہ اٹھائی اور قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کر دیے گئے۔ ان کا خون قرآن کے اوراق پر قیامت تک کے لیے ثبت ہو گیا۔ حضرت علی مرتضیٰؓ وہ شیر خدا جو بدر و احد میں آگے آگے تھے، محراب میں سجدے کے دوران خون میں نہلا دیے گئے۔ ان کی شہادت اس بات کا اعلان تھی کہ زہد و عبادت کے باوجود باطل اپنی سازشوں سے باز نہیں آتا۔ پھر تاریخ نے وہ دن دیکھا جب کربلا کے میدان میں نواسہ رسولؐ امام حسینؓ نے اپنے خاندان سمیت قربانی پیش کی۔ علی اکبرؓ کے جوان جسم کو تیروں نے چھلنی کیا، حضرت عباسؓ کے بازو قلم کر دیے گئے، چھ ماہ کے علی اصغرؓ کے گلے پر تیر مارا گیا، مگر امام حسینؓ نے فرمایا اگر دین محمدؐ صرف میرے قتل سے قائم رہ سکتا ہے تو اے تلوارو آ جاؤ۔ ان کے خون نے قیامت تک کے لیے حق و باطل کے درمیان لکیر کھینچ دی۔ کربلا کے بعد اہلِ بیت کے قافلے کو کوفہ و شام کی گلیوں میں ذلیل و خوار کیا گیا مگر حضرت زینبؓ اور امام سجادؓ کے خطبات نے باطل کے ایوان ہلا دیے۔ یہ خون امت کے لیے غیرت کا پرچم بن گیا۔ تاریخ آگے بڑھی تو مسلمانوں نے تاتاریوں کے طوفان کا سامنا کیا۔ بغداد کی گلیاں لاشوں سے بھر گئیں، دریائے دجلہ خون اور سیاہی سے سیاہ ہو گیا۔ ایک دن میں لاکھوں مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ مگر جب امت دوبارہ قرآن کی طرف لوٹی تو وہی زوال عروج میں بدل گیا۔ صلیبی جنگوں میں بیت المقدس کی گلیاں مسلمانوں کے خون سے رنگین ہوئیں، تین دن تک لاشیں بکھری رہیں مگر پھر صلاح الدین ایوبی نے اپنے ساتھیوں کے خون کی قیمت پر قدس کو آزاد کرایا۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

ہندوستان میں پرائمری تعلیم کی صورت حال تشویش ناک

سہیل انجم

رپورٹ کے مطابق گزشتہ 10 برسوں کے دوران 25 اسکول یومیہ بند ہو رہے ہیں۔ اس مدت میں تقریباً ایک لاکھ اسکول بند کیے جا چکے ہیں۔ 2014-15 میں سرکاری اسکولوں کی تعداد 11 لاکھ 7 ہزار تھی۔ تعلیم کو ترقی کا زینہ قرار دیا گیا ہے۔ جو قومیں تعلیم میں پیچھے ہیں وہ تمام شعبہ ہائے حیات میں پیچھے ہیں۔ تعلیم ایک ایسا زیور ہے جو ایک انسان کو مہذب بناتا اور دنیاوی مقابلے اور چیلنجز کا سامنا کرنے کا اہل بناتا ہے۔ اگر آپ دنیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو جن ملکوں میں تعلیمی مواقع کم ہیں یا حصول تعلیم کی سہولتیں ناپید ہیں وہ ملک پسماندہ ہیں۔ وہاں روزگار کی کمی ہے۔ وہاں کے عوام تہذیب و شائستگی سے دور ہیں۔ ان کا بیشتر وقت جرائم میں گزرتا ہے۔ لیکن جو ممالک تعلیم یافتہ ہیں وہاں کے لوگ ترقی یافتہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ملکوں کی حکومتیں تعلیم کو فروغ دینے کے منصوبے بناتی اور ان پر سنجیدگی سے عمل کرتی ہیں۔ دنیا کے متعدد ملکوں میں آفاقی تعلیم کا نظام رائج ہے جن میں کم از کم چودہ سال تک بچوں کو تعلیم دینے کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ ہندوستان میں بھی اس سلسلے میں کافی کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور بچوں تک تعلیم کی سہولت فراہم کرنے کی اسکیمیں چلائی جاتی رہی ہیں۔ حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ ملک کا ایک بھی بچہ ان پڑھ نہ رہے۔ اسی مقصد کے تحت 'سروشکشا ابھیان' نامی ایک مہم شروع کی گئی تھی۔

سروشکشا ابھیان حکومت ہند کا ایک فلیگ شپ پروگرام ہے جس کا مقصد چھ سے چودہ سال تک کے بچوں کو پرائمری تعلیم سے مزین کرنا ہے۔ یہ پروگرام 2001-02 میں لانچ کیا گیا اور اسے ریاستی حکومتوں کے اشتراک سے نافذ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس کا مقصد بچوں کو پرائمری تک کی تعلیم تک رسائی دینا، اسکولوں میں زیادہ سے زیادہ بچوں کو لانا، جنس اور طبقے کی بنیاد پر جو فرق ہے اس کو مٹانا اور پرائمری اسکول کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد صرف بچوں کو داخلہ دینا نہیں بلکہ بنیادی ڈھانچے، اساتذہ کی فراہمی، سیکھنے کے نتائج اور کمیونٹی کی شراکت پر توجہ مرکوز کرنا بھی تھا۔ حکومت نے 2009 میں ایک قانون منظور کیا جس کا نام 'رائٹ ٹو ایجوکیشن' یعنی تعلیم کا حق ہے۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد سروشکشا ابھیان کے تحت اس کے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن گزشتہ دس برسوں میں تعلیم میں گراوٹ دیکھی گئی ہے اور یہ سلسلہ مزید تیز ہو رہا ہے۔ چند روز قبل نیتی آیوگ نے ایک ایسی رپورٹ جاری کی ہے جو ملک میں تعلیم کی تشویش ناک صورت حال کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق گزشتہ دس برسوں کے دوران 25 اسکول یومیہ بند ہو رہے ہیں۔ اس مدت میں تقریباً ایک لاکھ اسکول بند کیے جا چکے ہیں۔ 2014-15 میں سرکاری اسکولوں کی تعداد 11 لاکھ 7 ہزار تھی جو اب گھٹ کر 10 لاکھ 13 ہزار رہ گئی ہے۔ اس اثنا میں سرکاری امداد یافتہ اسکولوں کی تعداد بھی گھٹی ہے۔ پہلے ایسے اسکولوں کی تعداد 83 ہزار تھی جو اب کم ہو کر 79 ہزار رہ گئی ہے۔ لیکن حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ اس دوران پرائیویٹ اسکولوں کی تعداد بڑھی ہے۔ دس سال قبل پرائیویٹ اسکولوں کی تعداد دو لاکھ 88 ہزار تھی جو اب بڑھ کر تین لاکھ 39

ہزار ہو گئی ہے۔ گویا جو کام حکومت کو کرنا چاہیے وہ نجی طور پر کیا جا رہا ہے۔ یہ بات حکومت کے لیے باعث شرم ہے کہ اس کا کام عوام ذاتی طور پر کر رہے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق 2014 میں 26 کروڑ 95 لاکھ بچوں نے اسکولوں میں نام لکھوایا تھا مگر 2024-25 میں نام لکھوانے والے بچوں کی تعداد 24 کروڑ 69 لاکھ تک ہی رہ گئی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ نام لکھوانے کی شرح میں گراوٹ کی وجہ لوگوں کا رہائش کے لیے ادھر سے ادھر جانا، شرح پیدائش میں کمی اور اسکولوں کا دوسرے اسکولوں میں انضمام کرنا ہے۔ جن اسکولوں میں طلبہ کی تعداد کم نظر آتی ہے ان کو دوسرے اسکولوں میں ضم کر دیا جاتا ہے اور ان اسکولوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ مرکزی حکومت اور نیتی آیوگ نے ریاستی حکومتوں سے کہا ہے کہ جہاں بچے کم ہوں ان اسکولوں کو دوسرے اسکولوں میں ملا دیا جائے۔ لیکن اس انضمام کا جو نقصان ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ ان اسکولوں کے بچے تعلیم سے محروم کر دیے جا رہے ہیں۔ پہلے حکومتوں کی یہ پالیسی ہوا کرتی تھی کہ کسی اسکول میں چند ہی بچے ہوں جب بھی ان کو پڑھانے کے لیے ٹیچروں کا انتظام کیا جائے تا کہ ایک بھی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔ لیکن اب حکومت کی پالیسی یہ ہو گئی ہے کہ جہاں کم بچے ہوں ان کو بند کر دیا جائے۔ ایسے اسکولوں کو دوسرے اسکولوں میں ضم کرنے کی وجہ سے اسکول آبادیوں کے قریب ہونے کے بجائے دور ہوتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے غریب بچے ان اسکولوں تک نہیں پہنچ پاتے۔ آمد و رفت کی سہولتوں میں کمی، دور دراز کے علاقوں میں آنے جانے میں دشواری اور اسی قسم کے دیگر مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جو بچوں کو اسکول جانے سے روکتے ہیں۔ ایک ماہر تعلیم متراز جن کے مطابق اسکولوں کے انضمام کی وجہ سے بچے بچے تک تعلیم کو پہنچانے کا مقصد فوت ہو گیا ہے۔ حالانکہ حکومت نے 2030 تک تعلیم کی عالم گیری یعنی ایک ایک بچے تک تعلیم کو پہنچانے کا ہدف مقرر کیا ہے لیکن انضمام کی پالیسی اس ہدف کی حصولیابی میں روڑا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بی جے پی اقتدار والی حکومتوں میں اسکولوں کے انضمام کی پالیسی پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے۔

اتر پردیش بھی اس معاملے میں پیچھے نہیں ہے۔ سماجوادی پارٹی کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کے مطابق یوپی کی بی جے پی حکومت 70 ہزار اسکولوں کو بند کر چکی ہے اور ایسے ہزاروں اسکول ہیں جہاں داخلے نہیں ہو رہے ہیں۔ انھوں نے الزام لگایا کہ حکومت منظم طریقے سے پرائمری تعلیم کے نظام کو تباہ کر رہی ہے۔ سیاست دانوں سے الگ ہٹ کر بہت سے ماہرین تعلیم بھی حکومت پر تعلیمی نظام کو تباہ کرنے کا الزام عاید کرتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ حکومت تعلیم کی مخالف ہے اور چاہتی ہے کہ عوام کی اکثریت ناخواندہ رہے تا کہ اس کی سیاست اسی طرح چلتی رہے۔ اگر لوگ تعلیم یافتہ ہو جائیں گے تو وہ حکومت کے پروگراموں کو آنکھ بند کر کے قبول نہیں کریں گے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس وقت ملک میں اندھ بھکتوں کا جو طبقہ پیدا ہو گیا ہے اس کی اکثریت غیر تعلیم یافتہ لوگوں کی ہے۔ حالانکہ حکومت اس الزام کی تردید کرتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ ملک کے بچے بچے تک تعلیم پہنچانا چاہتی ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ وہ تعلیم پر آنے والے غیر ضروری اخراجات کو بھی کم کرنا چاہتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ جن اسکولوں میں چند ہی بچے ہوں وہاں ٹیچروں کی تنخواہ کی مد میں کافی پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان اسکولوں کو بند کر کے یا ان کو دوسرے اسکولوں میں ضم کر کے غیر ضروری اخراجات کم کیے جا سکتے ہیں۔ جبکہ بہت سے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ سوچ ٹھیک نہیں ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ تعلیم پر توجہ دے اور پرائمری تعلیم کی سہولتیں فراہم کرنے میں تیزی لائے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے متعدد ادارے بھی بند ہو رہے ہیں۔ اخبار انڈین ایکسپریس نے "آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن" کی ایک رپورٹ کے حوالے سے بتایا ہے کہ 2025-26 کے تعلیمی سال میں 58 انجینئرنگ اور ٹیکنیکل کالجز بند ہو گئے۔ بند ہونے والے کالجز کی تعداد یوپی اور مہاراشٹر میں زیادہ ہے۔ صرف 2020-21 کے درمیان 180 پیشہ ورانہ کالجز بند ہوئے ہیں۔ ادھر حکومت نے لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ گزشتہ دس برسوں میں یو جی سی نے 12 فرضی یونیورسٹیوں کو بند کیا ہے۔ بہر حال ملک میں تعلیم کی صورت حال بالخصوص پرائمری تعلیم کی صورت حال اطمینان بخش نہیں ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کو ضروری قدم اٹھانے چاہئیں۔

ہندوستان میں پرائمری تعلیم کی صورتحال واقعی ایک سنگین اور توجہ طلب موضوع ہے۔ مختلف رپورٹس اور سروے کے مطابق، اس شعبے کو کئی بڑے چیلنجز کا سامنا ہے۔ سیکھنے کی صلاحیت میں کمی: بہت سے بچے اپنی کلاس کے معیار کے مطابق پڑھنے اور حساب لگانے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ بنیادی ڈھانچے کی کمی: کئی سرکاری اسکولوں میں پینے کے صاف پانی، بجلی اور لڑکیوں کے لیے الگ بیت الخلا کی کمی ہے۔ اساتذہ کی کمی اور غیر حاضری: اسکولوں میں تربیت یافتہ اساتذہ کی شدید کمی ہے اور بہت سے علاقوں میں اساتذہ کی غیر حاضری کا تناسب زیادہ ہے۔ مڈل اسکول تک پہنچتے ہی پڑھائی چھوڑنا: پرائمری کے بعد بڑی تعداد میں بچے، خاص طور پر لڑکیاں، اسکول چھوڑ دیتی ہیں۔ ڈیجیٹل تقسیم: دیہی اور شہری علاقوں کے اسکولوں کے درمیان ٹیکنالوجی اور کمپیوٹر کی سہولیات کا بڑا فرق ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی: اس پالیسی کے تحت ابتدائی تعلیم اور بنیادی خواندگی (FLN) پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ہر بچہ تیسری جماعت تک پڑھنے، لکھنے اور حساب کتاب کی بنیادی مہارتیں حاصل کر لے۔ اسکولوں کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور اساتذہ کی تربیت کے لیے چلایا جانے والا پروگرام۔ تعلیمی نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے بجٹ میں اضافے، اساتذہ کی جدید تربیت اور اسکولوں کی سطح پر بہتر نگرانی کی اشد ضرورت ہے۔ نیتی آیوگ کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، بھارت میں گزشتہ 10 سالوں (2014-15 سے 2024-25) کے دوران تقریباً 94,000 سرکاری اسکول بند یا دوسرے اسکولوں میں ضم (Merge) کر دیے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ملک میں روزانہ اوسطاً 25 سرکاری اسکول بند ہوئے ہیں۔

سید سلمان حسینی ندویؒ، ایک شخصیت نہیں، ایک عہد، ایک تحریک

محمد لقمان ندوی، ممبئی

بعض شخصیات اپنے عہد کی محض گواہ نہیں ہوتیں بلکہ خود ایک عہد کی شناخت بن جاتی ہیں۔ ان کی موجودگی علم و فکر کی دنیا کو جلا بخشتی ہے، ان کی گفتگو دلوں میں حرارت پیدا کرتی ہے اور ان کی شخصیت آنے والی نسلوں کیلئے مینارۂ نور بن جاتی ہے۔ حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندویؒ بھی انہی نابغۂ روزگار شخصیات میں سے تھے، جن کے سانحۂ ارتحال نے برصغیر کی دینی، علمی اور فکری دنیا کو سوگوار کر دیا۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ وہ صرف مفسر قرآن، محدث، سیرت نگار، مؤرخ، محقق، ادیب یا شعلہ بیان خطیب ہی نہیں تھے، بلکہ ان تمام اوصاف سے بڑھ کر ایک ایسی متحرک شخصیت تھے جو خود ایک فکر، ایک تحریک اور ایک مستقل ادارے کی حیثیت رکھتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی ذہانت، بے مثال حافظہ، وسیع مطالعہ اور عمیق فکر سے نوازا تھا۔ ان کی تحریروں میں استدلال کی پختگی، وسعت نظر اور دل کش اسلوب نمایاں تھا، جبکہ ان کی خطابت میں ایسا سحر تھا کہ سامع خود کو ایک علمی اور روحانی فضا میں محسوس کرتا۔ اگر مبالغہ نہ سمجھا جائے تو ان کی شخصیت میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، علامہ شبلی نعمانیؒ، سرسید احمد خان، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا قاری محمد طیبؒ، علامہ سید سلیمان ندویؒ، حضرت مولانا ابوالحسن علی حسنی ندویؒ (علی میاں) اور علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ جیسی اصلاحی و تحریکی شخصیات کے افکار کا حسین امتزاج دکھائی دیتا تھا۔ وہ بالخصوص حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک سے بے حد متاثر تھے، اسی مناسبت سے اپنے ادارے کا نام بھی 'جامعہ سید احمد شہیدؒ' رکھا۔ گویا وہ مختلف فکری دھاروں کو ایک نقطے پر جمع کرنے والی جامع شخصیت تھے۔ آج ملک میں متعدد مدارس، اکادمی اور دینی و سماجی ادارے ایسے ہیں جو براہِ راست یا بالواسطہ حضرت مولانا کی فکر اور مسلسل جدوجہد کا ثمر ہیں۔ انہوں نے صرف ادارے قائم نہیں کیے بلکہ انسان تیار کیے، نوجوانوں کے دلوں میں دعوت، خدمت دین اور ملت کی فکر پیدا کی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہزاروں تلامذہ آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں علمی، دعوتی اور دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مجھے حضرت مولانا کے ساتھ طویل وقت گزارنے کا شرف حاصل رہا۔ جمعیت شباب الاسلام کے تربیتی کیمپوں میں ان کی معیت نصیب ہوئی، کئی اسفار میں ساتھ رہا اور قریب سے ان کے اخلاق، مزاج اور طرزِ تربیت کا مشاہدہ کیا۔ طلبہ سے ان کا تعلق محض استاد اور شاگرد کا نہیں بلکہ ایک شفیق باپ کا ہوتا تھا۔ وہ نوجوانوں کے اندر جرأت، خود اعتمادی اور ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کا حوصلہ پیدا کرتے اور ہمیشہ تلقین فرماتے کہ ایسی قیادت تیار کرو جو عدل قائم کرے اور جہاں بھی ناانصافی ہو، اس کے خلاف بے خوف آواز بلند کرے۔

حضرت مولانا کے ساتھ بھوپال کا ایک سفر آج بھی پوری تازگی کے ساتھ یاد ہے۔ غالباً ۱۹۹۰ء یا ۱۹۹۱ء کا زمانہ تھا، جب میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں زیر تعلیم تھا۔ تاج المساجد، بھوپال میں رابطۂ ادبِ اسلامی کا عالمی اجلاس منعقد ہوا تھا، جس میں حضرت مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی سمیت ہندوستان اور بیرون ملک کی متعدد ممتاز علمی و ادبی

شخصیات شریک تھیں۔ افتتاحی اجلاس کی نظامت ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا عبدالنور صاحبؒ نے فرمائی، جو عربی زبان و ادب کے ممتاز عالم اور بلند پایہ ادیب تھے۔ اسی موقع پر انہوں نے علامہ سید سلیمان ندویؒ کی اردو اور علمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا: "علامہ سید سلیمان ندوی کا نام ایک ایسا نام ہے کہ یہ علامہ سید سلیمان ندوی کا جو آج بھی میرے ذہن میں محفوظ ہے:" ... کیا ہے کہ آج ... سلیمان ندوی کا ... در حقیقت علامہ کی پوری علمی زندگی کا جامع تعارف تھا۔

اسی اجلاس میں ایک مقرر، جو ایک عصری ادارے سے وابستہ تھے، مدارس اور رابطۂ ادبِ اسلامی کے بارے میں غیر مناسب تبصرہ کر کے اپنی تقریر ختم کرنا چاہتے تھے۔ حضرت مولانا علی میاںؒ اور دیگر اکابر شاید مصلحتاً خاموش رہنا چاہتے تھے، مگر حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندویؒ نے خاموشی کو مناسب نہ سمجھا۔ انہوں نے مائیک سنبھالا اور نہایت مدلل، پُراثر اور بے لاگ انداز میں ان کے اعتراضات کا جواب دیا۔ ان کے دلائل اتنے مضبوط تھے کہ مقرر کے تمام اعتراضات دم توڑ گئے اور انہیں اپنی تقریر مختصر کر کے بیٹھ جانے ہی میں عافیت محسوس ہوئی۔ حاضرین نے بے اختیار داد دی اور حضرت مولانا کی جرأتِ اظہار کو بھرپور انداز میں سراہا۔ اس واقعے کا ایک دلچسپ پہلو بھی ہے۔ اجلاس کے بعد حضرت مولانا عبدالنور صاحبؒ مجھے تلاش کرتے ہوئے میرے کمرے تک پہنچے۔ مجھے دیکھتے ہی مسکراتے ہوئے فرمایا: "سلمان! تجھے یہاں تالی بجوانے لایا ہے؟" میں نے عرض کیا: "حضرت! میں نے تالی نہیں بجائی۔" وہ مسکرائے اور فرمایا: "اچھا، نہ بھی بجائی ہو، ویسے سلمان نے جو کیا، اچھا ہی کیا۔" ان کے اس ایک جملے سے اندازہ ہو گیا کہ وہ خود بھی حضرت مولانا سلمان حسینی ندویؒ کی بے باک حق گوئی اور برملا اظہار

... رس گلے بہت مشہور ہیں، ضرور لے آنا۔" میں اسٹیشن پر اترا، رس گلے خریدے اور حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اعجاز قطب مرحوم بھی ساتھ تھے۔ میں نے دونوں حضرات کی طرف مٹی کی بھڑیا (چھوٹی مٹکی) بڑھائی تو حضرت مولانا نے فرمایا: "اصبر، اصبر حتیٰ ینفض الناس۔" یعنی: "ذرا ٹھہرو، پہلے لوگوں کا ہجوم چھٹ جائے۔" جب ہجوم کم ہو گیا تو انہوں نے بڑے شوق سے رس گلے تناول فرمائے، دعا دی اور پھر اس کی قیمت بھی خود ادا کی۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا واقعہ تھا، مگر اس میں تربیت کا ایک گہرا سبق پوشیدہ تھا۔ حضرت مولاناؒ اپنے عمل سے سکھاتے تھے کہ ذمہ داری، امانت داری، دوسروں کے حقوق کا احترام اور سفر میں عام لوگوں کی سہولت کا خیال رکھنا ایک باکردار انسان کی بنیادی صفات ہیں۔ حضرت مولانا کی نمایاں خصوصیات میں فکری جرأت سرفہرست تھی۔ وہ حق بات کہنے میں مصلحتوں کے اسیر نہیں بنتے تھے۔ اگرچہ ان کی بعض آرا سے اختلاف کیا گیا، لیکن ان کے اخلاص، نیک نیتی اور دینی حمیت پر سنجیدہ حلقوں نے کبھی سوال نہیں اٹھایا۔ غیر معمولی علمی، فکری اور خطیبانہ شہرت کے باوجود ان کی زندگی حیرت انگیز سادگی کا نمونہ تھی۔ وہ ظاہری شان و شوکت کے بجائے علم، اخلاق، تواضع اور کردار کو اصل وقار سمجھتے تھے۔

حضرت مولانا کی عالمی فکر بھی غیر معمولی تھی۔ وہ مختلف بین الاقوامی علمی و دعوتی اداروں سے وابستہ رہے اور عالم اسلام کے متعدد ممتاز قائدین سے ان کے قریبی روابط تھے۔ ان کی گفتگو سے ہمیشہ یہ احساس ہوتا تھا کہ دنیا کو ایسے عالمی نظام کی ضرورت ہے جس کی بنیاد عدل، انصاف اور انسانی اقدار پر ہو۔ وہ موجودہ عالمی طاقتوں کے دوہرے معیار پر سخت تنقید کرتے اور سمجھتے تھے کہ ظلم و استحصال پر قائم کوئی بھی نظام زیادہ دیر تک باقی نہیں رہ سکتا۔ حضرت مولانا جہاں بھی جاتے، خواہ انفرادی ملاقات ہو، اجتماعی نشست، علمی کانفرنس یا بین المذاہب پروگرام، اسلام کے آفاقی پیغام کو نہایت حکمت اور اعتماد کے ساتھ پیش کرتے۔ ہندو مسلم مشترکہ اجتماعات میں وہ اکثر قرآنِ کریم کی یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے تھے: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں اس لیے تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔" (سورۃ الحجرات، آیت: ۱۳) پھر فرماتے کہ انسان کی اصل فضیلت رنگ، نسل، زبان یا قومیت میں نہیں بلکہ تقویٰ، کردار اور اخلاق میں ہے۔ قبائلی علاقوں، پسماندہ طبقات اور غیر مسلم برادریوں میں ان کی دعوتی سرگرمیاں اسی قرآنی فکر کا عملی اظہار تھیں۔

حضرت مولانا عالم اسلام کی زبوں حالی پر ہمیشہ رنجیدہ اور متفکر رہتے تھے۔ شام، عراق، افغانستان، لیبیا، یمن اور دیگر مسلم ممالک میں ہونے والی تباہی انہیں بے چین رکھتی تھی، لیکن غزہ کا المیہ ان کے دل پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا تھا۔ جہاں بھی کسی عالمی مسئلے کا ذکر ہوتا، ان کی گفتگو فوراً فلسطین اور غزہ کے مظلوم مسلمانوں کی طرف مڑ جاتی۔ ایک موقع پر ان کے داماد کے انتقال کے بعد لوگ تعزیت کے لیے حاضر ہوئے۔ تعزیتی کلمات سن کر ان کی آنکھیں نم ہو گئیں، مگر اسی کیفیت میں فرمایا: "ہمارا یہ غم اپنی جگہ، مگر غزہ کا غم اس سے کہیں بڑا ہے۔ وہاں نہ جانے کتنے بچے شہید ہو گئے، کتنی مائیں اپنے لختِ جگر سے محروم ہو گئیں، کتنی عورتیں بیوہ ہو گئیں، کتنے نوجوان اور بزرگ شہید یا قید کر لیے گئے، اور کتنے گھر، مدارس، اسکول اور اسپتال ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ ان کے غم کے مقابلے میں ہمارے ذاتی غم کی کیا حیثیت!" یہ الفاظ اس بات کا واضح ثبوت تھے کہ حضرت مولانا صرف ایک جید عالم دین نہیں بلکہ دردِ امت سے سرشار، زندہ ضمیر اور انتہائی حساس انسان تھے، جن کا دل پوری امتِ مسلمہ کے دکھ درد کے ساتھ دھڑکتا تھا۔

غزل

یہ حقیقت ہے مسجد میں نہ بت خانے میں
رند تو پیاس بجھاتے رہے مے خانے میں

ساقیا پھر سے پلا دے مجھے پیمانے میں
کل کہیں دیر نہ ہو جائے یہاں آنے میں

جس نے سمجھا تری دنیا کو مسافر خانہ
کیوں اسے رنج بھلا ہوگا چلے جانے میں

جب تواریخ کے کچھ پیچ الجھ جاتے ہیں
پھر گزر جاتی ہیں صدیاں انہیں سلجھانے میں

جن کی قسمت میں خسارہ نہ لکھا ہو رب نے
وہ نہیں آتے ہیں شیطان کے بہکانے میں

تجھ کو تو خاک نشینی میں سکوں تھا شبنم
دل یہ اب کیوں نہیں لگتا ترا ویرانے میں

شاہینہ خاتون شبنم

عالمی انسانی بحران: خواتین کی بقاء کی جنگ

سال 2025 میں امدادی فنڈز کی کمی نے لاکھوں خواتین اور لڑکیوں کو تحفظ، صحت، تعلیم اور بنیادی سہولیات سے محروم کر دیا، جبکہ مقامی تنظیمیں محدود وسائل کے باوجود انسانی خدمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ عالمی انسانی بحران اور خاص طور پر خواتین اور لڑکیوں پر امدادی کٹوتیوں کے تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ سال 2025 میں فنڈز کی شدید کمی کی وجہ سے لاکھوں خواتین ضروری امداد اور تحفظ سے محروم ہو گئی ہیں، جس سے صنفی تشدد اور غربت میں اضافہ ہوا ہے۔ ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، خواتین کی زیر قیادت تنظیمیں مالی مشکلات کے باوجود صفِ اول پر خدمات انجام دے رہی ہیں، لیکن اب وہ خود بقا کی جنگ لڑ رہی ہیں۔ ذرائع خبردار کرتے ہیں کہ انسانی ہمدردی کا نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اگر فوری سرمایہ کاری نہ کی گئی تو سب سے کمزور طبقات مکمل طور پر تنہا رہ جائیں گے۔ دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی سفاکی اور بے حسی کے خلاف ایک فوری پکار کی ضرورت ہے تا کہ انسانی جانوں کو بچایا جا سکے۔ انسانی بحران اور اس کا دائرہ کار: سال 2025 عالمی سطح پر انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دی جانے والی امداد کے لیے ایک انتہائی نازک موڑ ثابت ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ 'بیونڈ دی بریکنگ پوائنٹ' کے مطابق، جہاں ایک طرف عالمی سطح پر انسانی ضروریات اپنی تاریخی بلندیوں کو چھو رہی ہیں، وہاں دوسری طرف امدادی فنڈز میں ایسی غیر معمولی کمی واقع ہوئی ہے کہ فنڈنگ کی سطح دوبارہ 2016 کے دور میں واپس چلی گئی ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں تقریباً 12 کروڑ خواتین اور لڑکیاں ایسی ہیں جنہیں انسانی امداد اور تحفظ کی فوری ضرورت ہے۔ تاریخ میں پہلی بار غزہ اور سوڈان میں بیک وقت دو قحط ہوئے ہیں، جس نے بحران کو مزید ہولناک بنا دیا ہے۔ اسی صورتحال کو 'آخری لائف لائن' کا ٹوٹنا کہا گیا ہے، کیونکہ جب صحت کے مراکز بند اور خوراک کے راشن ختم ہو جاتے ہیں، تو متاثرہ خواتین کے پاس بقاء کا کوئی دوسرا راستہ باقی نہیں رہتا۔ 'یو این ویمن' میں انسانی ہمدردی کے اقدامات کی سربراہ، صوفیہ کالٹورپ نے اس صورتحال کی سنگینی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے، "خواتین کی تنظیموں سے نکالا گیا ہر ایک ڈالر دراصل تنازعات سے وابستہ جنسی تشدد کی شکار خواتین، بے گھر ہونے والی ماؤں، اسکولوں سے نکالی گئی لڑکیوں اور بقاء کی جنگ لڑنے والی کمیونٹیز سے چھینا گیا ہے۔" فنڈ میں کمی اور امدادی خدمات کا خاتمہ: اس بحران کے عمومی اثرات کے بعد، جب ہم اس کے سب سے زیادہ متاثرہ طبقے، یعنی خواتین اور لڑکیوں پر ہونے والے براہ راست اثرات کا جائزہ لیتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ جنوری 2025 سے اب تک امدادی فنڈز میں ہونے والی ریکارڈ کمی کے نتیجے میں کم از کم 10 لاکھ خواتین اور لڑکیاں ضروری امدادی خدمات سے محروم ہو چکی ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق 84 فیصد تنظیموں نے خدمات کی طلب میں اضافے کی اطلاع دی ہے، جبکہ 90 فیصد تنظیمیں وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ان ضروریات کو پورا کرنے کے قابل نہیں رہی ہیں۔ خدمات کی فراہمی میں حائل رکاوٹوں اور ان کے اثرات کے نتیجہ میں تحفظ اور پناہ گاہوں کے شعبے میں مالی وسائل کی کمی کے باعث 62 فیصد محفوظ مقامات بند ہو رہے ہیں یا ان کے وسائل ختم ہو چکے ہیں۔ صحت اور تعلیم کے شعبے میں حاملہ خواتین کو طبی سہولیات کے حصول کے لیے طویل سفر کرنا پڑ رہا ہے، جبکہ 82 فیصد لڑکیاں اسکول چھوڑنے پر مجبور ہیں۔ 88 فیصد خواتین اور لڑکیوں کی ذہنی صحت میں بگاڑ دیکھا گیا ہے، جبکہ امدادی عملہ خود شدید تھکن کا شکار ہے۔ امدادی نظام میں بھی وسائل کی کمی کے باعث تنظیموں نے 'ویٹنگ لسٹیں' شروع کر دی ہیں اور ضرورت مند افراد کو واپس بھیجا جا رہا ہے۔ مالیاتی کمی کے یہ اثرات صرف مادی امداد تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ خواتین کی حفاظت کے حوالے سے سنگین خطرات کو بھی جنم دے رہے ہیں۔ صنفی بنیاد پر تشدد میں اضافہ: فنڈنگ میں کمی کا براہ راست اور سب سے خطرناک اثر صنفی بنیاد پر تشدد میں اضافے کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ جب محفوظ پناہ گاہیں بند ہوتی ہیں، تو تشدد کا شکار خواتین کے پاس ظالم سے بچنے کا کوئی محفوظ راستہ نہیں بچتا۔ رپورٹ کے مطابق، 86 فیصد تنظیموں نے تشدد کے واقعات میں اضافے کی تصدیق کی ہے۔ اس اضافے کی تین بنیادی وجوہات درج ذیل ہیں: حفاظتی نیٹ ورک کی تباہی: پناہ گاہوں اور 'سیف اسپیسز' کی بندش سے مجرموں کو بے خوفی کا موقع ملتا ہے کیونکہ متاثرہ خواتین کے پاس اب کوئی جائے پناہ نہیں۔ دور دراز علاقوں میں محرومی: وہ خواتین جن کے پاس پہلے ہی متبادل ذرائع کم تھے، سب سے پہلے متاثر ہوئیں۔ دور دراز علاقوں میں خدمات میں 63 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ بڑھتی ہوئی غربت: 92 فیصد تنظیموں نے خواتین میں بڑھتی ہوئی غربت کی نشاندہی کی ہے، جو اکثر گھریلو دباؤ اور تشدد کو مہمیز دیتی ہے۔ تشدد کے ان فوری خطرات کے ساتھ ساتھ، یہ بحران آنے والی نسلوں کی ترقی اور قیادت کے مواقع کو بھی نگل رہا ہے۔ تعلیم پر طویل مدتی اثرات: یہ بحران خواتین کے حقوق کے خلاف ایک منظم اور نظامی ردعمل کا حصہ بنتا جا رہا ہے۔ جب فنڈز کم ہوتے ہیں، تو صنفی مساوات کے پروگراموں کو سب سے پہلے نشانہ بنایا جاتا ہے، جو کہ حقوقِ نسواں کی تحریکوں کو کمزور کرنے کی ایک دانستہ صورت بن جاتی ہے۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ہر پانچ میں سے ایک تنظیم نے خواتین کی قیادت اور مساوی حقوق پر کام بند کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں مقامی فیصلہ سازی کے عمل میں خواتین کی شرکت تیزی سے کم ہو رہی ہے اور وہ پالیسی سازی میں "غائب" ہوتی جا رہی ہیں۔ لڑکیوں کے اسکول چھوڑنے کے سلسلہ وار اثرات: تعلیمی زوال: آج کی طالبہ کا اسکول چھوڑنا کل کی کمیونٹی میں ایک تعلیم یافتہ ماں اور لیڈر کی کمی کا باعث بنے گا۔ معاشی انحصار: تعلیم سے محرومی لڑکیوں کو تاحیات غربت اور دوسروں پر معاشی انحصار کی زنجیروں میں جکڑ دیتی ہے۔ جسمانی و سماجی خطرات: اسکول سے دوری کے نتیجے میں کم عمری کی شادیوں اور صنفی تشدد کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔ ان تمام چیلنجز کے باوجود، مقامی تنظیمیں اس مشکل گھڑی میں امید کی کرن بنی ہوئی ہیں۔ مقامی تنظیموں کا کردار: مقامی تنظیمیں، خاص طور پر وہ جن کی قیادت خواتین، معذور افراد اور بے گھر افراد کر رہے ہیں، ان بحرانوں میں "فرسٹ ریسپانڈرز" ثابت ہوئی ہیں۔ غزا، سوڈان، ہیٹی، افغانستان اور یوکرین جیسے علاقوں میں جہاں بین الاقوامی امداد کی رسائی مشکل ہوتی ہے، یہ تنظیمیں اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر کام کر رہی ہیں۔ لیکن اب ان تنظیموں کے حالات انتہائی تشویشناک ہیں: بے لوث خدمت: دو تہائی مقامی عملہ بغیر کسی تنخواہ یا وسائل کے صرف انسانی ہمدردی کی بنیاد پر کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ ثابت قدمی: جہاں بین الاقوامی ایجنسیاں فنڈز کی کمی پر پیچھے ہٹ جاتی ہیں، یہ مقامی تنظیمیں اپنی کمیونٹیز کے ساتھ کھڑی رہتی ہیں۔ مقامی تنظیمیں دور دراز کمیونٹیز تک رسائی کے لیے بہترین ذریعہ ہیں کیونکہ وہ مقامی زبان، ثقافت اور پیچیدگیوں سے بخوبی واقف ہوتی ہیں۔ ان کی مضبوطی ہی کسی بھی بحران کے بعد پائیدار بحالی اور قیامِ امن کی ضمانت ہے۔ آخر میں، یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس صورتحال کو بدلنے کے لیے عالمی برادری کو کن اقدامات کی ضرورت ہے۔ مستقبل کا لائحہ عمل: سال 2025 کا انسانی بحران صرف اعداد و شمار کی کمی کا نام نہیں، بلکہ یہ لاکھوں انسانی جانوں اور بنیادی حقوق کے تحفظ میں ناکامی ہے۔ سال 2026 کے لیے ایک اعلانِ بیداری جاری کیا گیا ہے، جس کا مقصد 7.8 کروڑ زندگیاں بچانا ہے۔ اس ہدف کے حصول کے لیے عالمی برادری کو دو سطحوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اخلاقی طور پر یہ ادراک کرنا ہوگا کہ امداد میں کٹوتی محض بجٹ کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک انسانی المیہ ہے۔ لہٰذا، فنڈنگ کو دوبارہ 2016 کی سطح سے اوپر لانے اور خواتین کی زیر قیادت تنظیموں کو براہ راست مالی مدد فراہم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنا ہوں گے۔ اگر دنیا نے اخلاقی ذمہ داری سے کنارہ کشی اختیار کی اور فوری اقدامات نہ کیے تو صوفیہ کالٹورپ کے بقول، "وہ تنظیمیں جنہوں نے بدترین بحرانوں میں خواتین اور لڑکیوں کو زندہ رکھا، خود اس جنگ کا شکار بن جائیں گی۔"

بھارت کی سائنسی کامیابیوں کو عوام تک پہنچانے کے لیے سائنس کی وزارتیں مربوط ابلاغی

حکمت عملی کے ذریعے عوامی رسائی کو وسعت دیں گی: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی اور ارضیاتی علوم نیز وزیر مملکت برائے وزیر اعظم کا دفتر، عملہ، عوامی شکایات و پنشن، جوہری توانائی اور خلائی امور، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج حکومتِ ہند کی سائنسی وزارتوں اور محکموں کے سکریٹریوں اور اعلیٰ عہدیداروں کے ایک اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس کی صدارت کی اور قومی ترجیحات پر تیزی سے عمل درآمد کے لیے سائنسی اداروں کے درمیان بلا رکاوٹ تال میل پر زور دیا۔ 10 سے 19 ستمبر 2026 تک منعقد ہونے والی آئندہ ملک گیر ساحلی صفائی مہم 'سوچھ ساگر، سرکشِت ساگر' کی تیاریاں جاری ہیں۔ وزیر موصوف نے زور دیا کہ زیادہ سے زیادہ قومی اثرات مرتب کرنے کے لیے سائنسی اداروں کو تکنیکی اختراع، عوامی شرکت اور بین محکمہ جاتی تعاون کو یکجا کرتے ہوئے قریبی شراکت داری کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ نئی دہلی کے سی ایس آئی آر سائنس سینٹر میں منعقدہ اس اجلاس میں حکومتِ ہند کے پرنسپل سائنسی مشیر پروفیسر اجے کمار سود؛ محکمۂ سائنس و ٹیکنالوجی (ڈی ایس ٹی) کے سکریٹری پروفیسر ابھے وی کرندیکر؛ محکمۂ حیاتیاتی ٹیکنالوجی (ڈی بی ٹی) کے سکریٹری ڈاکٹر راجیش ایس گوکھلے؛ محکمۂ سائنسی و صنعتی تحقیق (ڈی ایس آئی آر) اور وزارتِ ارضیاتی علوم (ایم او ای ایس) کی سکریٹری ڈاکٹر این کلائی سیلوی؛ نیز متعلقہ سائنسی محکموں اور تنظیموں کے اعلیٰ عہدیداروں نے شرکت کی۔ گزشتہ رابطہ اجلاس میں کیے گئے فیصلوں پر عمل درآمد سے متعلق رپورٹوں کا جائزہ لیتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے زور دیا کہ سائنسی محکموں کو الگ تھلگ اداروں کے بجائے ایک مربوط نظام کے طور پر کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وزارتوں کے درمیان باقاعدہ رابطہ، معلومات و علم کا تبادلہ، مشترکہ اقدامات اور مربوط عمل درآمد سے اختراع کی رفتار تیز کرنے، نظم و نسق کو بہتر بنانے اور اس امر کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ سائنسی کامیابیوں کا براہِ راست فائدہ شہریوں تک پہنچے۔ اجلاس میں خاص طور پر آئندہ 'سوچھ ساگر، سرکشِت ساگر' مہم پر توجہ مرکوز کی گئی، جو 10 سے 19 ستمبر 2026 تک ملک کے ساحلی علاقوں میں منعقد کی جائے گی۔ وزیر موصوف نے اس ملک گیر اقدام کے لیے عوامی رسائی کی حکمتِ عملی اور تیاریوں پر تبادلۂ خیال کیا۔ اس مہم کا مقصد ماحولیاتی تحفظ کو عوامی بیداری اور

برادری کی شرکت کے ساتھ جوڑنا ہے۔ توقع ہے کہ ملک کی سب سے بڑی ساحلی صفائی مہمات میں سے ایک اس مہم میں سائنسی ادارے، سرکاری محکمے، رضاکار، تعلیمی ادارے اور مقامی برادریاں یکجا ہوں گی۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے مطابق، بھارت کی سائنسی کامیابیوں کو عوام تک مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے سائنس کی وزارتیں ایک مربوط ابلاغی حکمتِ عملی کے تحت کام کریں گی۔ اس اقدام کا مقصد سائنسی پیش رفت کو صرف لیبارٹریوں تک محدود رکھنے کے بجائے عام شہریوں کی روزمرہ زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ تمام سائنسی محکمے الگ تھلگ کام کرنے کے بجائے مل کر ایک ہی پیغام عوام تک پہنچائیں گے۔ پیچیدہ سائنسی اصطلاحات کو سادہ اور مقامی زبانوں میں منتقل کیا جائے گا تاکہ عام آدمی اسے آسانی سے سمجھ سکے۔ زراعت، صحت، اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں ہونے والی نئی ایجادات سے عوام کو باخبر کیا جائے گا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، معلوماتی ویڈیوز، اور پوڈکاسٹس کا بڑے پیمانے پر استعمال۔ صحافیوں کے لیے خصوصی ورکشاپس تاکہ سائنسی خبروں کی کوریج کو بہتر اور درست بنایا جا سکے۔ شہری سائنسی ایجادات (جیسے موسم کی درست پیشگوئی، جدید زرعی تکنیک) کا اپنی زندگی میں بہتر استعمال کرسکیں گے۔

ٹیکنالوجی اور مشترکہ فوجی صلاحیت مستقبل کی

جنگوں میں فیصلہ کن ثابت ہوگی: جنرل انیل چوہان

دہرادون: سابق چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) (جنرل انیل چوہان (ریٹائرڈ) نے کہا کہ ٹیکنالوجی، مشترکہ فوجی صلاحیتیں اور کثیر جہتی حکمت عملی مستقبل کی جنگوں میں فیصلہ کن کردار ادا کرے گی۔ وقت کا تقاضا ہے کہ مسلح افواج کو جنگ کی بدلتی ہوئی نوعیت کے مطابق مسلسل ڈھالنا اور نئی ٹیکنالوجیز کو اپنانا ہے۔ اتوار کے روز سینک سنستھان گڑھی کینٹ میں آل انڈیا گورکھا ایکس سروس مین ویلفیئر ایسوسی ایشن کی طرف سے منعقدہ اعزازی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انیل چوہان نے کہا کہ وہ 47 سال کی فوجی خدمات کے بعد ریٹائر ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فوجی ہمیشہ لڑتے نہیں ہیں بلکہ اپنا زیادہ تر وقت جنگ کی تیاری، حکمت عملی بنانے اور مختلف آپشنز کو مربوط کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنگ میں فتح ہی مقصد ہے، ہار کوئی آپشن نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ مئی 2025 کے تنازع میں بھارت کی کامیابی ایک بڑی کامیابی تھی۔ آپریشن سندور مشترکہ فوجی آپریشنز، انضمام اور مربوط حکمت عملی کی ایک مثال تھی، جس کی تیاری تین سال پہلے کی گئی تھی۔ جنگ میں بحری، زمینی، اور فضائی افواج کے ساتھ ساتھ خلائی اور سائبر صلاحیتوں کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس آپریشن کی کامیابی ہندوستانی مسلح افواج کے لیے تسلی بخش ہے۔ جنرل چوہان نے کہا کہ مستقبل کی جنگوں میں نئی ٹیکنالوجی کو اپنانا ضروری ہوگا۔ ہر جنگ منفرد ہوتی ہے اور اس کے لیے نئی حکمت عملی تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے فوج کو مسلسل نئی ٹیکنالوجی سیکھنے اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلی فطرت کا قانون ہے اور فوجی نظام اس سے اچھوتا نہیں رہ سکتا۔ مسلح افواج پر اہل وطن کا اعتماد اور پیار ان کا سب سے بڑا اثاثہ ہے۔ یہ احترام کسی فرد کا نہیں ادارے کا ہے۔ اس لیے ہر سپاہی کو اپنی ڈیوٹی، نظم و ضبط، ایمانداری اور وفاداری کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اسٹریٹجک سوچ کو فروغ دینے کی ضرورت ہے، اور یہ آواز اتراکھنڈ سمیت دیگر ریاستوں سے بھی اٹھنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمالیہ کی روحانی اور ثقافتی روایات صدیوں سے ملک کی رہنمائی کر رہی ہیں اور اتراکھنڈ سے ابھرنے والی سوچ پوری قوم کو ایک نیا نقطہ نظر فراہم کرسکتی ہے۔

کل ہند آبی وسائل محکموں کے سکریٹریوں کی کانفرنس نئی دہلی میں منعقد ہوگی

توقع ہے کہ اس کانفرنس میں ہونے والی مشاورت وزارتِ جل شکتی کے جاری قومی پروگراموں کے بروقت اور مؤثر نفاذ میں معاون ثابت ہوگی

نئی دہلی: حکومتِ ہند کی وزارتِ جل شکتی کے تحت محکمۂ آبی وسائل، دریائی ترقی اور گنگا کے احیا (ڈی او ڈبلیو آر، آر ڈی اینڈ جی آر) کی جانب سے 13 جولائی 2026 کو نئی دہلی کے سشما سوراج بھون کے چانکیہ ہال میں ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے آبی وسائل کے محکموں کے سینئر ترین سکریٹریوں کی آل انڈیا کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ اس کانفرنس کی صدارت مرکزی وزیر جل شکتی جناب سی آر پاٹل کریں گے، جبکہ وزیر مملکت برائے جل شکتی جناب راج بھوشن چودھری اور محکمۂ آبی وسائل، دریائی ترقی اور گنگا کے احیا کے سکریٹری جناب وی ایل کانتا راؤ بھی مشترکہ طور پر کانفرنس کی صدارت میں شریک ہوں گے۔ اس کانفرنس کا مقصد آبی وسائل کے شعبے میں ترجیحی منصوبوں پر مرکز اور ریاستوں کے درمیان بہتر ہم آہنگی کو فروغ دینا اور وزارتِ جل شکتی کے تحت جاری اہم قومی پروگراموں کی پیش رفت کا جائزہ لینا ہے۔ کانفرنس میں تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے آبی وسائل کے محکموں کے سینئر افسران کے علاوہ وزارتِ جل شکتی اور اس کے مختلف ذیلی و ماتحت اداروں کے اعلیٰ حکام بھی شرکت کریں گے۔ ان میں سنٹرل واٹر کمیشن (سی ڈبلیو سی)، نیشنل ڈیم سیفٹی اتھارٹی (این ڈی ایس اے)، نیشنل واٹر مشن (این ڈبلیو ایم) اور دیگر متعلقہ اداروں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ یہ کانفرنس ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو اپنے تجربات کے تبادلے، عمل درآمد کے دوران درپیش چیلنجز پر گفتگو اور آبی وسائل کے شعبے میں اصلاحات کی رفتار تیز کرنے کے لیے مشترکہ حکمتِ عملی وضع کرنے کا ایک مؤثر پلیٹ فارم بھی فراہم کرے گی۔ توقع ہے کہ اس کانفرنس میں ہونے والی مشاورت وزارتِ جل شکتی کے جاری قومی پروگراموں کے بروقت اور مؤثر نفاذ میں معاون ثابت ہوگی۔ یہ کانفرنس وزارتِ جل شکتی کی ان مسلسل کوششوں کا حصہ ہے جن کا مقصد بہتر پالیسی ہم آہنگی، ادارہ جاتی مضبوطی، منصوبوں کے مؤثر نفاذ، ڈیموں کی حفاظت میں اضافہ اور پانی کے تحفظ کے لیے عوامی شمولیت کو فروغ دے کر ملک میں آبی وسائل کے پائیدار اور مؤثر انتظام کو یقینی بنانا ہے۔

مرکزی وزیر پیوش گوئل تجارت کے فروغ کیلئے اسپین، بلجیم اور فنڈلینڈ کا دورہ کریں گے

یہ دورہ تجارت، سرمایہ کاری پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے یورپ بھر میں اقتصادی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے بھارت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے

نئی دہلی: مرکزی وزیرِ تجارت وصنعت جناب پیوش گوئل 13 سے 17 جولائی 2026 تک اسپین، بلجیم اور فن لینڈ کا دورہ کرنے والے ایک اعلیٰ سطحی بھارتی تجارتی وفد کی قیادت کریں گے۔ یہ دورہ تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، اختراع اور پائیداری پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے یورپ بھر میں اقتصادی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے بھارت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ وفد میں جدید مصنوعات سازی، صاف توانائی، رقمی ٹیکنالوجی، جواہرات و زیورات، غذائی مصنوعات سازی، صحت نگہداشت اور ڈیزائن سمیت مختلف شعبوں کی سرکردہ بھارتی کمپنیاں شامل ہیں۔ 13 جولائی کو اسپین کے دورے کے دوران جناب گوئل دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو آگے بڑھانے اور مجوزہ بھارت-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) سے پیدا ہونے والے مواقع سے فائدہ اٹھانے پر توجہ مرکوز کریں گے۔ وہ حکومتِ اسپین کے اول نائب صدر اور وزیرِ معیشت، تجارت و کاروبار عزت مآب جناب کارلوس کوئرپو کابالیرو؛ وزیرِ صنعت و سیاحت عزت مآب جناب جورڈی ہیریو بوہر؛ اور وزیرِ خارجہ، یورپی یونین و تعاون عزت مآب جناب خوسے مانوئل البارِس بوئینو کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتیں کریں گے۔ وہ اسپین کی سرکردہ کمپنیوں اور صنعتی انجمنوں کے ساتھ بھارت۔ اسپین تجارتی گول میز اجلاس کی صدارت بھی کریں گے، جس کا مقصد بھارت میں سرمایہ کاری کے مواقع کو اجاگر کرنا اور کاروباری اداروں کے درمیان زیادہ سے زیادہ شراکت داری کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ جناب گوئل اسپین کے ایوانِ تجارت، سی ای او اور آئی سی ای ایکس اسپین ٹریڈ اینڈ انویسٹمنٹ کے ساتھ ایک تجارتی گول میز اجلاس میں شرکت کریں گے۔ اس اجلاس میں بھارت اور اسپین کے صنعتی رہنما موٹر گاڑیوں، قابلِ تجدید توانائی، ریلوے، مصنوعی ذہانت، نیم موصلات، غذائی مصنوعات سازی اور سیاحت کے شعبوں میں مواقع تلاش کرنے کے لیے یکجا ہوں گے۔ آئبر ڈرولا، اکسیونا، سی اے ایف، ٹالگو، گیسٹیمپ اور اندرا جیسی اسپینی کمپنیاں پہلے ہی بھارت میں مضبوط موجودگی رکھتی ہیں، جبکہ ٹی سی ایس، انفوسس، وپرو، ٹیک مہندرا اور ایل اینڈ ٹی سمیت بھارتی کمپنیاں رقمی تبدیلی اور صنعت 4.0 کی معاونت کے لیے اسپین میں اپنی سرگرمیوں کو وسعت دے رہی ہیں۔ یہ دورہ اسپین-بھارت دوہرے سال 2026 کے موقع پر بھی ہو رہا ہے، جس کے تحت سفارتی تعلقات کے 70 سال مکمل ہونے کی یادمنائی جارہی ہے اور کاروباری اداروں کے درمیان شراکت داری کو مضبوط بنانے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ بھارتی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل 13 سے 17 جولائی 2026 تک اسپین، بلجیم اور فن لینڈ کے 5 روزہ سرکاری دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ اس اعلیٰ سطحی دورے کا بنیادی مقصد یورپی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تجارتی، سرمایہ کاری اور تکنیکی روابط کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب ہند۔ یورپی یونین آزادانہ تجارتی معاہدہ اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔

مرکزی وزیر اناپورنا دیوی نے

خواتین کی زیر قیادت ترقی اور بچوں کی بہبود کی وکالت کی

نئی دہلی: خواتین اور اطفال کی ترقی کی مرکزی وزیر اناپورنا دیوی نے وزارت کے مختلف اقدامات کا خاکہ پیش کرتے ہوئے اتوار کو خواتین کی زیر قیادت ترقی اور بچوں کی بہبود کے لیے حکومت کے عزم پر زور دیا۔ خبر رساں ایجنسی کے ساتھ ایک انٹرویو میں، انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی کے ویژن کو عملی جامہ پہنانے میں خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت اہم ہے۔ وزیر اناپورنا دیوی نے روشنی ڈالی کہ تقریباً 1.4 ملین آنگن واڑی مراکز کام کر رہے ہیں، جو تقریباً 90 ملین مستفیدین کی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ مراکز نہ صرف تین سے چھ سال کی عمر کے بچوں کو غذائیت فراہم کرتے ہیں بلکہ انہیں اسکول کے لیے بھی تیار کرتے ہیں۔ یہ نیٹ ورک ٹیک ہوم راشن اور حاملہ خواتین، دودھ پلانے والی ماؤں، اور نوعمر لڑکیوں کے لیے غذائیت اور صحت سے متعلق پروگرام پیش کرتا ہے۔ اس نے پوشن ماہ اور پوشن پکھواڑا جیسی بیداری مہموں پر زور دیا، جو غذائیت سے متعلق مسائل سے نمٹنے کے لیے پوری حکومت اور پورے معاشرے کے نقطہ نظر کو اپناتے ہیں۔ وزارت سکشم آنگن واڑی اور پوشن 2.0، مشن شکتی اور مشن وتسلیہ کے ساتھ اپنے مشن کو بھی آگے بڑھا رہی ہے، جو پوشن ٹریکر پلیٹ فارم کے ذریعے ٹیکنالوجی کی مدد سے ابتدائی بچپن کی نشوونما پر زور دے رہی ہے۔

تارکین وطن کی تنظیم کا واشنگٹن ڈی سی میں انڈیا میوزیم بنانے کا ارادہ

واشنگٹن: وادی سندھ کی تہذیب سے ابھرتی ہوئی ایک قوم تک، ہندوستان کی کہانی جلد ہی یہاں کے ایک میوزیم میں زندہ ہوسکتی ہے -- اپنی نوعیت کا پہلا منصوبہ جس کا مقصد ہندوستانی تارکین وطن کی نوجوان نسلوں کے لیے ہے۔ انڈیا ہیریٹیج سنٹر امریکی دارالحکومت میں اینٹوں اور مارٹر میوزیم کو رکھنے کے لیے ایک مناسب جگہ کی تلاش کر رہا ہے جس میں عمیق ٹیکنالوجی، ورچوئل رئیلٹی، انٹرایکٹو نمائشوں اور ملٹی میڈیا ڈسپلے کا استعمال کیا جائے گا تاکہ ہندوستان کی شراکت کو عالمی سامعین کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ ہندوستانی-امریکی ماہر تعلیم ابیتابھ شرما نے میڈیا بتایا،"مقصد ہندوستان کی پرانی تہذیبی طاقت کے بارے میں بیداری پھیلانا، ڈائیسپورا، خاص طور پر نوجوان نسلوں کو تعلیم دینا، فخر پیدا کرنا، جہالت کو دور کرنا اور شاید عالمی کثیر النسلی برادری کو حساس بنانا ہے"۔ شرما نے میوزیم قائم کرنے کیلئے امریکی دارالحکومت کے قلب میں 2013 میں خریدی گئی عمارت کے استعمال کے لیے یہاں ہندوستانی سفارت خانے سے رجوع کیا ہے۔ اس میوزیم کا تصور ہندوستانی تہذیب، تاریخ اور ورثے کے لیے ایک عالمی مرکز، آنے والی نسلوں اور کثیر النسلی برادریوں کے لیے ایک طاقتور تعلیمی وسائل، زیادہ سے زیادہ تفہیم اور بیداری کو فروغ دینے والا ایک ثقافتی پل، اور دنیا بھر کے تارکین وطن اور حامیوں کے لیے ایک مستقل میراث کے طور پر تصور کیا گیا ہے۔ شرما نے کہا، ایک ایسے وقت میں جب داستانیں عالمی تاثر کو تشکیل دیتی ہیں، آنے والی نسلوں کو ایسے مستند اداروں کی ضرورت ہے جو انسانیت کے لیے ہندوستان کی غیر معمولی شراکت کو محفوظ رکھیں، پیش کریں اور اس کا جشن منائیں۔ شرما نے کہا، اٹلانٹا، جارجیا اور دیگر مقامات پر بھی اسی طرح کے میوزیم کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

بھارتی بحریہ میں جدید اسٹیلتھ جنگی جہاز آئی این ایس مہندر گیری شامل

وشاکھاپٹنم: بھارتی بحریہ نے مقامی طور پر تیار کردہ جدید اسٹیلتھ گائیڈڈ میزائل فریگیٹ آئی این ایس مہندر گیری کو باضابطہ طور پر اپنے بیڑے میں شامل کرلیا ہے، جسے ملک کی بحری دفاعی صلاحیتوں اور دفاعی خود انحصاری کی جانب ایک اہم پیش رفت قرار دیا جارہا ہے۔ آئی این ایس مہندر گیری پروجیکٹ 17 اے کے تحت تیار کیا گیا چھٹا جدید اسٹیلتھ فریگیٹ ہے۔ اس منصوبے کے تحت جدید جنگی جہازوں کو کم ریڈار شناخت، جدید ہتھیاروں، جدید سینسرز اور خودکار جنگی نظاموں سے لیس کیا گیا ہے تاکہ وہ مختلف بحری خطرات سے مؤثر انداز میں نمٹ سکیں۔ حکام کے مطابق یہ جنگی جہاز فضائی، بحری اور آبدوزی خطرات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں جدید میزائل نظام، الیکٹرانک وارفیئر سسٹمز، جدید ریڈار اور نگرانی کے آلات نصب کیے گئے ہیں، جبکہ اسے مختلف النوع بحری کارروائیوں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق جہاز کی تیاری میں بڑی تعداد میں مقامی طور پر تیار کردہ آلات اور ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے، جو دفاعی شعبے میں خود انحصاری کے فروغ کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سے نہ صرف ملکی دفاعی صنعت کو تقویت ملے گی بلکہ مستقبل میں جدید جنگی جہازوں کی مقامی تیاری کی صلاحیت بھی مزید مضبوط ہوگی۔ ماہرین کے مطابق آئی این ایس مہندر گیری کی شمولیت سے بھارتی بحریہ کی سمندر پار کارروائیوں، بحرِ ہند میں موجودگی اور سمندری سلامتی کے تحفظ کی صلاحیت میں مزید اضافہ ہوگا، جبکہ یہ جہاز جدید بحری جنگی تقاضوں کے مطابق طویل فاصلے تک مؤثر آپریشن انجام دینے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

بھارت اور افغانستان نے غذائی تحفظ سمیت متعدد امور پر تبادلہ خیال کیا

انہوں نے موجودہ تعاون کا جائزہ لیا اور زرعی تحقیق، تعلیم، صلاحیت سازی اور زرعی کاروبار میں نئے مواقع پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: افغانستان کے وزیر زراعت، آبپاشی اور مویشی پروری مولوی عطا اللہ عمری کے 7 سے 12 جولائی تک ہندوستان کے چھ روزہ دورے کے دوران دونوں فریقوں نے غذائی تحفظ، بیج کے نظام اور فصلوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافے پر تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان نے آب و ہوا کے پائیدار اور بائیو فورٹیفائیڈ فصلوں کی اقسام، پائیدار آبپاشی کے طریقوں، پانی کی ذخیرہ اندوزی، واٹرشیڈ ڈویلپمنٹ اور تکنیکی مدد کے ذریعے افغانستان کے زرعی شعبے کو مدد فراہم کرنے کا بھی یقین دلایا۔ وزارت خارجہ نے بتایا کہ دورے کے دوران افغان وزیر نے زراعت اور کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقی کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان سے ملاقات کی۔ انہوں نے موجودہ تعاون کا جائزہ لیا اور زرعی تحقیق، تعلیم، صلاحیت سازی اور زرعی کاروبار میں نئے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ میں بیج کے نظام کو مضبوط بنانے، فصلوں کی پیداوار بڑھانے اور کسانوں کو پائیدار ٹیکنالوجیز دستیاب کرانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ افغان وزیر نے فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز کے وزیر چراغ پاسوان سے بھی ملاقات کی۔ میٹنگ میں فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں ویلیو ایڈیشن، جدید بنیادی ڈھانچے کی ترقی، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور دوطرفہ تجارت کے فروغ پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ دونوں فریقوں نے خطے میں مشترکہ منصوبوں اور سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کرنے پر اتفاق کیا۔ افغان وزیر نے امور خارجہ اور ٹیکسٹائل کی وزیر مملکت پویترا مارگریٹا سے بھی ملاقات کی۔ اس ملاقات میں افغان عوام کی فلاح و بہبود اور ترقی میں ہندوستان کے کردار پر تبادلہ خیال ہوا۔ ہندوستان نے افغانستان کو تعلیم، صحت اور ہنرمندی کے فروغ کے شعبوں میں مسلسل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ وفد نے نابارڈ، آئی سی اے آر، آئی اے آر آئی، سی آئی ایم ایم وائی ٹی، آئی سی آر آئی ایس اے ٹی، سی آئی پی، آئی ایف ڈی سی، ایف آئی سی سی آئی اور پی ایچ ڈی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری جیسے ممتاز اداروں کے ساتھ بھی بات چیت کی۔ ان میٹنگوں میں زرعی تحقیق، فصلوں کی نئی اقسام کی ترقی، آب و ہوا کے لچکدار ٹیکنالوجیز، غذائی تحفظ، اور تجارتی تعاون کو آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اکتوبر 2025 کے بعد سے افغانستان کی طرف سے ہندوستان کا یہ چوتھا وزارتی سطح کا دورہ تھا۔ اس سے قبل، افغانستان کے قائم مقام وزیر خارجہ امیر خان متقی نے اکتوبر 2025 میں ہندوستان کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال سے ملاقات کی۔ اس دورے میں ترقیاتی امداد، تجارت، صحت کے تعاون اور علاقائی استحکام پر بات چیت شامل تھی۔

اقوام متحدہ سے ۱۹۷۱ کے

بنگلہ دیش نسل کشی کو باضابطہ تسلیم کرنے کا مطالبہ زور پکڑ گیا

نیویارک / ڈھاکا: اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ 1971 میں بنگلہ دیش میں ہونے والے مبینہ مظالم کو باضابطہ طور پر نسل کشی (جینوسائیڈ) قرار دیا جائے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے نہ صرف تاریخی حقائق کو عالمی سطح پر تسلیم کیا جائے گا بلکہ متاثرین اور ان کے اہل خانہ کو انصاف کی علامتی توثیق بھی حاصل ہوگی۔ تجزیے کے مطابق مارچ سے دسمبر 1971 کے دوران اُس وقت کے مشرقی پاکستان میں بڑے پیمانے پر قتل عام، جبری نقل مکانی، جنسی تشدد اور دیگر سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے واقعات پیش آئے۔ متعدد محققین اور انسانی حقوق کی تنظیمیں ان واقعات کو نسل کشی قرار دیتی ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اس کی بین الاقوامی سطح پر باضابطہ شناخت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی جانب سے باضابطہ اعتراف صرف ماضی کے واقعات کو تسلیم کرنے کا معاملہ نہیں بلکہ یہ عالمی انصاف، احتساب اور مستقبل میں ایسے جرائم کی روک تھام کے لیے بھی اہم قدم ہوگا۔ ماہرین کے مطابق تاریخی حقائق کو نظرانداز کرنے سے متاثرہ برادریوں کی تکالیف مزید گہری ہوتی ہیں۔ تجزیے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش میں مذہبی اقلیتوں، خصوصاً ہندو، بدھ اور مسیحی برادریوں کو آج بھی مختلف نوعیت کے چیلنجز اور امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا مؤقف ہے کہ 1971 کے واقعات کو عالمی سطح پر تسلیم کرنا موجودہ دور میں اقلیتوں کے تحفظ اور انسانی حقوق کے فروغ کے لیے بھی اہم پیغام ثابت ہوسکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اقوام متحدہ میں اس معاملے کو دوبارہ اجاگر کرنے کا مقصد بین الاقوامی برادری کو یہ یاد دلانا ہے کہ بڑے پیمانے پر ہونے والے مظالم کے متاثرین کے لیے انصاف صرف عدالتی کارروائی تک محدود نہیں بلکہ تاریخی سچائی کا اعتراف بھی اس کا اہم حصہ ہے۔ اقوام متحدہ سے 1971ء کے بنگلہ دیش تشدد کو باضابطہ طور پر نسل کشی تسلیم کرنے کا مطالبہ ایک بار پھر عالمی سطح پر زور پکڑ گیا ہے۔ مختلف ممالک کے قانون سازوں، بین الاقوامی تنظیموں، اور انسانی حقوق کے ماہرین کی جانب سے اس مہم کو تیز کیا جارہا ہے تاکہ متاثرین کو تاریخی انصاف اور عالمی اعتراف مل سکے۔ مارچ سے دسمبر 1971ء کے دوران بڑے پیمانے پر قتل عام، جنسی تشدد، اور جبری نقل مکانی جیسے واقعات پیش آئے۔

حدبندی کی آڑ میں پچھلے دروازے سے حکومت کرنا چاہتی ہے مرکزی حکومت

عمر عبداللہ نے کہا کہ "سیاسی لیڈران، اراکین پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کی جانب سے اس یقین دہانی کے باوجود کہ ریاست کا درجہ جلد از جلد بحال کیا جائے گا۔ مرکز نے بار بار اپنے وعدے توڑے ہیں

جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اتوار کو بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت پر سخت حملہ بولا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حد بندی کا عمل پچھے دروازے سے حکومت کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ ایک جلسۂ عام کو خطاب کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے مرکزی حکومت پر اپنے وعدوں سے مکرنے اور علاقائی سیاسی جماعتوں کو کمزور کرنے کی کوشش کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ "جموں وکشمیر کے لوگوں نے ریاستی حیثیت کی بحالی کا طویل انتظار کیا ہے اور اب مزید تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ سیاسی لیڈران، اراکین پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کی جانب سے اس یقین دہانی کے باوجود کہ ریاست کا درجہ جلد از جلد بحال کیا جائے گا۔ مرکز نے بار بار اپنے وعدے توڑے ہیں۔ لوگوں نے مرکز پر بھروسہ کیا تھا، لیکن انہیں ادھورے وعدے ہی ملے۔" جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ "حد بندی کا عمل جمہوری نمائندگی کو مضبوط کرنے کے بجائے پچھلے دروازے سے حکومت کرنے میں مدد کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ بی جے پی 'آپریشن لوٹس' کے ذریعہ ملک بھر میں اپوزیشن پارٹیوں کو کمزور کرنے اور توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔" انہوں نے مہاراشٹر میں شیوسینا، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی، مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس اور پنجاب میں عام آدمی پارٹی جیسی مثالیں دیں۔ واضح رہے کہ جموں وکشمیر میں حدبندی کا عمل 2022 میں مکمل ہوا تھا، جس کے بعد اسمبلی سیٹوں کی تعداد 83 سے بڑھ کر 90 ہو گئی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ ریاست کا درجہ بحال کرنے کا مطالبہ مرکز سے کوئی احسان نہیں مانگا جارہا ہے، بلکہ یہ جموں وکشمیر کے لوگوں سے کیا گیا وعدہ ہے۔ اس وعدے کی حمایت تقریباً ان تمام اہم سیاسی جماعتوں نے بھی کی تھی، جنہوں نے 2024 کا انتخاب لڑا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے بی جے پی کو یہ چیلنج بھی دیا کہ وہ اپنے کسی ایسے امیدوار کا نام بتائے جس نے 2024 کے انتخابات میں ریاست کا درجہ بحال کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے انتخابی مہم چلائی ہو۔ عمر عبداللہ نے بی جے پی کے وعدے پورے کرنے کے ریکارڈ پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ پارٹی اکثر دوسروں کو ان کے انتخابی وعدوں کی یاد دلاتی ہے، لیکن اسے لوگوں سے کیے گئے اپنے وعدوں کی صورتحال بھی بتانی چاہیے۔ برسر اقتدار نیشنل کانفرنس (این سی) نے جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کے لیے اپنی مہم تیز کر دی ہے، جس سے اشارہ ملتا ہے کہ آنے والے مہینوں میں یہ مسئلہ ان کے سیاسی ایجنڈے کے مرکز میں رہے گا۔ پارٹی نے ریاست کا درجہ بحال کرنے کے اپنے مطالبے کی حمایت میں قومی راجدھانی دہلی کے 'جنتر منتر' پر احتجاجی مظاہرے کا اعلان کیا ہے۔ آپ کا یہ جملہ سیاسی اور انتخابی بحثوں میں اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے مرکز میں برسرِ اقتدار حکومت پر لگائے جانے والے ایک عام الزام کی عکاسی کرتا ہے۔ جمہوری نظام میں حلقہ بندیوں اور اقتدار کے ڈھانچے سے متعلق اس بیانیے کے دونوں پہلو درج ذیل ہیں۔

کرناٹک میں 'ریسیڈنس سرٹیفکیٹ' پر بی جے پی کو اعتراض

ریاستی حکومت نے ایس آئی آر میں نام کٹنے کے اندیشوں سے نمٹنے کیلئے شہریوں کو یہ ثبوت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

ریاستی حکومت نے ایس آئی آر میں نام کٹنے کے اندیشوں سے نمٹنے کیلئے شہریوں کو یہ ثبوت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے مگر زعفرانی پارٹی کی رکن پارلیمان اور مرکزی وزیر نے امیت شاہ کو خط لکھ کر اس پر روک لگانے کی مانگ کی، قومی سلامتی کیلئے خطرہ بتایا، اندیشہ ظاہر کیا کہ غیر قانونی تارکین وطن دھوکہ دیکر اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ کرناٹک میں ایس آئی آر کے دوران ریاستی حکومت نے شہریوں کو پرمنٹ ریسیڈنس سرٹیفکیٹ (''مستقل رہائشی سرٹیفکیٹ) جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس پر بی جے پی چیں بہ جبیں ہے اور اس پر روک لگانے کی کوشش میں جٹ گئی ہے۔ کرناٹک سے بی جے پی کی رکن پارلیمان اور مرکزی وزیر شوبھا کرنڈلا جے نے مجوزہ سرٹیفکیٹ کو ''قومی سلامتی'' کیلئے خطرہ قرار دیتے ہوئے وزارت داخلہ سے اس پر روک لگانے کی مانگ کی ہے۔ ان کو یہ فکر لاحق ہے کہ ''اس کی وجہ سے غیر قانونی تارکین وطن بھی ریاستی انتظامی نظام کا حصہ بن سکتے ہیں جس سے قومی سلامتی اور امن و امان کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔'' ایس آئی آر میں دیگر ریاستوں میں جس طرح اہل ووٹرس کے نام کاٹے گئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے اعلان کیا ہے کہ ان کی سرکار کرناٹک میں مقیم اہل افراد کو پرمنٹ ریسیڈنس سرٹیفکیٹ (پی آر سی) جاری کرے گی تا کہ وہ ایس آئی آر کے دوران اسے درکار دستاویز کے طور پر فراہم کرسکیں۔ وزیر اعلیٰ کے اس اعلان کے بعد ریاستی محکمہ محصولات نے مذکورہ سرٹیفکیٹ کیلئے جاری کئے گئے رہنما خطوط میں کہا ہے اس سرٹیفکیٹ کو ریاست میں کسی فرد کی مستقل رہائش کا ثبوت تصور کیا جائے گا اور اس طرح یہ ایس آئی آر میں بھی قابل قبول ہوگا۔ امید کی جارہی تھی کہ اس سے ایس آئی آر میں لوگوں کے نام کٹنے کا اندیشہ کم ہوجائے گا تاہم بی جے پی میں اس کی وجہ سے بے چینی پھیل گئی ہے۔ ۸ر جولائی کو امیت شاہ کو لکھے گئے خط میں مرکزی وزیر مملکت برائے مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزس شوبھا کرنڈلا جے نے کہا ہے کہ ''یہ نوٹیفکیشن آئینی، قانونی اور قومی سلامتی سے متعلق سنگین خدشات کو پیدا کرتا ہے، جن کا مرکزی حکومت کی جانب سے فوری نوٹس لیا جانا ضروری ہے۔'' انہوں نے دلیل دی کہ آئین ملک کے تمام شہریوں کیلئے ایک ہی شہریت کا تصور پیش کرتا ہے، حکومت کرناٹک کی جانب سے پی آر سی متعارف کرانا اس آئینی ڈھانچے کے خلاف ہے کیونکہ اس سے آئینی یا قانونی اختیار کے بغیر ''مستقل رہائشیوں'' کا ایک الگ زمرہ قائم کیا جارہا ہے۔ بی جے پی لیڈر نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''اس کے نتیجے میں ایسے افراد جو غیر قانونی طور پر ملک میں داخل ہوئے ہیں یا ریاست میں غیر قانونی طور پر مقیم ہیں، مقامی دستاویزات یا دھوکہ دہی کے ذریعہ پی آر سی حاصل کر سکتے ہیں۔'' ان کے مطابق ''اس سے ملک میں غیر قانونی قیام کو قانونی حیثیت مل جائے گی اور غیر قانونی تارکین وطن کی شناخت اور انہیں ملک سے نکالنے کی مرکزی حکومت کی کوششیں متاثر ہوں گی۔'' انہوں نے امیت شاہ سے درخواست کی ہے کہ کرناٹک کے پی آر سی ۲۶ء کی آئینی حیثیت کا جائزہ لیا جائے اور تب تک اس کے اجراء اور استعمال پر روک لگائی جائے۔ کرناٹک میں کانگریس حکومت کی طرف سے شہریوں کو مستقل رہائشی سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے فیصلے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP) نے شدید اعتراض ظاہر کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، کرناٹک میں خصوصی ووٹر لسٹ نظر ثانی (SIR) کے عمل کے دوران ووٹر لسٹ سے نام کٹنے کے اندیشوں کے پیشِ نظر نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار اور ریاستی حکومت نے شہریوں کو یہ سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کی حکمت عملی بنائی ہے۔ تاہم، بی جے پی اس اقدام کی سخت مخالفت کر رہی ہے۔

دتیا ضمنی انتخاب: کانگریس نے

سابق رکن اسمبلی گھنشیام سنگھ کو بنایا امیدوار

کانگریس امیدوار گھنشیام سنگھ دتیا علاقے کی سیاست کا ایک جانا پہچانا چہرہ ہیں۔ وہ پہلے بھی دتیا اسمبلی حلقے کی نمائندگی کر چکے ہیں اور رکن اسمبلی کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ مدھیہ پردیش اسمبلی کی دتیا سیٹ پر ہونے والے ضمنی انتخاب کے لیے کانگریس نے اپنے امیدوار کا اعلان کر دیا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے دتیا اسمبلی سیٹ سے سابق رکن اسمبلی گھنشیام سنگھ کی امیدواری کو منظوری دے دی ہے۔ پارٹی کے اس فیصلے کے ساتھ ہی دتیا سیٹ پر ضمنی انتخاب کا سیاسی ماحول مزید گرما گیا ہے۔ کانگریس تنظیم نے امیدوار کے انتخاب کے سلسلے میں پہلے ہی گھنشیام سنگھ کا واحد نام مرکزی قیادت کو بھیجا تھا۔ اعلیٰ قیادت نے تنظیم کی سفارش کو قبول کرتے ہوئے ان کی امیدواری پر حتمی مہر لگا دی۔ گھنشیام سنگھ دتیا علاقے کی سیاست کا ایک جانا پہچانا چہرہ ہیں۔ وہ پہلے بھی دتیا اسمبلی حلقے کی نمائندگی کر چکے ہیں اور رکن اسمبلی کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ بعد کے سالوں میں انہوں نے اپنا سیاسی مرکز سیوڑھا اسمبلی حلقے کی طرف منتقل کر دیا، جہاں سے انہوں نے انتخابی سیاست جاری رکھی۔ حالانکہ 2023 کے مدھیہ پردیش اسمبلی انتخابات میں گھنشیام سنگھ نے دتیا کی پڑوسی سیٹ سیوڑھا سے کانگریس کے ٹکٹ پر انتخاب لڑا تھا، لیکن انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اب ایک طویل عرصے کے بعد کانگریس نے انہیں دوبارہ دتیا اسمبلی حلقے سے انتخابی میدان میں اتارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دتیا علاقے میں گھنشیام سنگھ کی پہچان، تنظیم میں سرگرم کردار اور مقامی سیاسی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگریس نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ ان کا تعلق دتیا راج گھرانے سے بھی مانا جاتا ہے، جس کی وجہ سے علاقے میں ان کی سماجی اور سیاسی پہچان مضبوط مانی جاتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دتیا اسمبلی سیٹ پر ہونے والا ضمنی انتخاب کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) دونوں کے لیے وقار کا مقابلہ مانا جارہا ہے۔ کانگریس اس سیٹ پر اپنی پکڑ مضبوط کرنے کی کوشش میں ہے، جبکہ بی جے پی بھی یہ سیٹ برقرار رکھنے کے لیے اپنی پوری طاقت جھونکنے کی تیاری کر رہی ہے۔ کانگریس کی طرف سے امیدوار کے اعلان کے بعد اب دتیا میں انتخابی سرگرمیاں تیز ہونے کی امید ہے۔ آنے والے دنوں میں دونوں بڑی پارٹیوں کے سینئر لیڈران کی انتخابی مہم اور عوامی جلسوں کا سلسلہ بھی شروع ہوسکتا ہے۔ مدھیہ پردیش کے دتیا اسمبلی حلقے کے ضمنی انتخاب کے لیے آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے سابق رکن اسمبلی گھنشیام سنگھ کو اپنا امیدوار نامزد کیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ان کے نام کی باقاعدہ منظوری دی ہے۔ 72 سالہ گھنشیام سنگھ کا تعلق دتیا کے شاہی خاندان سے ہے اور وہ پہلے بھی دتیا اور سیوڑھا اسمبلی حلقوں سے رکن اسمبلی (MLA) رہ چکے ہیں۔

نروتم مشرا کو ٹکٹ نہ ملنے پر حامیوں کا پرتشدد احتجاج

بی جے پی میں سر پھٹول، مدھیہ پردیش کے شہر دتیا میں شدید ہنگامہ آرائی، پتھراؤ، پولیس سے جھڑپیں، کئی گھنٹے تک ہائی وے جام، کئی اعلیٰ پولیس افسران زخمی

ایم پی کے چمبل خطہ میں واقع دتیا ضلع کے ضمنی اسمبلی انتخاب میں بی جے پی کی جانب سے آشوتوش تیواری کو امیدوار نامزد کئے جانے کے بعد ریاست کے سابق وزیر داخلہ ڈاکٹر نروتم مشرا کے حامیوں نے پورا دتیا سر پر اٹھالیا۔ انہوں نے نہ صرف پرتشدد احتجاج کیا بلکہ پتھراؤ بھی کیا اور ہائی وے بھی جام کردیا۔ یہ جام تقریباً ۱۲ر گھنٹوں تک جاری رہا جس کی وجہ سے نیشنل ہائی وے ۴۴ر پوری طرح سے ٹھپ پڑ گیا تھا۔ اتنا ہی نہیں ان حامیوں نے کئی پولیس افسران اور اہلکاروں کو اپنے پتھراؤ کے ذریعے زخمی بھی کردیا۔ سنیچر کو یہ احتجاج پرتشدد رخ اختیار کرگیا، جس کے بعد انتظامیہ نے امن و امان برقرار رکھنے کیلئے ضلع میں دفعہ ۱۶۳ر نافذ کر دی ہے۔ احتجاج کے دوران جمعہ کی دیر رات اور سنیچر کی علی الصباح دتیا کے مختلف علاقوں میں پتھراؤ، چکہ جام اور پولیس کے ساتھ جھڑپوں کے واقعات پیش آئے۔ پولیس کے مطابق مظاہرین کی جانب سے کئے گئے پتھراؤ میں ضلع ایس پی اور سب ڈویژنل آفیسر سمیت ۸ر پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ بعض مظاہرین کے زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ صورت حال کی سنگینی کے پیش نظر انتظامیہ نے ضلع بھر میں اضافی پولیس فورس تعینات کر دی ہے۔ دتیا میں واقع بی جے پی ضلع دفتر کے باہر سکیورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حساس علاقوں میں پولیس کی مسلسل گشت جاری ہے تا کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نپٹا جاسکے۔ ذرائع کے مطابق ٹکٹ کی تقسیم سے ناراض ضلع صدر رگھوویر سرن سمیت متعدد مقامی لیڈروں نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ڈاکٹر نروتم مشرا کے حامیوں کا دعویٰ ہے کہ احتجاج کے طور پر چند بلدیاتی کونسلروں نے بھی اپنے استعفے پارٹی قیادت کو سونپ دیے ہیں۔ واضح رہے کہ بی جے پی نے جمعہ کو دتیا اسمبلی ضمنی انتخاب کیلئے آشوتوش تیواری کو اپنا امیدوار نامزد کیا تھا۔ سابق وزیر داخلہ ڈاکٹر نروتم مشرا کو بھی ٹکٹ کا مضبوط دعویدار سمجھا جا رہا تھا اور انہوں نے نامزدگی کی تیاری بھی مکمل کر لی تھی لیکن پارٹی کی جانب سے آشوتوش تیواری کو امیدوار بنادیا گیا۔ یاد رہے کہ نروتم مشرا اس سیٹ سے ۲۰۲۳ء کے اسمبلی الیکشن میں کانگریس لیڈر راجندر بھارتی سے ۷ر ہزار سے زائد ووٹوں سے ہار گئے تھے لیکن اس سال اپریل میں راجندر بھارتی کو دہلی کی عدالت سے فریب دہی کے ایک کیس میں ۳ر سال کی سزا سنائے جانے کے بعد یہ سیٹ خالی ہوگئی۔ اس سیٹ پر اب ضمنی الیکشن کے تحت ۳۰ر جولائی کو پولنگ ہو گی۔ نروتم مشرا، جو مسلم مخالف بیانات اور متنازع نقطہ نظر کی وجہ سے کافی متنازع ہیں، کو پارٹی نے ٹکٹ نہیں دیا اور اسی وجہ سے ڈاکٹر مشرا کے حامی اپنا آپا کھو بیٹھے اور مسلسل احتجاج کرنے لگے۔

سازش کے دعوؤں سے تاریخ نہیں بدلی جاسکتی

جماعت اسلامی بنگلہ دیش کو ماضی کا سامنا کرنے کا مشورہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں سیاسی استحکام اور عوامی اعتماد کی بحالی کے لیے ضروری ہے کہ سیاسی جماعتیں تاریخی حقائق کو تسلیم کریں اور ماضی کے واقعات کو سازش قرار دے کر اپنی ذمہ داری سے گریز نہ کریں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ جماعت اسلامی کو عوام بالخصوص نوجوان نسل کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے 1971 کی جنگ آزادی کے دوران اپنے کردار کے بارے میں واضح اور دیانت دارانہ مؤقف اپنانا ہوگا۔ محض یہ دعویٰ کرنا کہ اس کے خلاف الزامات کسی سیاسی سازش کا نتیجہ ہیں، تاریخی سوالات کو ختم نہیں کرسکتا۔ رپورٹ کے مطابق نئی نسل ایسی سیاست کی خواہاں ہے جو ماضی کے تنازعات میں الجھنے کے بجائے جمہوریت، قومی یکجہتی، معاشی ترقی اور مستقبل کے مسائل پر توجہ دے۔ تاہم مستقبل کی جانب بڑھنے کے لیے تاریخ کو نظر انداز کرنے یا اسے سیاسی مفادات کے مطابق پیش کرنے کے بجائے اس کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینا ضروری ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی سیاسی جماعت کی ساکھ صرف انتخابی کامیابی یا تنظیمی قوت سے قائم نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے ماضی کی غلطیوں کا اعتراف، شفافیت اور جمہوری اقدار سے عملی وابستگی بھی ضروری ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق جماعت اسلامی اگر اپنے سیاسی بیانیے کو تبدیل کرنا چاہتی ہے تو اسے تاریخی معاملات پر دفاعی اور سازشی مؤقف اختیار کرنے کے بجائے خود احتسابی کا راستہ اپنانا ہوگا۔ ایسا کرنے سے نہ صرف عوامی اعتماد میں اضافہ ہوسکتا ہے بلکہ بنگلہ دیش میں زیادہ ذمہ دار اور مستقبل پر مبنی سیاست کے فروغ میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ تجزیے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ تاریخ کو نہ تو سیاسی نعروں کے ذریعے مٹایا جاسکتا ہے اور نہ ہی بار بار سازش کے دعوے کر کے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ قومی مفاہمت اسی وقت ممکن ہے جب تمام سیاسی قوتیں تاریخی حقائق کا احترام کرتے ہوئے ملک کے بہتر مستقبل کے لیے مشترکہ بنیاد تلاش کریں۔

بھارت اور نیوزی لینڈ نے اسٹریٹجک شراکت داری قائم کرلی

بحری سلامتی سمیت متعدد شعبوں میں تعاون بڑھے گا

آکلینڈ، ملبورن: بھارت اور نیوزی لینڈ نے اپنے دوطرفہ تعلقات کو باضابطہ طور پر اسٹریٹجک شراکت داری کی سطح تک بڑھانے پر اتفاق کیا ہے، جس کے تحت بحری سلامتی، دفاع، تجارت، سرمایہ کاری اور ہند بحرالکاہل کے خطے میں تعاون کو مزید وسعت دی جائے گی۔ دونوں ممالک کے رہنماؤں کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ باہمی تعلقات کو ایک طویل المدتی حکمت عملی کے تحت آگے بڑھایا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے ایک مشترکہ روڈ میپ بھی تیار کیا گیا ہے، جس میں 2030 تک مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے اہداف شامل ہیں۔ اعلامیے کے مطابق دونوں ممالک بحری سلامتی، دفاعی روابط، انٹیلی جنس تعاون، سمندری نگرانی اور بحرالکاہل و بحرِ ہند میں آزاد، محفوظ اور قواعد پر مبنی نظام کے فروغ کے لیے مل کر کام کریں گے۔ اس کے علاوہ دونوں بحری افواج کے درمیان تعاون، مشترکہ مشقوں اور پیشہ ورانہ روابط میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافے پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ دونوں ممالک نے آئندہ برسوں میں دوطرفہ تجارت میں نمایاں اضافہ، سپلائی چین کے شعبے میں تعاون، زرعی تجارت، تعلیم، اختراع، جدید ٹیکنالوجی اور صاف توانائی کے شعبوں میں شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ ماہرین کے مطابق اس نئی شراکت داری سے ہند بحرالکاہل میں دونوں ممالک کے تزویراتی مفادات کو تقویت ملے گی اور علاقائی استحکام، سمندری سلامتی اور اقتصادی تعاون کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ ان کے مطابق یہ پیش رفت بھارت اور نیوزی لینڈ کے تعلقات کو ایک نئے مرحلے میں داخل کرنے کی علامت ہے۔

چین کی نایاب معدنیات کی دوڑ سے دریائے میکانگ آلودہ، جنوب مشرقی ایشیا کیلئے سنگین خطرات

بیجنگ ربینکاک: چین میں نایاب معدنیات (ریئر ارتھ) کی تیز رفتار کان کنی اور ریفائننگ کی سرگرمیوں نے دریائے میکانگ کے ماحولیاتی نظام کے لیے شدید خطرات پیدا کر دیے ہیں، جس کے اثرات جنوب مشرقی ایشیا کے لاکھوں افراد کی خوراک، روزگار اور پانی کے وسائل پر مرتب ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق دریائے میکانگ تقریباً سات کروڑ افراد کی زندگی کا بنیادی سہارا ہے۔ اس دریا پر ماہی گیری، زراعت اور مقامی معیشت کا انحصار ہے، تاہم چین میں ریئر ارتھ معدنیات کے بڑھتے ہوئے استخراج کے باعث زہریلے کیمیائی مادے اور صنعتی آلودگی دریا کے نظام کو متاثر کر رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ریئر ارتھ معدنیات جدید ٹیکنالوجی، برقی گاڑیوں، ونڈ ٹربائنز، اسمارٹ فونز اور دفاعی صنعت میں استعمال ہوتی ہیں، جس کے باعث ان کی عالمی طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طلب کو پورا کرنے کے لیے چین نے پیداوار میں نمایاں اضافہ کیا ہے، لیکن اس عمل کے ماحولیاتی نتائج پر بڑھتی ہوئی تشویش سامنے آ رہی ہے۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ کان کنی اور ریفائننگ کے دوران استعمال ہونے والے کیمیائی مادے زیر زمین پانی، دریاؤں اور زرعی اراضی کو آلودہ کر سکتے ہیں، جس سے مچھلیوں کی افزائش، زرعی پیداوار اور مقامی آبادی کی صحت متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر ماحولیاتی تحفظ کے مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو اس کے اثرات صرف چین تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ میکانگ دریا سے وابستہ جنوب مشرقی ایشیا کے متعدد ممالک بھی اس آلودگی کی زد میں آ سکتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ صاف توانائی اور جدید ٹیکنالوجی کی عالمی دوڑ کے درمیان ریئر ارتھ معدنیات کی اہمیت میں اضافہ ضرور ہوا ہے، تاہم پائیدار ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ان معدنیات کی پیداوار ماحولیاتی تحفظ اور مقامی آبادی کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جائے۔

مرکز نجی ہندوستانی فرموں کیلئے میزائل سیکٹر کھولنے کیلئے تیار

بنگلورو: ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (DRDO) کے ذریعہ تیار کردہ 180 کے ایم پلس رینج سے زیادہ بصری رینج ہوا سے ہوا میں مار کرنے والا میزائل استرا حاصل کرنے کے خواہشمند انڈونیشیا کے ساتھ، وزارت دفاع نے نجی ہندوستانی کمپنیوں کے لیے اسٹریٹجک میزائل سیکٹر کو کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ تبدیلی اس وقت آئی ہے جب سرکاری صنعت کار، بھارت ڈائنامکس لمیٹڈ، مسلح افواج کے بڑھتے ہوئے مطالبات اور دوست تیسرے ممالک کو میزائل کی برآمدات کو پورا نہیں کرسکتا۔ وزارت دفاع جلد ہی نجی شعبے کی فرموں اور تنظیموں بشمول، اڈانی، بھارت فورج، ٹاٹا گروپ اور مہندرا گروپ کو 180-200 کلومیٹر رینج کے استرا مارک 2 میزائل کی تیاری کے لیے مدعو کرنے کیلئے تجویز کی درخواست بھیجے گی۔ استرا مارک 2 کو تیجس مارک 1-A، MiG-29، MKISu-30 اور رافیل میرین فائٹرز کے ساتھ مربوط کیا جائے گا۔ اس معاملے سے واقف لوگوں کے مطابق، اگلا میزائل نجی شعبے کو ترقی اور مینوفیکچرنگ دونوں کے لیے پیش کیا جائے گا، وہ دو مرحلوں، 500 کلومیٹر رینج پرلے ٹیکٹیکل بیلسٹک میزائل ہے۔ آواز کی رفتار سے چھ گنا رفتار سے پرواز کرنے والا، پرلے انٹیگریٹڈ راکٹ فورسز کا حصہ ہے، جس میں نئے تیار کردہ لانگ رینج لینڈ اٹیک کروز میزائل، اگلی نسل کا براہموس اور توسیعی رینج والا پینا کا ملٹی بیرل راکٹ لانچنگ سسٹم شامل ہے، جو 300 کلومیٹر کی دوری سے دشمنوں کو نشانہ بنا سکتا ہے۔

پاکستان کو بڑھتے قرضوں، کمزور معیشت اور ساختی مسائل کا سامنا

اسلام آباد: پاکستان کی معیشت کو بڑھتے ہوئے قرضوں، کمزور ٹیکس نظام، محدود برآمدات اور مسلسل مالیاتی دباؤ جیسے گہرے ساختی مسائل کا سامنا ہے، جس کے باعث ملک کی پائیدار اقتصادی بحالی ایک بڑا چیلنج بنی ہوئی ہے۔ تجزیے کے مطابق حالیہ برسوں میں مہنگائی میں نسبتاً کمی اور بعض معاشی اشاریوں میں بہتری کے باوجود بنیادی مسائل جوں کے توں موجود ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بیرونی قرضوں پر انحصار، کمزور مالیاتی نظم و نسق، محدود صنعتی پیداوار اور برآمدات میں سست روی معیشت کی طویل مدتی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے مجموعی سرکاری قرضوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ قرضوں کی ادائیگی پر آنے والے اخراجات حکومتی وسائل کا بڑا حصہ استعمال کر رہے ہیں۔ اس صورتحال نے ترقیاتی منصوبوں اور عوامی خدمات پر سرمایہ کاری کی گنجائش کو محدود کر دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق ملک کو بار بار بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے امداد حاصل کرنے کی ضرورت پیش آتی رہی ہے، تاہم دیرپا استحکام کے لیے ٹیکس اصلاحات، برآمدات میں اضافہ، توانائی کے شعبے کی بہتری، پیداواری صلاحیت میں اضافے اور نجی سرمایہ کاری کے فروغ جیسے بنیادی اقدامات ناگزیر ہیں۔ تجزیے میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر ساختی اصلاحات پر مؤثر عملدرآمد نہ کیا گیا تو معاشی بحالی عارضی ثابت ہوسکتی ہے اور پاکستان کو مستقبل میں دوبارہ مالیاتی بحرانوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے قلیل مدتی مالی امداد کے بجائے طویل المدتی اصلاحاتی حکمت عملی اختیار کرنا ضروری ہے۔

خضدار اور گوادر سے تین افراد لاپتا ہونے کا دعویٰ

کوئٹہ: بلوچستان کے مختلف علاقوں میں تین افراد کے مبینہ طور پر لاپتا کیے جانے کے دعوے سامنے آئے ہیں، جبکہ ڈیرہ بگٹی سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ حراست سے رہائی کے بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق خضدار اور گوادر میں الگ الگ کارروائیوں کے دوران تین افراد کو نامعلوم اہلکار اپنے ساتھ لے گئے، جس کے بعد سے ان کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ اہل خانہ نے متعلقہ حکام سے ان کی بازیابی اور موجودہ صورتحال سے آگاہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گوادر سے لاپتا ہونے والوں میں ایک نوجوان بھی شامل ہے، جبکہ خضدار میں بھی ایک شخص کو مبینہ طور پر رات کے وقت گھر سے حراست میں لیے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ان واقعات کے بعد متاثرہ خاندانوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ ادھر ڈیرہ بگٹی سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ مبینہ حراست سے رہائی کے کچھ عرصے بعد انتقال کر گئے۔ اہل خانہ نے الزام عائد کیا ہے کہ دورانِ حراست ان کی صحت شدید متاثر ہوئی، تاہم ان دعوؤں کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ انسانی حقوق سے وابستہ حلقوں نے ان واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے، جبکہ متاثرہ خاندانوں کا کہنا ہے کہ لاپتا افراد کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں اور اگر وہ کسی مقدمے میں مطلوب ہیں تو انہیں قانون کے مطابق عدالت میں پیش کیا جائے۔

ڈاکٹر محمد جاوید کی پہل رنگ لائی

پٹنہ کے تاریخی اجلاس کے بعد دہلی میں قومی سطح کا مشاورتی اجلاس

پٹنہ: (پریس ریلیز) سینئر کانگریس لیڈر سید ارشد عباس اور معروف صحافی، مصنف و سماجی کارکن سید آصف امام کاکوی نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ 24 جولائی کو نئی دہلی میں انڈین مسلم فار سول رائٹس کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والا قومی مشاورتی اجلاس، 28 جون 2026 کو پٹنہ میں رکنِ پارلیمنٹ ڈاکٹر محمد جاوید (کشن گنج) کی پہل پر منعقد ہونے والے تاریخی اجلاس کی فکر، پیغام اور مشن کا تسلسل معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 28 جون کو پٹنہ کے پھلواری شریف میں منعقد ہونے والے اس تاریخی اجلاس نے نہ صرف بہار بلکہ ملک کے مختلف حلقوں میں سنجیدہ فکری مباحث کا دروازہ کھولا۔ آج دہلی میں اسی نوعیت کے قومی اجلاس کا انعقاد اس بات کی علامت ہے کہ پٹنہ سے شروع ہونے والی اجتماعی سوچ اور بیداری کو قومی سطح پر آگے بڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ قوموں کی تقدیر صرف نعروں سے نہیں بلکہ شعور، اتحاد، تعلیم، آئینی بیداری اور مسلسل جدوجہد سے بدلتی ہے۔ بعض اجلاس وقتی نہیں ہوتے بلکہ مستقبل کی سمت متعین کرتے ہیں۔ پٹنہ میں روشن ہونے والا شعور کا چراغ آج دہلی تک پہنچا ہے، جو اس تاریخی کوشش کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی میں منعقد ہونے والے اس قومی اجلاس میں موجودہ ملکی حالات، یکساں سول کوڈ، اقلیتوں کے آئینی حقوق، مختلف ریاستوں میں مساجد و مدارس سے متعلق معاملات اور مستقبل کی اجتماعی حکمتِ عملی پر غور کیا جائے گا۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے مسلم اراکینِ پارلیمنٹ، ممتاز علماء، دانشور، سماجی رہنما اور قومی تنظیموں کے نمائندے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں گے، جو قومی سطح پر مشترکہ مشاورت کی ایک اہم مثال ہوگی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ پٹنہ کے تاریخی اجلاس کی قیادت کشن گنج کے رکنِ پارلیمنٹ ڈاکٹر محمد جاوید نے کی تھی، جبکہ اس کے انعقاد اور کامیابی میں سینئر کانگریس لیڈر سید ارشد عباس، صحافی سید آصف امام کاکوی اور دیگر سماجی و فکری شخصیات نے اہم کردار ادا کیا۔ اجلاس کی صدارت ممتاز معالج اور سماجی کارکن ڈاکٹر عبدالحیٔ نے کی تھی، جنہوں نے اس فکر کو بہار کے ہر ضلع تک پہنچانے پر زور دیا تھا تا کہ معاشرے کے ہر طبقے کی آواز سنی جا سکے۔ مشترکہ بیان کے مطابق، آج بہار کے مختلف اضلاع میں بھی اسی طرز کے فکری اور مشاورتی اجلاسوں کے انعقاد کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے، تا کہ تعلیم، اتحاد، آئینی شعور، نوجوانوں کی رہنمائی، سماجی انصاف اور جمہوری شرکت جیسے موضوعات پر عوامی سطح پر مسلسل مکالمہ جاری رہے۔ بیان میں کہا گیا کہ پٹنہ کے اجلاس میں ڈاکٹر محمد جاوید نے واضح کیا تھا کہ یہ اجلاس منزل نہیں بلکہ ایک نئی شروعات ہے۔ ''آج دہلی میں ہونے والا قومی اجلاس اسی سوچ کی عملی پیش رفت معلوم ہوتا ہے۔ اس تاریخی اجلاس میں رکنِ پارلیمنٹ طارق انور، ایم ایل سی قاری محمد صہیب، رکنِ اسمبلی قمر عالم، سابق مرکزی وزیر علی اشرف فاطمی، سابق رکنِ پارلیمنٹ محبوب علی قیصر، امارتِ شرعیہ کے ناظم مفتی سید الرحمٰن، سینئر صحافی ایس۔ ایم۔ اشرف فرید، سید ارشد عباس اور متعدد علماء، دانشوروں، وکلاء، ڈاکٹروں، صحافیوں اور سماجی رہنماؤں نے اپنے خیالات پیش کیے تھے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء: انگلینڈ چوتھی بار سیمی فائنل میں

ناروے کو 2-1 سے دی شکست

انگلینڈ 1966، 1990 اور 2018 میں سیمی فائنل میں پہنچ چکا ہے۔ 1966 میں انگلینڈ نے خطاب اپنے نام کیا تھا، لیکن 1990 اور 2018 میں ٹیم کا سفر سیمی فائنل میں ہی ختم ہو گیا تھا۔ انگلینڈ نے فیفا ورلڈ کپ 2026 کے سیمی فائنل میں اپنی جگہ بنا لی ہے۔ کوارٹر فائنل مقابلے میں انگلش ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناروے کو 2-1 سے شکست دی۔ انگلینڈ کی اس جیت کے ہیرو جوڈ بیلنگھم رہے،

جنہوں نے اضافی وقت میں ٹیم کے لیے فیصلہ کن گول داغا۔ انگلینڈ نے 2018 کے بعد پہلی بار ورلڈ کپ کے سیمی فائنل کا ٹکٹ حاصل کیا ہے۔ بیلنگھم کو ان کی شاندار کارکردگی پر 'پلیئر آف دی میچ' منتخب کیا گیا۔ میچ کے آغاز میں ناروے کی ٹیم انگلینڈ کے ڈیفنس پر حاوی نظر آئی۔ میچ کے 36ویں منٹ میں اینڈریاس شیلڈروپ نے پہلا گول کر کے ناروے کو 1-0 کی برتری دلا دی۔ حالانکہ بیلنگھم نے ناروے کی اس برتری کو زیادہ دیر برقرار نہیں رہنے دیا اور پہلے ہاف کے انجری ٹائم میں شاندار گول داغ کر اسکور 1-1 سے برابر کر دیا۔ دوسرے ہاف میں دونوں ٹیموں نے گول کرنے کی کئی کوششیں کیں، لیکن کسی کو بھی کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ اس کے بعد مقابلہ اضافی وقت میں پہنچا، جہاں 93ویں منٹ میں بیلنگھم کا جادو ایک بار پھر دیکھنے کو ملا۔ انہوں نے مقابلے کا اپنا دوسرا گول کرتے ہوئے انگلینڈ کو 2-1 کی برتری دلا دی، جو آخر تک برقرار رہی۔ ناروے نے مسلسل جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکور برابر کرنے کی پوری کوشش کی، لیکن وہ انگلینڈ کے ڈیفنس کو توڑنے میں ناکام رہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل انگلینڈ 1966، 1990 اور 2018 میں سیمی فائنل میں پہنچ چکا ہے۔ 1966 میں انگلینڈ نے خطاب اپنے نام کیا تھا، لیکن 1990 اور 2018 میں ٹیم کا سفر سیمی فائنل میں ہی ختم ہو گیا تھا۔ سیمی فائنل میں انگلینڈ کا مقابلہ ارجنٹائنا اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان ہونے والے کوارٹر فائنل میچ کے فاتح سے ہوگا۔ اس شکست کے ساتھ ہی ناروے کا ورلڈ کپ میں شاندار سفر تھم گیا۔ ارلنگ ہالینڈ بھی کوارٹر فائنل مقابلے میں ناروے کو جیت نہیں دلا سکے۔ حالانکہ ورلڈ کپ میں ہالینڈ کی کارکردگی لاجواب رہی اور انہوں نے ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر 7 گول کیے۔

سوئزرلینڈ کو ۳-۱ر سے ہرا کر ارجنٹائنا ورلڈ کپ کے سیمی فائنل میں

الیکسس میک الیسٹر، جولین الواریز اور لاؤٹارو مارٹنیز کے ایک ایک گول کی بدولت ارجنٹائنا نے اتوار کو فیفا ورلڈ کپ کے کوارٹر فائنل میں سوئٹزرلینڈ کو ۳-۱ر سے شکست دیتے ہوئے ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں داخلہ حاصل کر لیا۔

الیکسس میک الیسٹر، جولین الواریز اور لاؤٹارو مارٹنیز کے ایک ایک گول کی بدولت ارجنٹائنا نے اتوار کو فیفا ورلڈ کپ کے کوارٹر فائنل میں سوئٹزرلینڈ کو ۳-۱ر سے شکست دیتے ہوئے ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں داخلہ حاصل کر لیا۔ الیکسس میک الیسٹر نے ۱۰ر ویں منٹ میں ارجنٹائنا کیلئے شروعاتی گول کیا۔ دوسرے ہاف میں سوئزرلینڈ کی ٹیم نے ارجنٹائنا کی دفاعی لائن پر لگاتار دباؤ بنایا۔ میچ کے ۶۷ر ویں منٹ میں ڈین اینڈوئے نے ریکارڈو روڈریگیز کے ساتھ ایک بہترین ون ٹو پاس کمبینیشن بنایا اور گیند کو گول پوسٹ میں ڈال کر سوئزرلینڈ کو ۱-۱ کی برابری پر لا کھڑا کیا۔ ۷۲ر ویں منٹ میں سوئزرلینڈ کے اسٹار فارورڈ بریل ایمبولو کو جان بوجھ کر گرنے کیلئے وی اے آر کی جانچ کے بعد دوسرا یلو کارڈ دکھایا گیا اور میدان سے باہر بھیج دیا گیا، جس سے سوئس ٹیم دس کھلاڑیوں تک سمٹ گئی۔ لیکن وہ اضافی وقت تک ڈٹے رہے اور ایسا لگ رہا تھا کہ میچ پنالٹی تک جائے گا، اس دوران جولین الواریز نے ۱۱۲ر ویں منٹ میں شاندار گول کر کے ارجنٹائنا کو برتری دلا دی اور ۱۲۱ر ویں منٹ میں لاؤٹارو مارٹنیز نے گول کر کے جیت پر مہر لگا دی۔ ارجنٹینا نے دسویں منٹ میں برتری بنائی، جب لیونل میسی کی کارنر کک کو الیکسس میک الیسٹر نے نیٹ میں پہنچا دیا۔ یہ ورلڈ کپ میں میسی کا دسواں اسسٹ تھا، جو ۱۹۶۶ء کے بعد سے کسی بھی کھلاڑی کے ذریعہ سب سے زیادہ

ہے۔ اس جیت کے ساتھ ارجنٹائنا ۱۵ر جولائی کو سیمی فائنل میں انگلینڈ سے مقابلہ کرے گا۔ فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے سیمی فائنل کی چار ٹیمیں فرانس، اسپین، انگلینڈ اور ارجنٹائنا ہیں۔ کوارٹر فائنل مرحلے کے اختتام پر فرانس نے مراکش کو ۲-صفر سے، اسپین نے بلجیم کو ۲-۱ر سے، انگلینڈ نے ناروے کو اضافی وقت میں ۲-۱ر سے اور ارجنٹائنا نے سوئزلینڈ کو اضافی وقت میں ۳-۱ر سے شکست دے کر آخری چار میں جگہ بنالی۔ اب پہلا سیمی فائنل ۱۴ر جولائی کو فرانس اور اسپین کے درمیان جبکہ دوسرا سیمی فائنل ۱۵ر جولائی کو انگلینڈ اور ارجنٹائنا کے درمیان کھیلا جائے گا۔ ان دونوں مقابلوں کے فاتحین ۱۹ر جولائی کو فائنل میں آمنے سامنے ہوں گے، جبکہ شکست کھانے والی ٹیمیں تیسری پوزیشن کے میچ میں حصہ لیں گی۔

ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز کیلئے ڈفی نیوزی لینڈ کے اہم گیند باز: سینٹنر

سینٹنر نے ڈفی کے بارے میں کہا کہ ہم نے گزشتہ چند برسوں میں دیکھا ہے کہ وہ کتنے اچھے کھلاڑی ہیں۔ انہوں نے ملے مواقع کا اچھا استعمال کیا ہے، لیکن اب وہ اس گیند بازی یونٹ کے اہم کھلاڑی ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ نوجوان کھلاڑی بھی ہیں، اس لیے وہ یہاں اہم رول ادا کریں گے۔ نیوزی لینڈ ٹیم کے کپتان مچل سینٹنر نے کہا ہے کہ ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز میں تیز گیند بازی کی کمان جیکب ڈفی سنبھالیں گے۔ ڈفی جو، والد بننے کی چھٹی پر ہونے کے سبب نیوزی لینڈ کے حالیہ انگلینڈ ٹیسٹ دورے پر نہیں جا سکے تھے، اب پانچ میچوں کی ون ڈے سیریز کے لیے ٹیم میں واپس آ رہے ہیں۔ میٹ ہنری، ول او رورکے اور کائل جیمیسن کو ریڈ بال کرکٹ میں زیادہ کام کے بعد آرام دیا گیا ہے۔ ان کی عدم موجودگی میں ڈفی تیز گیند بازی اٹیک میں سب سے تجربہ کار گیند باز بن گئے ہیں؛ اس اٹیک میں ناتھن اسمتھ، کرسٹین کلارک، ان کیپڈ میٹ فشر اور بین لسٹر بھی شامل ہیں (لسٹر کو بین سیئرز کی جگہ ٹیم میں بلایا گیا تھا)۔ پرووِیڈنس میں پہلے ون ڈے سے عین قبل سینٹنر نے ڈفی کے بارے میں کہا کہ "ہم نے گزشتہ چند برسوں میں دیکھا ہے کہ وہ کتنے اچھے کھلاڑی ہیں۔

ارجنٹائنا کے عظیم فٹبالر اور سابق کپتان انٹونیو ریٹین کا ۸۹ر سال کی عمر میں انتقال

انہوں نے ۱۹۵۹ر سے ۱۰۶۹ر تک ارجنٹائنا کی قومی ٹیم کی نمائندگی کی اور ۱۹۶۲ر اور ۱۹۶۶ر کے فیفا ورلڈ کپ میں بھی حصہ لیا۔

ارجنٹائنا کے عظیم فٹبالر اور سابق کپتان انٹونیو اوبالڈو ریٹین کا 89 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ان کے انتقال سے ارجنٹائنا اور عالمی فٹبال کی دنیا میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ریٹین کا شمار ملک کے بہترین مڈفیلڈرز اور کپتانوں میں ہوتا تھا۔ انہوں نے 1959 سے 1969 تک ارجنٹائنا کی قومی ٹیم کی نمائندگی کی اور 1962 اور 1966 کے فیفا ورلڈ کپ میں بھی حصہ لیا۔ ارجنٹائنا فٹبال ایسوسی ایشن (اے ایف اے) نے ان کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ ایسوسی ایشن نے ایک بیان میں کہا کہ "ارجنٹائنا فٹبال ایسوسی ایشن اپنے صدر کلاڈیو تاپیا کے توسط سے انٹونیو اوبالڈو ریٹین کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ وہ ارجنٹائنا کی قومی ٹیم کی تاریخ کی سب سے بڑی علامتوں میں سے ایک اور ارجنٹائنا فٹبال کے غیر متنازعہ آئکن تھے، جن کا آج 89 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔" اے ایف اے نے مزید کہا کہ "ریٹین کے انتقال کے ساتھ ارجنٹائنا کی قومی ٹیم کی تاریخ کے عظیم ترین کپتانوں میں سے ایک ہمارے درمیان نہیں رہے۔ ایک ایسا فٹبالر جنہوں نے اپنے منفرد مزاج کو اپنی شناخت بنایا اور عالمی فٹبال کی یادوں پر ایک ان مٹ نقش چھوڑا۔ ارجنٹائنا فٹبال ایسوسی ایشن کی تاریخ میں اور ان تمام لوگوں کی یادوں میں ان کی میراث ہمیشہ برقرار رہے گی جو یہ سمجھتے ہیں کہ ارجنٹائنا کی جرسی پہننے کا مطلب صرف میچ کھیلنا نہیں بلکہ پورے ملک کی نمائندگی کرنا ہے۔ انٹونیو ریٹین ان چنندہ کھلاڑیوں میں شامل

تھے۔" ریٹین 1966 میں انگلینڈ میں ہونے والے ورلڈ کپ میں ارجنٹائنا کے کپتان تھے اور ایک ایسے واقعے کے مرکزی کردار تھے جو ہمیشہ کے لیے عالمی فٹبال کی یادوں میں نقش ہو گیا۔ میزبان ملک کے خلاف کوارٹر فائنل میچ میں انہیں جرمن ریفری روڈولف کریٹلین نے میدان سے باہر بھیج دیا تھا، حالانکہ اس وقت یلو اور ریڈ کارڈ کا نظام نہیں تھا۔ ان کو لگا کہ ان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے اور وہ ریفری کا فیصلہ سمجھ نہیں پا رہے تھے، اس لیے میدان چھوڑنے سے پہلے ریٹین نے ایک مترجم کا مطالبہ کیا۔ ان کے میدان سے نہ ہٹنے کی وجہ سے ایک تاریخی منظر بن گیا، وہ ملکہ الزبتھ دوم کے لیے مخصوص ریڈ کارپٹ پر بیٹھ گئے اور اسٹیڈیم سے باہر نکلنے سے پہلے انہوں نے برطانوی پرچم کو مروڑ دیا۔ اس واقعے کا بین الاقوامی سطح پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ کچھ سال بعد 1970 کے ورلڈ کپ میں فیفا نے ریفری کی سزا یا پینلٹی کو واضح طور پر سمجھنے کے لیے باضابطہ طور پر کارڈ سسٹم نافذ کیا۔ قابل ذکر ہے کہ ریٹین نے اپنا پورا کیریئر بیونس آئرس کے کلب بوکا جونیئرز کے ساتھ گزارا اور 1956 سے 1970 کے درمیان 382 میچ کھیلے، جن میں انہوں نے 28 گول کیے، 4 لیگ ٹائٹل جیتے اور 1963 میں کوپا لیبرٹاڈورس کے فائنل تک پہنچے۔ ایک کھلاڑی کے طور پر ریٹائر ہونے کے بعد، ریٹین نے سیاست میں آنے سے پہلے کچھ وقت کے لیے بوکا جونیئرز کے کوچ کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔

محمد کیف کی تنقید، سنجو سیمسن اور ویبھو سوریہ ونشی کو پیشہ ورطریقہ سے ہینڈل نہیں کیا گیا

محمد کیف نے اپنے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم پر لکھا کہ بھارتی کرکٹ ٹیم کی مینجمنٹ شدید کنفیوژن کا شکار نظر آ رہی ہے

بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق بلے باز اور شاندار فیلڈر محمد کیف نے انگلینڈ کے خلاف ٹی ٹوئنٹی سیریز میں بھارت کی شکست کے بعد ٹیم انتظامیہ پر سخت تنقید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے بھارتی ٹیم مینجمنٹ کو اس سے پہلے کبھی اتنا الجھا ہوا نہیں دیکھا۔ محمد کیف نے اپنے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم پر لکھا کہ بھارتی کرکٹ ٹیم کی مینجمنٹ شدید کنفیوژن کا شکار نظر آ رہی ہے۔ ان کے مطابق ویبھو سوریہ ونشی اور سنجو سیمسن کے ساتھ جس انداز میں برتاؤ کیا گیا، وہ پیشہ ورانہ نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک کھلاڑی غیر معمولی صلاحیت کا حامل ہے جبکہ دوسرا عالمی کپ جیتنے والی ٹیم کا حصہ رہ چکا ہے، ایسے کھلاڑیوں کو اعتماد دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹی ٹوئنٹی عالمی کپ 2026 جیتنے کے بعد بھارتی ٹیم نے آئرلینڈ کے خلاف دو اور انگلینڈ کے خلاف پانچ ٹی ٹوئنٹی میچوں کی سیریز کھیلی، لیکن دونوں دوروں میں ٹیم ایک بھی میچ جیتنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ دونوں سیریز میں بھارت کو یکطرفہ شکستوں کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ مسلسل بدلتی ہوئی پلیئنگ الیون کی وجہ سے کوچ اور کپتان کو شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سنجو سیمسن آئرلینڈ کے خلاف دونوں میچوں اور انگلینڈ کے خلاف پہلے ٹی ٹوئنٹی میں خاطر خواہ کارکردگی نہیں دکھا سکے، جس کے بعد انہیں ٹیم سے باہر کر دیا گیا۔ ان کی جگہ انگلینڈ کے خلاف دوسرے ٹی ٹوئنٹی میں ویبھو سوریہ ونشی کو موقع دیا گیا، لیکن وہ بھی مسلسل تین اننگز میں ناکام رہے۔ اس کے بعد پانچویں ٹی ٹوئنٹی میں دوبارہ سنجو سیمسن کو ٹیم میں شامل کیا گیا۔ اوپننگ اور ٹاپ آرڈر میں مسلسل تبدیلیوں کے باعث ٹیم کی کارکردگی میں تسلسل برقرار نہیں رہ سکا، جس کا براہ راست اثر نتائج پر بھی نظر آیا۔ انگلینڈ نے پانچ میچوں کی سیریز 4-0 سے اپنے نام کرتے ہوئے ٹی ٹوئنٹی درجہ بندی میں پہلی پوزیشن حاصل کر لی۔ اب بھارتی ٹیم کا اگلا دورہ زمبابوے کا ہے، جہاں اسے تین ٹی ٹوئنٹی میچ کھیلنے ہیں۔ اس سیریز سے قبل بھارتی ٹیم مینجمنٹ کو اپنی حکمت عملی اور پلیئنگ الیون پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔

دلیپ کمار کی دیوانی تھیں ٹن ٹن، پہلی فلم کیلئے رکھی تھی یہ خاص شرط

ٹن ٹن نے اپنی صلاحیت کے بل پر ہندی سینما کی پہلی خاتون کامیڈین کا اعزاز حاصل کیا

ٹن ٹن نے اپنی صلاحیت کے بل پر ہندی سینما کی پہلی خاتون کامیڈین کا اعزاز حاصل کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اداکاری شروع کرنے سے قبل ان کی ایک خواہش تھی کہ وہ اپنی پہلی فلم اپنے پسندیدہ اداکار دلیپ کمار کے ساتھ کریں۔ ہندی سینما کی معروف فنکارہ ٹن ٹن، جن کا اصل نام اُما دیوی کھتری تھا، پردے پر آتے ہی اپنے منفرد تاثرات، اندازِ گفتگو اور شاندار مزاحیہ اداکاری سے ناظرین کو ہنسنے پر مجبور کر دیتی تھیں۔ اگرچہ ان کا فلمی سفر بے شمار مشکلات سے بھرپور رہا۔ ٹن ٹن کی پیدائش 11 جولائی 1923 کو اتر پردیش کے ضلع امروہہ کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہوئی۔ ان کا بچپن انتہائی کٹھن حالات میں گزرا۔ کم عمری ہی میں زمین کے تنازعے کے باعث ان کے والدین کو قتل کر دیا گیا، جبکہ کچھ عرصے بعد ان کے بھائی کا بھی انتقال ہو گیا۔ یتیمی کے بعد انہوں نے رشتہ داروں کے سہارے زندگی گزاری، مگر وہاں بھی انہیں محبت اور سکون نصیب نہ ہو سکا۔ بچپن ہی سے ٹن ٹن کو موسیقی سے بے حد لگاؤ تھا۔ اگرچہ انہوں نے موسیقی کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی، لیکن ریڈیو پر گانے سن کر مسلسل مشق کیا کرتی تھیں۔ ان کی آواز میں منفرد مٹھاس تھی اور وہ ممبئی جا کر گلوکارہ بننے کا خواب دیکھتی تھیں۔ اسی خواب کو حقیقت بنانے کے لیے انہوں نے ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ممبئی پہنچنے کے بعد ان کی ملاقات معروف موسیقار نوشاد سے ہوئی۔ روایت ہے کہ انہوں نے نوشاد سے گانے کا موقع مانگا، جس کے بعد انہیں 1946 کی فلم 'وامق عذرا' میں گانے کا موقع ملا۔ تاہم اصل شہرت انہیں 1947 کی فلم 'درد' کے مشہور نغمے 'افسانہ لکھ رہی ہوں' سے ملی، جس نے انہیں گھر گھر میں مقبول بنا دیا۔ وقت کے ساتھ فلمی موسیقی میں تبدیلی آئی اور نئی آوازوں کے سامنے ٹن ٹن کو

پہلے جیسی کامیابی نہیں مل سکی۔ اسی دوران نوشاد نے ان کے اندر موجود اداکاری کی صلاحیت کو پہچانا اور انہیں فلموں میں اداکاری کرنے کا مشورہ دیا۔ ابتدا میں وہ تیار ہو گئیں، لیکن انہوں نے ایک شرط رکھ دی کہ وہ اپنی پہلی فلم صرف دلیپ کمار کے ساتھ ہی کریں گی، کیونکہ وہ ان کی بے حد مداح تھیں۔ نوشاد کی دلیپ کمار سے گہری دوستی تھی، اس لیے انہوں نے ٹن ٹن کی یہ خواہش پوری کر دی۔ یوں 1950 میں ریلیز ہونے والی فلم 'بابُل' میں انہیں دلیپ کمار اور نرگس کے ساتھ اداکاری کا موقع ملا۔ اسی فلم کے دوران اُما دیوی کا نام بدل کر 'ٹن ٹن' رکھ دیا گیا اور یہی نام بعد میں ان کی مستقل شناخت بن گیا۔

اپنے رویے کی وجہ سے اپنی محبت کو کھو دیا' سیما سجدیہ سے طلاق پر سہیل خان کا انکشاف

سہیل خان اور سیما سجدیہ نے ۱۹۹۸ر میں شادی کی تھی۔ کئی برس ایک ساتھ گزارنے کے بعد دونوں نے علیحدگی اختیار کر لی

ممبئی: سہیل خان اور سیما سجدیہ نے 1998 میں شادی کی تھی۔ کئی برس ایک ساتھ گزارنے کے بعد دونوں نے علیحدگی اختیار کر لی، تاہم اپنے بچوں کی پرورش کے معاملے میں آج بھی دونوں ایک دوسرے کا بھرپور ساتھ دیتے نظر آتے ہیں۔ بالی ووڈ اداکار سہیل خان نے اپنی ذاتی زندگی سے متعلق ایک بڑا انکشاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ طلاق کے باوجود ان کے دونوں بچے ان ہی کے ساتھ رہتے ہیں، جبکہ سابق اہلیہ سیما سجدیہ آج بھی بلا جھجھک بچوں سے ملنے ان کے گھر آتی ہیں۔ ریئلٹی اسٹریمنگ شو 'الائنس' کے نئے ایپی سوڈ میں سہیل خان اور سیما سجدیہ کی ملاقات نے ناظرین کی خاص توجہ حاصل کی۔ شو میں سیما کی آمد کے بعد دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سوشل میڈیا پر بھی موضوعِ بحث بن گئی۔ اپنی ویڈیو ڈائری میں سیما سجدیہ نے کہا، "میرے اور سہیل کے درمیان کئی بار اختلافات اور جھگڑے ہوئے، لیکن

آج ہم اس پلیٹ فارم پر ایک کھیل کھیلنے آئے ہیں۔" گفتگو کے دوران سہیل خان نے اپنی زندگی کے مشکل دور کو یاد کرتے ہوئے کہا، "ایک وقت ایسا بھی آیا جب میرا کام بھی ٹھیک نہیں چل رہا تھا اور میں ذہنی طور پر ایک مشکل مرحلے سے گزر رہا تھا۔ وقت تو بدل گیا، لیکن اپنے رویے کی وجہ سے میں نے اس انسان کو کھو دیا جس سے میں بے حد محبت کرتا تھا۔" اس کے بعد اپنی ویڈیو ڈائری میں سہیل خان نے سیما کے ساتھ اپنے تعلق پر کھل کر بات کی۔ انہوں نے کہا، "وہ میرے دو پیارے بچوں کی ماں ہیں۔ محبت سے بھی بڑھ کر میں سیما کی عزت کرتا ہوں۔ یہ شو میرے لیے ہمیشہ یادگار رہے گا، کیونکہ الگ ہونے کے باوجود اس نے ہمیں دوبارہ ایک دوسرے سے بات کرنے، اپنے جذبات بانٹنے اور ایک دوسرے کا سہارا بننے کا موقع دیا۔ ہمارے درمیان جو رشتہ کہیں کمزور پڑ گیا تھا، اس شو نے اسے پھر سے مضبوط کر دیا۔" سہیل خان نے بتایا کہ ان کے دونوں بچے انہی کے ساتھ رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "سیما بچوں سے ملنے ہفتے میں تین سے چار بار میرے گھر آتی ہیں تاکہ ان کے ساتھ وقت گزار سکیں۔" جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا سیما کسی بھی وقت گھر آ سکتی ہیں تو سہیل نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے سیما کو گھر کی چابیاں بھی دے رکھی ہیں۔ واضح رہے کہ سہیل خان اور سیما سجدیہ نے 1998 میں شادی کی تھی۔ کئی برس ایک ساتھ گزارنے کے بعد دونوں نے علیحدگی اختیار کر لی، تاہم اپنے بچوں کی پرورش کے معاملے میں آج بھی دونوں ایک دوسرے کا بھرپور ساتھ دیتے نظر آتے ہیں۔

ایک محبت جو ادھوری رہ گئی: جس تاریخ کو کھویا پیار، اسی دن دنیا کو کہہ دیا الوداع

سُلکشنا پنڈت ان اداکاراؤں میں شمار ہوتی ہیں جنہوں نے ۱۹۷۰ر اور ۱۹۸۰ر کی دہائی میں اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ انہوں نے جیتندر، سنجیو کمار، راجیش کھنہ، ونود کھنہ، ششی کپور، امیتابھ بچن اور شترو گھن سنہا جیسے صفِ اول کے اداکاروں کے ساتھ متعدد کامیاب فلموں میں کام کیا

ممبئی: سُلکشنا پنڈت ان اداکاراؤں میں شمار ہوتی ہیں جنہوں نے 1970 اور 1980 کی دہائی میں بالی ووڈ میں اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ انہوں نے جیتندر، سنجیو کمار، راجیش کھنہ، ونود کھنہ، ششی کپور، امیتابھ بچن اور شترو گھن سنہا جیسے صفِ اول کے اداکاروں کے ساتھ متعدد کامیاب فلموں میں کام کیا۔ ہندی فلم انڈسٹری کو نئی بلندیوں تک پہنچانے میں اداکاراؤں کا بھی اہم کردار رہا ہے۔ انہی میں ایک نام سُلکشنا پنڈت کا ہے، جنہوں نے اپنی خوبصورتی، شاندار اداکاری اور سریلی آواز سے برسوں تک ناظرین کے دلوں پر راج کیا۔ مقبول اداکارہ اور پلے بیک سنگر سُلکشنا پنڈت کی پیدائش 12 جولائی 1954 کو چھتیس گڑھ کے رائے گڑھ میں ایک ممتاز موسیقی گھرانے میں ہوئی۔ ان کے والد اور چچا دونوں کلاسیکی گلوکار تھے۔ معروف موسیقار جوڑی جتن-للت ان کے بھائی ہیں، جنہوں نے 1990 اور 2000 کی دہائی میں متعدد سپرہٹ فلموں کے لیے لازوال دھنیں ترتیب دیں۔ ان میں دل والے دلہنیا لے جائیں گے، کچھ کچھ ہوتا ہے اور محبتیں جیسی فلمیں شامل ہیں۔ سُلکشنا پنڈت ان اداکاراؤں میں شمار ہوتی ہیں جنہوں نے 1970 اور 1980 کی دہائی میں بالی ووڈ میں اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ انہوں نے جیتندر، سنجیو کمار، راجیش کھنہ، ونود کھنہ، ششی کپور، امیتابھ بچن اور شترو گھن سنہا جیسے صفِ اول کے اداکاروں کے ساتھ متعدد کامیاب فلموں میں کام کیا۔ گھر میں موسیقی کے ماحول کی وجہ سے انہیں بچپن ہی سے گلوکاری کا شوق تھا۔ انہوں نے صرف نو برس کی عمر میں پلے بیک سنگر کے طور پر اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور 1967 میں فلم 'تقدیر' کے گیت 'سات سمندر پار سے' میں لتا منگیشکر کے ساتھ اپنی آواز کا جادو بکھیرا۔ سُلکشنا پنڈت نے بطور پلے بیک سنگر ستر سے زائد فلموں میں اپنی آواز دی۔ ان کے مشہور نغموں میں موسم موسم لوولی موسم، جب آتی ہوگی یاد میری، بے قرار دل تو گائے جا، پیارے پیارے سے لگتے ہیں آپ، پردیسیا تیرے دیش میں، دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے اور تم جو مل گئے شامل ہیں۔ انہیں 1975 میں فلم سنکلپ کے لیے بہترین خاتون پلے بیک سنگر کے فلم فیئر ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ انہوں نے 1975 میں سنجیو کمار کے ساتھ فلم 'الجھن' سے اداکاری کا آغاز کیا۔ اس کے بعد انہوں نے کئی یادگار فلموں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان کی نمایاں فلموں میں ہیرا

پھیری، اپنا پن، وقت کی دیوار، پھانسی، دو وقت کی روٹی اور دھرم کانٹا شامل ہیں، جن میں انہوں نے مرکزی کردار ادا کیے۔ اگرچہ فلمی دنیا میں سُلکشنا پنڈت کو بے پناہ کامیابی ملی، لیکن ان کی ذاتی زندگی دکھوں سے بھرپور رہی۔ فلم الجھن کی شوٹنگ کے دوران وہ اداکار سنجیو کمار سے محبت کرنے لگیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے سنجیو کمار کو شادی کی پیشکش بھی کی، مگر انہوں نے یہ پیشکش قبول نہیں کی، جس سے سُلکشنا شدید دل برداشتہ ہوئیں۔ 6 نومبر 1985 کو صرف 47 برس کی عمر میں سنجیو کمار دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ اس سانحے کے کچھ ہی عرصے بعد سُلکشنا پنڈت کی والدہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ مختصر مدت میں اپنی زندگی کے دو نہایت عزیز افراد کو کھونے کے بعد وہ شدید ذہنی صدمے میں چلی گئیں۔ انہوں نے ساری زندگی شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور فلمی دنیا سے بھی خود کو تقریباً الگ کر لیا۔ سُلکشنا پنڈت کا انتقال 6 نومبر 2025 کو 71 برس کی عمر میں ممبئی کے ناناوتی اسپتال میں دل کا دورہ پڑنے سے ہوا۔ حیرت انگیز اتفاق یہ رہا کہ جس تاریخ کو انہوں نے اپنی محبت، سنجیو کمار، کو کھویا تھا، اسی تاریخ کو چالیس برس بعد وہ خود بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اگرچہ وہ آج ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں، لیکن ان کی دلکش اداکاری، مسحور کن آواز اور یادگار فلمیں ہمیشہ مداحوں کے دلوں میں زندہ رہیں گی۔ یہ کہانی ایک ایسے سچے پیار کی ہے جو دنیا کی نظروں میں تو ادھورا رہ گیا، لیکن محبت کرنے والوں نے اسے اپنی موت سے مکمل کر دیا۔ اس دردناک واقعے نے ہر سننے والے کی آنکھ کو نم کر دیا۔ یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ کچھ جذبے وقت گزرنے کے ساتھ ختم نہیں ہوتے۔ اگرچہ وہ اس دنیا میں ایک نہ ہو سکے، لیکن ایک ہی تاریخ پر دنیا سے رخصت ہو کر انہوں نے اپنے پیار کو ہمیشہ کے لیے امر کر دیا۔ اگر آپ اس کہانی کے کرداروں کے نام، مقام یا اس واقعے کی مزید تفصیلات جاننا چاہتے ہیں، تو مجھے بتائیں۔ میں اس پر مزید معلومات فراہم کر سکتا ہوں۔ ادھوری محبت کا درد دنیا کے گہرے ترین احساسات میں سے ایک ہوتا ہے، جو انسان کے دل و دماغ پر عمر بھر کے لیے اپنے گہرے نقوش چھوڑ جاتا ہے۔ اردو ادب، شاعری اور کہانیوں میں اس موضوع کو بہت خوبصورتی اور شدت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اگر آپ ایک ادھوری محبت کی کہانی، احساس یا اس پر جذبات کا اظہار چاہتے ہیں، تو ذیل میں اس کیفیت کو مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جہاں دو لوگ ایک دوسرے کو چاہتے ہیں مگر خاندانی یا سماجی مجبوریاں آڑے آ جاتی ہیں۔ جہاں جذبات صرف ایک دل میں پلتے ہیں اور دوسرا اس سے بے خبر یا لاتعلق رہتا ہے۔ جہاں سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے، مگر قسمت کا فیصلہ دونوں کو الگ کر دیتا ہے۔ انہوں نے اپنے فلمی کیریئر کا آغاز 1975ء میں فلم الجھن سے کیا، جس میں وہ مشہور اداکار سنجیو کمار کے مدمقابل ہیروئن آئیں۔